

# مکتوبات

## (فارسي)



حضرت حاجي دوست محمد قندهاري، قدس سرہ  
موسي زئي شريف



[www.maktabah.org](http://www.maktabah.org)









# مکتوبات حضرت حاجی دوست محمد قدس سرہ

قدس سرہ

حسب الارشاد

حضرت صاحب زادہ محمد زاہد صاحب بن خواجہ محمد سراج الدین  
قدس سرہ مولیٰ زئی شریف

تصحیح  
بہ

فقیر عطا محمد کان اللہ لہ ساکن چودھواں ضلع ڈیرہ اسماعیل خان

بہ حسن توجہ

حافظ محمد نصر اللہ خاں خاگوانی ساکن کڑی افغانان، ملتان

ناشر

حافظ محمد یوسف خان و برادرانش، پسران حافظ صاحب موصوف سلیم رہیم

طابع

مطبع صدیقی بیرون بوہڑ گیٹ ملتان شہر

تعداد ۱۰۰۰

بار اول



# فہرست مکاتیب شریفہ

صفحہ	مکتوب	نمبر	مکتوب	نمبر
۴۲	مکتوب ہفتم بنام ملا قطب الدین اخوندزادہ	۴	مکتوب اول بنام خلیفہ محمد جانان ساکن مرغہ	۱
۵۰	مکتوب ہشتم بنام خلیفہ ملا امان اللہ صاحب ہراتی	۶	مکتوب دوم بنام ملا امان اللہ خلیفہ ہراتی	۲
۴۵	مکتوب نوزدہم بنام ملا میر واعظ صاحب اخوندزادہ	۱۰	مکتوب سوم ایضاً بنام خلیفہ صاحب ہراتی	۳
۵۰	مکتوب یستم ایضاً	۱۶	مکتوب چہارم ایضاً	۴
۵۴	مکتوب بست دہم بنام پیر دستگیر خود در تعداد خلفاء خود	۲۲	مکتوب پنجم بحضرت پیر دستگیر خود شاہ احمد سعید صاحب مجددی دہلوی ثم الہدنی قدس سرہ	۵
۴۹	مکتوب بست و دوم بنام ملا میر واعظ صاحب پیوندہ	۲۴	مکتوب ششم بنام ملا محمد جانان ساکن مرغہ	۶
۸۲	مکتوب بست و سوم بنام ملا حیدر شاہ صاحب پیوندہ	۲۵	مکتوب ہفتم ایضاً	۷
۹۴	مکتوب بست و چہارم بنام ملا عطاء محمد صاحب اخوندزادہ	۲۶	مکتوب ہشتم بنام خلیفہ ملا امان اللہ صاحب ہراتی	۸
۹۶	مکتوب بست و پنجم ایضاً	۲۸	مکتوب نهم بحضرت پیر و مرشد خویش قدس سرہ	۹
۹۸	مکتوب بست و ششم بنام خان ملا خان صاحب	۳۰	مکتوب دہم بنام خلیفہ مولوی محمد عادل حسنا کاکڑ	۱۰
۹۹	مکتوب بست و ہفتم بنام خلیفہ جلیل القدر ملا امان اللہ صاحب ہراتی	۳۱	مکتوب یازدہم ایضاً	۱۱
۱۰۰	مکتوب بست و ہشتم بنام سید جیدر شاہ صاحب	۳۱	مکتوب دوازدهم بنام خلیفہ ملا سہبیت اخوندزادہ	۱۲
۱۰۹	مکتوب بست و نهم بنام قاضی جید شاہ صاحب	۳۳	مکتوب سیزدہم بنام مولوی محمد عادل صاحب کاکڑ (ژوب)	۱۳
۱۱۱	مکتوب بیستم بنام مولوی عبداللہ صاحب	۳۳	مکتوب چہار دہم بنام ملا سہبیت اخوندزادہ	۱۴
۱۱۲	تاریخ وصال	۳۴	مکتوب پانزدہم بنام ملا محمد اخوندزادہ صاحب قندھاری	۱۵
		۴۱	مکتوب شانزدہم بنام مولوی شیر محمد کلاچوی کہ مجاز حضرت بودند	۱۶

یک مکتوب متبرک کہ بنام پیرزادہ شاہ رؤف احمد قدس سرہ از دستخط خلیفہ جلیل القدر حضرت خواجہ عثمان قدس سرہ بودہ است ایں مکتوب شریف مجموعہ نبود و مقدمہ درج کردہ شدہ است۔ و صلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلق محمد وآلہ و صحبہ اجمعین ❖

تنبیہ



# مقدمہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الحمد لله الذي اوضح سبل هدايتنا بالذوات القدسيّة ادام شعاع شرعه في عبادة  
بالنفوس المطهرة شرفه الله تعالى محل افاضاته المنزلة على انبيائه وجعلهم معجزة باقية  
من معجزات رسوله صلى الله تعالى على انبيائه واصفيائه واتباعهم خصوصاً على دليل  
الاولين والآخرين خاتم الرسل والنبيين سيد الانبياء والاصفياء في الاولى والاخرة وعلى  
آله واصحابه واتباعه الى يوم القيامة۔

اما بعد ، فقير عطاء محرم غفر عنه عرض می دارد که غنایت بے علت خداوندی جل مجرّوں بند را در  
خدمت بابرکت حضرت شیخ مکرّم النسبة العالیة المجدیة هادینا و مرشدنا الحاج محمد عبداللہ نور اللہ تعالی مرقدہ  
رسانید قدر معتد بها از اوقات سعادہ خدمت عالیمہ ایشان گذرانید دفاتر شتہ از مکتوبات حضرت المجتہد  
والخواجه محمد معصوم قدس سرہما در خدمت شیخ سبقت خواندیم جمیع رسائل دیگر از حضرات سلسلہ شریفہ کہ معمول  
خانقاہ شریف سر اجیہ مجدیہ بوده است۔

علی العموم حضرت شیخ رضی اللہ تعالی عنه بافادہ معارف خصوصیہ حضرات کرام فقیر را در مجالس  
خصوصیہ می نواختند فقیر این فوائد را حسب الارشاد بقید کتابت می آورد۔ والحمد للہ علی الغمامہ۔  
ارشاد فرمودند کہ رسالہ متبرکہ "تحفہ سعیدیہ" را مخلص کردہ از سر نو بنویس مگر در او (بر خلاف طریقہ کرامات  
ظاہرہ نویسندگان) ذکر خوارق مخصوصہ حضرات کرام را نصب العین کرده شود یعنی علوم و معارف کہ  
از ایشان صدر یافتہ متعلق بتوضیح مقامات طریقہ اند۔ کہ ہمیں علوم مخصوصہ آئینہ کجالات ایشانند و  
بتفصیل ہمیں علوم شریفہ ایشان بقاد طریقہ بلکہ تکمیل آن حاصل است و ہمیں علوم اند کہ ارباب طریقت  
را بموجب بصیرت می باشند و معیار صحت و سقم احوال ایشان می گردند پس اہتمام بعلم نافع حضرات  
اہم تر است از ذکر خوارق ظاہرہ ایشان۔ ۱۱

ازیں ارشاد پر حقیقت سر التزام کردن مشائخ بزرگوار محترّیہ سائل حضرات باطلبہ اضع می شود کہ مشائخ  
بطور شغل از اشغال طریقہ درس و تدریس محترّیہ حضرات مقرر فرمودہ اند۔



تفصیل اس اجمال آنکہ مدار سلوک طریقہ حضرات مجذبیہ بر توجہات مشلح است کہ توجہات خود القاء ذکر جذبات لطائف طلب کردہ از نسبتہائے عالیہ طلاب را سرفرازی سازند اما در طلب بعد از استعداد قبول توجہات وجود دو امر ضروری است۔ ربط معنوی با مشلح کرام در رعایت ادب ضروریہ طریقت کہ موجب استقامت بر شریعت مطہرہ و ترقیات در قرب الہی اند۔

در مشلح چنانچہ برائے افادہ توجہات شریفہ اوقات مخصوص بودہ اند کہ بعد نماز صبح و عصر با طلبہ حلقہ توجہات منعقد می ساختند ہم چنین برائے تحصیل آن دو امر طلبہ را مقید بقراءت مکاتیب و رسائل حضرات کرام می نمودند۔ علی ماہو المہمود من اطوار ہم العالیہ۔

در زمان حضرت حاجی دوست محمد قندھاری رحمۃ اللہ علیہ و خلیفہ اش حضرت خواجہ محمد عثمان قدس سرہ در خانقاہ موسی زئی شریف ہیں طریقہ مسلوکہ معمول بہا بودہ است چنانچہ از مطالعہ فوائد عثمانیہ واضح و لاغ است۔

اما چون نوبت بحضرت خواجہ سراج الدین رحمۃ اللہ علیہ رسید ایشان افادہ توجہات را منحصر در طلبہ اوقات مخصوصہ نہ داشتند بلکہ صرف ہر وارہ دو صادر فرمودند و از کمال شفقت بر خلق علی العموم مصروف بافادہ خلقی اندمی بودند حتی کہ والد ماجد حکیم عبد الرسول صاحب بکھروی مولانا قمر الدین علیہ الرحمۃ چون بعد از وفات شیخ خود حضرت بیربل والہ در خدمت خواجہ سراج الدین قدس سرہ برائے تکمیل سلوک حاضر شدند دریں جا صرف حلقہ صبح دیدہ عرض کردند کہ در حضرت بیربل شریف والہ حلقہ توجہات دو وقت می بودہ است اما دریں جا حضرت یک وقت حلقہ منعقد می فرمایند حضرت خواجہ سراج الملتہ والدین فرمودند "مولانا دریں جا ہر وقت حلقہ است"

حضرت شیخی نور اللہ مرقدہ می فرمودند کہ معمول خواجہ سراج الدین قدس سرہ آن بود کہ بظاہر بخدمت کردن واردین و صادرین می بودند یعنی در باطن مصروف توجہات کردن بہر کسی علی حسب استعداد مے ماندند۔

حضرت السراج قدس سرہ در صرف توجہات چنداں شغف نمودند کہ درس کتب مکاتیب و رسائل حضرات کرام را حلقہ توجہات گردانیدند۔ بعد عصر بجائے انعقاد صرف حلقہ توجہات مجلس درس بمع توجہات ساختند۔

حضرت الشیخ از شیخ الشیخ ابوالسعد احمد خاں نور اللہ تعالیٰ امر قدما حکایت می نمودند کہ روزی حضرت خواجہ سراج الحق والدین ادشال را فرمودند کہ مولانا یک وعدہ من می کنم و یک عہد شما کنید



من وعدہ می کنم کہ شمارا درس مکتوبات خواہم کردہیں طور کہ در ہر مقام توجہات خواہم کردہ  
 شہاہم وعدہ بکنید کہ تا تمام مکتوبات شریف مراجعت بخانہ خود نخواہید کرد پس سبب حکم حضرت  
 مولنا خود را مقید بخواندن مکتوبات شریف ساختند و باتوجہات درس مکتوبات با تمام رسانیدند  
 حالانکہ قبل ازیں مکتوبات شریف چہار مرتبہ در خدمت شیخ خود گذرانیدہ بودند۔ در اثناے قرات  
 روزے حضرت خواجہ از مولنا پرسیدند کہ فائدہ می شود؟ حضرت مولنا فرمودند کہ فائدہ بکمال است  
 حضرت شیخ فرمود کہ شیخ مولنا احمد خاں قدس سرہ فرمودند کہ در وقت جواب گفتن اگر چہ احساں  
 نبودہ مگر الحال کشف غوامض مقامات حضرت المجد قدس سرہ بکرت اک توجہات حضرت خواجہ  
 علی التوالی حاصل است۔ من بعد ذلک ہمیں طریقہ قرات مکتوبات معمول بہادر حضرات  
 گشت۔

حضرت شیخ نور اللہ مرقدہ می فرمودند کہ چون نظر باحوال خود و اصحاب خود می کنم موجب  
 مسرت چیزے نمی نماید الا آنکہ بمشائے احوال حضرت خواجہ سراج الدین رحمۃ اللہ علیہ و احوال  
 یاران ادا اند۔

ایں طریق منورہ برائے قرات مکتوبات و حصول توجہات مثل موجب ثمرات عظیمہ و  
 فوائد جسمیہ مشاہدہ شدہ است کہ بعد از شہادت حضرت شیخ اشع مذکورہ بالا احتیاج بہ بیان  
 چیزے دیگر نیست۔ اما تحد ثابنعمۃ اللہ تعالیٰ مے گویم کہ روزے ایں فقیر بعد العصر حسب معمول  
 قرات مکتوبات شریف بر شیخ قدس سرہ شروع کرد۔ بحجہ و شروع کرد۔ در ذہن و بصیر فقیر مرقم  
 شد کہ بالمقابل حضرت المجد قدس سرہ تشریف فرما اند و فقیر بر حضرت ایشان قرات می کند  
 تا اختتام قرات ہمیں کیفیت در مشاہدہ بود۔

بعد فراغت حسب معمول برائے تفریح بیرون آمدند و در ایں وقت علی العموم فقیر ہمراہ می بوئے  
 ارشاد کردند کہ ختم حضرت المجد در خانقاہ شریف نکرده آید؟ فقیر عرض کرد حضرت بہتر است۔  
 پس بعد نظر از ایں تاریخ ختم حضرت مجد قدس سرہ جاری شد و قبل ازاں صرف بر ختم خواجگان بعد  
 صبح و عصر اکتفا می رفت۔

ازیں نمونہ کہ بیان شدہ واضح می شود کہ استفادہ از مکاتیب رسائل حضرات مہربان  
 ارادت را علما و ذوقا بہر دو وجہی باشد ازیں جا است کہ در حضرات اہتمام بمکاتیب مثل شیخ  
 جمعا و حفظا معمول شدہ است۔ چون ایں فقیر در خدمت شیخ مکاتیب حضرت شاہ غلام علی قدس



قرأت می کرد کمال اہتمام بہ تصحیح نسخہ فرمودند بعد از تکمیل تصحیح اہتمام طباعت ہم خود فرمودند۔  
فجزاہ اللہ خیر الجزا۔

از انفاست متبرکہ فیوضات خصوصیت حضرت کرام است کہ در عموم متوسلین این شغف جاری و ساریست درین نزدیکی الایح المکرم حافظ محمد نصر اللہ خاں خاکوانی ساکن ملتان کتاب متبرکہ فوائد عثمانیہ را کہ جامع ملفوظات و معمولات حضرت خواجہ عثمان قدس سرہ است بر آسن صوت تحفہ برای منتسبین حضرات موسیٰ زئی شریف ساخته است و حسب الاجازۃ حضرة صاحبزادہ بقیۃ السلف محمد زاید بن خواجہ محمد سراج الدین المعروف بحضرت مرحوم نور اللہ مرقدہ طبع نموند بعد از فراغت از ان فقیر را بطاعت کتابے دیگر از فوائد حضرات کرام مامور ساختند۔ نزد فقیر یک مجموعہ مختصر از مکاتیب سر حلقہ حضرات کرام حضرت حاجی دوست محمد قندھاری قدس سرہ بود کہ اگرچہ بہ تعداد تاسی مکتوب بودند اما باعتبار فوائد دریائے بے کران اند فوائد طریقت را جامع کہ ابتدا و انتہا۔ و وسط سلوک مجددیہ را کما حقہ از ایشان بیانے است و تاہنوز از کلام آل حضرت والا کتابے ہدیہ ناظرین نگشتہ بود عزم مصمم فقیر بر طباعت این مجموعہ متبرکہ گماشت چون این مجموعہ مختصرہ کہ جمع کردہ خلیفہ اوشان مولینا محمد عادل صاحب کہ ذکر خیر او ہم از قلم شیخ در ضمن تعداد خلفاء درج است بودہ است کہ بچوہ خود جمع نمودہ اند والا مکاتیب آل والا مختصر درین قدر نیستند۔ و این مجموعہ نوشتہ بقلم مولنا خان محمد مرحوم در ابن والہ بودہ است کہ مملو از اغلاط بود فقیر بہ نہایت جد و کدہ در تصحیح آن بکار بردہ است۔ اما از اجاب فوائد اخذ کنندگان استماع است کہ اگر زلتے یا بند راجع بقصور فقیر داشتہ در ذیل عفو و کرم پیوستند و چون حظ گیرند این فقیر و جناب حافظ صاحب موصوف، و مولنا خان محمد مرحوم را بدعا حسن خاتمہ و مغفرت عوض نمایند۔ جزاکم اللہ خیر و یرحم اللہ عبدًا قال آمینا۔

## فایز

بزرگان دین فرمودہ اند کل کلامیہ یزور و علیہ کسوة قلب منہ برز یعنی کلام ارباب قلوب صافیہ حامل کیفیات باطنیہ ایشان می باشد۔ مثلاً بر کسی کہ کیفیت نہ بد غالب است در کلام او آثار نہ بد نمایان خواهند بود، و کلام صاحب معرفت خصوصیت حامل تعریفات آئینہ خواهند بود و علی ہذا القیاس۔ و حضرات مجددیہ قدسنا اللہ تعالیٰ با سرائیم چون کمال نسبت را افاضہ یقین خاص مقرر فرمودہ اند کہ موجب بدی شدن معتقدات اہل سنت و الجماعۃ است و سبب تسہولت در ادائے احکام شرعیہ باشد و وجود این یقین خاص



بدون استقامت شریعت و لزوم آداب طریقت و اجتناب از مخترعات و بدعت بنزد این اکابر از قبیل محال عادی است و اموریکہ در ابتدا یا وسط سلوک از جذبات و اردات و کشفیات وغیرہ باشند بنزد این اکابر کالمطروح فی الطریق و غیر ملتفت الیہا اند بلکہ التفات و تعلق باین امور را مانع اصل مقصود فرمایند۔ این است قانون مختصر سلوک این حضرات کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین۔

اگر طالب ذی فہم در کلام این اکابر تامل نماید امور مسطورہ بالا را ارکان مکاتیب این حضرات خواهد یافت۔ چنانچہ ہمیں مکاتیب حضرت حاجی صاحب نور اللہ مرقدہ در پیش اند مکتوبے از تنبیہ بریں امور مذکورہ خالی نخواہد بود بعضے مکاتیب شریفہ مخصوص برائے رد بدعات کردہ شدہ اند از بنجاد واضح می شود کہ اہم ترین اجزاء طریقت اجتناب از بدعات است حتی کہ صاحب الطریقہ می فرمایند در و فیوضات و برکات از جناب شیخ تا آل زمان است کہ احداث در طریقہ او نکردہ آید و چون احداث آمد فیوضات و برکات موقوف می گردند۔ اعازنا اللہ تعالیٰ منہا پس آل حضرات کہ در طریقہ حضرت حاجی صاحب خود را نسبتہ کردہ معتقد خلاف اہل سنت و الجماعۃ باشند یا ملوث بہ بدعات مثل سماع نغمات مروّجہ و بنائے قبہ جات وغیرہ اطوار غیر مضبیہ حضرات کرام و یا آنانکہ جذبات و حرکات متنوعہ را عمدہ مقاصد طریقہ شمارند و از برائے آوردن تحرکات طریق جدیدہ اذکار و ادوار احداث کردہ اند۔ و ہم آنانکہ مجرد اتساب الی شیخ را طریقہ نامند این جملہ حضرات را مطالعہ این مکاتیب شریفہ از اہم مہام است۔ ہذا نا اللہ و یا اہم الی الصلوٰۃ المستقیم۔

فاتیح

یک مکتوب شریف کہ مشتمل بر فوائد خصوصیہ شریفہ است و بحضرت پیرزادہ بزرگ شاہ رؤف احمد صاحب و آل ہم از دست خلیفہ ذائب مناب خاص خود یعنی حضرت خواجہ عثمان قدس سرہ است کہ مولینا خان محمد مرحوم اورا علیحدہ نوشتہ بود آل ہم تبرکاً دریں جادہ مقدمہ نوشتہ شدہ است و باللہ التوفیق۔

وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد و آلہ و اصحابہ اجمعین

فقیر عطا محمد نقشبندی کان اللہ  
۲۔ رجب المرجب ۱۳۸۳ھ

## بسم الله الرحمن الرحيم

بخدمت شریف صاحبزادہ عالی مراتب الان حضرت شاہ رؤف احمد صاحب سلمہ اللہ

تعالیٰ۔

بعد از السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ گذارش می نمایم دو قطعہ عنایت نامہ مع رسالہ شریف صادق مصدوق رسید مسرتہا بخشید جزا اکم اللہ تعالیٰ خیر الجزاء و از مندرجہ آں ، خیلے سُر حاصل شد حق تعالیٰ و تبارک زیادہ تر برکت و اشاعت طریقہ احمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ و التحیۃ عنایت فرماید و ہر استقامتہ ہر دانہ باشند و از ہمہ کس بے گانہ در صحبت ہا دیوانہ و ما از ان صاحب زادہ و الامتاق بسیار خوش ہستم خدائے تعالیٰ در ہر دو جہاں خوش دارد و مشغ کرام نیز رحمۃ اللہ علیہم از شما خوش باشند و ہر گاہ در دلہا توجہ و حضور و جمعیت وسعت انوار پیدا شود بہتر آن است کہ آں توجہ مضحک گر و دبا و توجہ بفوق بکنند خدا کند کہ تصفیۃ قلب و تزکیۃ نفس بطالبان خدا حاصل شود فقیر را از دعا فراموش نکنند و آنچه از فتوحات عنایت شود حصہ بہ فقرا معین باشد و فقرا کہ جلساء اللہ ہمراہ شما باشند و مذکور تفسیر و حدیث و مکتوبات شریفہ و عوارف و تعرف و نفحات و فقہ در حلقہ متبرکہ شدہ باشند و وقتے از اوقات سجات محبت نیاز مندی و بہ تضرعات و گریہ زاری بجناب حضرت باری کرہ باشند در خلوتے کہ خالی از غیر و شما باشند و ایں فقیر حقیر لاشے را بہ دعایا دارند و از مطالعہ سالہ شریفہ بسیار خوش شدیم و حق تعالیٰ آں چنان کند کہ مضامین رسالہ شریفہ کمالاً و تکمیلًا علی احسن الوجوہ در شما و در یاران شما ظہور کند و طالبان خدا را بہرہ یاب کند حق تعالیٰ آنچه آبار و اجداد و کرام شمار عطا کردہ شمار عطا کند۔ والسلام علیکم وعلیٰ امن لدیکم۔ تمت ۱۲

از دست حقیر پر تقصیر لاشے عثمان عفی عنہ۔

بتاریخ ۲۲ ماہ شعبان المعظم ۱۲۴۹

ہجری المقدس المظہر



## بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الحمد لله الذي بعث النبيين عليهم الصلوة لتبليغ احكام الشريعة العلية الى  
الناس خصال اولياء بتبعيتهم بالارشاد و دفع الخواطر الوسواس بشورهم  
بمرضات خالق الخواص والصلوة والسلام على رسوله محمد اخرج النفسانية  
والانانية الى العجز والانكسار الانابة شرع لنا طريق السلوك الى الحق  
بالجذبة -

اما بعد - يقول العبد المقتدر الى الله تعالى محمد عادل بن فيض محمد كاكري قد جددت  
مكاتب كامل المكيال شمس الضحى بدر الدجى مرشد الانام الذي لنا في الدارين امام استاذنا ومقتدانا  
مولانا المشهور في الافاق والاكفاف الذي يظهر اسمه من هذا البيت هـ  
ودود محمد عماد لنا بغير الله تارك ما سوا  
قد نظمت ابیات فی آوان فنا شیخ متضمن لمدح فائزتها بهنا وان لم يكن لا تقته مع علو شأنه  
ورفع درجاته سرور اللطابين وازدياد المحبة المحبين :-

## نظم

من زآیت زندگانی دیده ام	لاجرم در مدح تو آغشته ام
ای ضمیر تو بمقصد رهبر است	و عشق از عرش اعظم برتر است
روح تو انوار الهی را گرفت	در دودست غنچه عرفان شگفت
مکننت از لامکان و لامکان	که نیاید در گمان بدگمان
آفتاب علوی آمد بر زمین	کور شد چشم عدو خفاش بین



در درونت سر سجانی مقیم  
 گرداند اہل عالم را از تو  
 آفتاب هست باروئے کبود  
 مرده دل از نور تو یابد حیات  
 از درونم سوز عشقت تابہ لب  
 ذات من در حُب تو فانی شدہ  
 بحر الطاف تو بے پایاں بود  
 انت مرغوب کل ذی النہی  
 جود تو از جود باراں بہتر است  
 گر کسے با تو نشیند یک زماں  
 بدگمان تو ز سخت بد ابد  
 در جوارت ہر کہ باشد ہم نشین  
 ہر کہ در زنجیر شیطان ہست بند  
 وصف تو گر من کنم ماند بدال  
 وصف تو گر من بگویم اہل نیست  
 ایں وجود شب شدہ اے آفتاب  
 از غریبی دور افتادیم من  
 در درونم آتش ہجران فروخت  
 گر تو خواہی حال من لے ذوالفنون  
 قدر کسے دارد سگے اسے دل ربا  
 نام تو انسان از تائیس شدہ  
 بادلت ہمراہ از رحمانی ندیم  
 پاہ ز سر سازد دود در گوئے تو  
 پیش تو افتادہ باشد در قعود  
 نام تو مشہور شد در شہات  
 مے بر آید ہر زماں جانم بہ لب  
 ایں سخن خود بر زبانی آئندہ  
 ایں وجودم غرقہ عصیاں بود  
 انت شمس فی الحقیقت فی السماء  
 زیں برید خاراں تو مظهر است  
 بہتر است آل دم ز عسر جاواں  
 سرنگوں افتادہ باشد در لحد  
 از وجودت یابد او مار المعین  
 گر در آیند نزد تو زماں وارہند  
 کہ بہ پیماید کسے ایں آسماں  
 وصف تو در طاقت اندیشہ نیست  
 آفتابارے خود از من متاب  
 خود نباشد مثل من اندر ز من  
 ایں وجودم جملہ آل آتش بسوخت  
 در درون خانہ ہستم سرنگوں  
 کہ نشیند بار دیگر با شما  
 الفت پیشین را تائیس شدہ

نام من ناس است از نسیاں شده  
نقش تو در عالم اهر است جاں  
ایں سفالی خود به تو بسپرده ام  
گر بر دید صد ز بانم از تنم  
لاغر در عشق تو من ہم چودوک  
گم بگویم حال خود با دیگران  
بدگماں چوں هست ز رازت بے خبر  
نور قدسی آمدی بر رئے خاک  
اے درونت پُر ز اسرارِ اله  
گر بگویم شرح از انوارِ تو  
اے رضائے تو رضائے کردگار  
چونکہ کان اللہ بودی پیش ازین  
کارِ مدحت کارِ ماکوران نیست  
خاصہ از خاصگانِ دیدہ ام  
اے طعام تو طعامِ ایزدی  
نور تو آمد ز انوارِ سما  
یا طیب القلب یا ہادی الورا  
گر بیدیدے نور از انوارِ تو  
خلقِ ایں اہل زمانہ بے ہنر  
چوں بارشائے ضیاءِ دین احمد است  
من محمد عادل از انصافِ تو  
الفتِ پیشین از پنہاں شدہ  
نقشِ نقاشانِ چین در گلِ بدان  
تا کہ نقشش تو کنی من مُردہ ام  
من بہر یک وصفِ تو را مے کنم  
سرہائے من شدہ چوں چنکوک  
اہلبی باشد بہ پیشِ اہلباں  
لاجرم گشتہ ز عصیاں بہرہ ور  
مدحِ تو گویند ز ما ہی تا سما  
باز آں کمتریں را در پناہ  
شمہ باشد از اں اسرارِ تو  
لمعہ از انوارِ خود بر من ببار  
تا کہ کان اللہ ترا آمد یقین  
شرحِ وصفِ طاقتِ انسانِ نیست  
صدقِ گویم نہ کہ کذبِ آورده ام  
اے شرابِ تو شرابِ معنوی  
مے شوی تو دوستانِ راہِ نما  
انت فی یدِ الاعلیٰ کالعصا  
خلقِ باشد خادمِ دربارِ تو  
مہدی کے باشد کہ باشد بے خبر  
لاجرم نامِ تو دوستِ محمد است  
مے بخو اہم داد از الطافِ تو



تا ازین شیطان ازین دیو عیس  
مے نباشم در شکنجہ درجنیز  
گر نظر داری درین خاک تباه  
خود شود محفوظ از نقص گناه  
خیال توچوں از خیالات خناس  
مے رہاند کل واحد را زناس

دیدن توچوں بود اے دل رُبا

خود رہاند کس ز ہر رنج و غنا

و ناظران را باید کہ زبان طعن و ملامت در حق این حقیر لاشے دراز نہ کنند کہ در حالت صولت و

و بدبہ عشق این سخاں بظہور آمدہ است۔ ۵

موسیٰ آداب دانان دیگر اند سوختہ مر عشق رانان دیگر اند

فالان نشرع فی مکتوباتہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاه :-

مکتوب اول بنام خلیفہ محمد جاناں آخوند زادہ ساکن مرغہ۔

الحمد للہ الذی اطلع فی فلک الازل شمس النبوة المحمدية و اشرق من افق اسرار الرسالة

مظاہر تجلیات الاحمدیہ جملی اللہ علیہ وسلم۔

اخوی عزیز می ارشد می محمد جاناں آخوند زادہ صاحب سلمہم اللہ تعالیٰ عن الآفات الذبیوتہ و

الاخرویۃ وجعلہ اللہ عاشقا و محبا لذاتہ تعالیٰ۔

از فقیر حقیر لاشے دوست محمد عفی عنہ بعد از سلام اشتیاق مشحون آنکہ نصیحتی کہ بیارای نمودہ

مے شود ملحوظ مے باید داشت کہ شرط اجازت و ترویج الطریقۃ الصوفیۃ استقامت است

ظاہر و باطن بر احکام شریعت محمد علیہ السلام کہ یک ذرہ حتی المقدور از حد و شرعیہ تجاوز

نہ فرمایند خصوصاً صلوٰۃ خمسہ باؤل وقت بجاعت گذارند مگر نماز صبح و ہر ساعت بذکر و

مراقبہ حق تعالیٰ مشغول بودن و قلۃ الکلام و قلۃ المنام و قلۃ الطعام و قلۃ الاختلاط مع الانام

کہ دن و شب توبہ و صبر و قناعت و زہد و توکل و شکر و خوف و تسلیم و رضا موصوف بودن و



کشف و کرامات و خرق عادات را مثل عوام الناس در نظر نیاوردن و از خود و از ماسوی نا امید  
بودن و فقر و فاقه را نعمت عظمی دیدن و طمع در مال مریدان و غیره نیاوردن و نظریه قبول و رد خلق نکردن  
و از غنی و اهل غنی محترز بودن و خدمت علماء و فقرا به مال و جان و تن کردن و از غیبت و مذمت  
خلق مجتنب بودن و از شتر نفس و شیطان تا وقت مُردن ناایمن بودن و خود را از جمیع مخلوقات  
حقیر دانستن دلالتی دیدن، خوش گفت ۵

هر کجا این نیستی افزون تر است  
کار حق را کارگاه آن سراسر است

اجمالاً بیان شریعت و طریقت محمدی علیه السلام همین است اللهم انی قناتاً بعبدة  
حبیبک فعلاً و قولاً و اعتقاداً اولاً و آخراً ظاهراً و باطناً۔ اے برادر بزرگي همیت خود مصروف  
حق سازند و یک لحظه و لمح غفلت از جناب حق سبحانه تجویز بر خود روا ندارند و بی تو جیه بحق سبحانه  
باشند و غم روزی نخورند و شوش و پریشان در طلب رزق نباشند که رزق از حق تعالی مقدر  
و مقرر است برائے مخلوقات۔ و علم و عمل و افسونات و تمائمات را مثل عوام علماء بے عمل و صوفیان  
جاهل و سیله ساختن نیست مگر خواری۔ چنانچه در حدیث شریف آمده اخرج الیه یحیی عن عبد الله  
بن مسعود رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه و سلم لو ان اهل العلم صالوا  
العلم و وضعوا عند اهلہ لساد و ابه اهل زمانهم و لکنهم بذلوا لاهل الدنیا لیتنا لو ابه  
من دنیا هم فها نوا علیهم۔ سمعت نبیکم علیه السلام یقول من جعل الهموم همّاً واحداً  
همّاً آخرته کفاة الله همّ دنیاة و من تشعبت به الهموم حول الدنیا لم یبال الله تعالی  
فی ائی وادیته اهلک۔ و سعادت و دنیاوی و دینی و اخروی در علم و عمل است اذ کان خالصاً  
لله تعالی و موافقاً لماتبعة نبینا محمد علیه السلام قولاً و فعلاً و اعتقاداً۔ کسی که عالم باشد با قول و  
افعال و اعتقادات پیغمبر خدا صلی الله علیه و سلم و عمل بدان نہ کرد عالم نیست۔ چنانچه در حدیث  
شریف مذکور است عن ابی ذرّاء قال قال رسول الله صلی الله علیه و سلم لا یكون المرء عالمًا حتى یتکون بعلماً

## مکتوب مبنام ملا امان الله صاحب خلیفہ ہراتی

الحمد للہ الذی ذاته منزہ فی التنزیہ عن صفات النقص والذوال وعن کیف واکم وعن الاتصال والافصال وشہدان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ وشہدان محمد عبدہ ورسولہ وجیبہ علیہ الصلوٰۃ والسلام وعلی آلہ واصحابہ واجبابہ اجمعین ہو لما اہل و ہم لما اہل آمین یا رب العالمین۔

بعد الحمد والصلوٰۃ وتبلغ الدعوات اخی اعزی ارشدی ملا امان اللہ صاحب سلم اللہ تعالیٰ ظاہراً وباطناً از من تحریر فقیر لاشی دوست محمد کان اللہ لہ عوضاً عن کل شیء من کل الوجہ خیریت است والمسئول من اللہ تعالیٰ سلامتکم وعافیتکم وثباتکم علی الشریعۃ المحمدیۃ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام بعضی احوالات کہ بفقر گفتہ بودند محبوب و مرغوب گردیدند چونکہ اسرار باطن ایشان متضمن حقائق و معارف ارباب کشف معرفت توحید شہودی بودند کہ مقصود و مطلوب و محبوب است تحت بر فرحت افز و زدند کہ نتیجہ طریقہ پیران من ہیں معرفت توحید شہودی است و از ردی ظاہر شرط است و بدانند کہ وجود حق تعالی یکے است و حقیقی است و وجود جمیع موجودات علوی و سفلی قائم باوست و از و است تبارک و تعالی فاما اینہا دلالت بر وجود حقیقی می کنند۔ فلاسفہ اس جا غلطی خودہ کہ نظر ایشان بر حقیقت دلالت وجود نیفتاد و سعادت اس نظر باہل معرفت و توحید از زانی فرمودہ آیہ کریمہ اَدْلٰہُ کُوْلُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وجود حق تعالی نور ہے چون و بے چگون حقیقی است کہ در فہم مانگند و عقول ناقصہ ما ادراک آن نتواند کرد۔ و اطلاق نور ہم در آن بارگاہ ہے چون نیست منور است۔ و از تقسیم و تبعیض منزہ و مجرد است و بذات واحد است من کل وجہ و ذات صفات از زمین و نہ غیر از حد و ثبوت جدا۔ و از جہاں و اعراض و زمان و مکان و تعطیل و کیف و کم و حیث و قبل و بعد و جہات و حدود و صورت و حلول و ضد و ند و مثل و شکل منزہ و مقدس۔ فہو سبحانہ الا ان کما کان اس تحریر و بیان بتواتر از سائر انبیاء و رسل صلوٰۃ اللہ علیہم اجمعین با صاحب کرام فائز گردیدہ است و از ایشان بعلماء اہل سنت و جماعت رسیدہ و از ایشان بتوسط استاذان بہاد شمار رسیدہ



این را جز این را معرفت استدلالی می نامند و سماعی است و عقل و قیاس را ادراک راه نیست -  
 الحمد لله این هم نعمت است و مشترک میان علماء و صوفیه است و اجل است که بدان این معرفت  
 معارف صوفیه صورت نه بندند و طریق معرفت الصوفیه می تجرید النفس عن علقائق الجسدیه و  
 السوائق البشریه و الصفات الذمیه و الاخلاق الرذیه بالریاضات و المجاہدات و التوجه الی الله تعالی  
 باکلیت علی قاعده الاسلام و موافقه الکتاب و السنه و اجماع الامة و المعرفة الحاصلة من هذه النظره  
 می معرفت کشفیه شهودیه مخصوص بالانبیاء علیهم السلام و الاولیاء علی حسب مراتبهم لا یحصل غالباً غیر  
 المجتهد و بساکنک الابالطاعات و العبادات و الاذکار باللطیفه القلبیه و القلبیه و الروحیه و  
 السریه و الخفیة و الاخفیة و الفرق بین المعرفتین می ان معرفت الصوفیه عبارة عن علم حضوری باسرتعالی  
 یحصل بعد الفناء و البقاء و تعبیر عنه بالمعرفة الشهودیه و الوجدان و معرفت المتکلمین عبارة عن علم حصولی  
 باسرتعالی و من نتیجه النظر و الاستدلال و میانهما ان کل علم عن الخارج عبارة عن صورة المعلوم الحاصلة  
 فی مدرکة العالم و یقال له علم حصولی و هو علم الیقین و الذی لم یحصل من الخارج بل یکون متعلقاً بذات  
 العالم یقال له علم حضوری و هو عین الیقین و العارف لما فی عن نفسه و بقى باسرتعالی و انقطع عن  
 وجود الکوئی فلا یجزم انتقال عن العلم حصولی و ذریب من العلم الی الوجدان فینتدیکلخص من الشکر  
 البلی و الخفی و الریوب الشکوک الاولیام الساترة للقلوب و هو حق الیقین فیصیر عاشقاً و مجاہداً و ذاکراً  
 و عابداً و ساجداً لله تعالی الی حین موتہ - من ناقص و ناتمام از معرفت حق چه گویم ، از معرفت حق  
 سبحانه اولیاء کاملان عاجز آمد و در ترجمه این آیت فرموده و مَا قَدَّرُوا لِلَّهِ حَقِّ قَدْرٍ اِی عَرَفُوا  
 الله حق معرفتہ از کمال غیرت و عزت و جلال و عظمت او معرفت ذات بحت او هیچ کس نداده حقیقت  
 توحید و گفت نیاید که محال است که صد هزار سال همه خلق کائنات قدرت کنند و حقیقت عزت حیات  
 آخر بجز معرفت آیند که ما هیچ ندانستیم حضرت شبلی فرموده حقیقت المعرفة العجز عن المعرفة حضرت  
 ذالنون رحمه الله تعالی علیه گفته اکبر ذنی معرفتی ایاہ . حضرت امام ربانی مجد الف ثانئ ارقام نموده  
 چیست قال فهو سبحانه و راء کل محسوس و معقول و وراء کل موهوم و متخیل فهو سبحانه و راء الورا ثم وراء الورا



ثم وراء الوداء وایں در اتمیت نہ باعتبار حجب است بلکه بسبب عظمت و کبریائی اوست. و بعضی  
 بزرگان فرموده اند معرفت حق عبارت است از دیدن اشیاء و ملاکت همه اشیاء در معنی کُلِّ  
 شَيْءٍ هَآلِکٌ اِلَّا وَجْهَهُ و برخی از بزرگان گفته اند معرفت حق تعالی این است که حق سبحانه و تعالی  
 از رُتبه علم و قدرت بے چون و بے چگونه و بے مثل و مانند از همه چیز بخود نزدیک تر دانی و از همه چیز  
 دوست تر دانی و خود و مخلوق را لاشه بینی. ابو عثمان مغربی فرموده اند العاصی خیر من المدعی لان العاصی  
 ابداً یطلب طریق التوبۃ والمدعی یخبط ابداً فی خیال دعواه. زیرا که عاصی طریق توبه می طلبد و ایں نفس  
 عبادت است و مدعی همیشه در خیال دعوائے خود خبط می کند و در مقام تصدیق است و ایں گناه  
 است. و ہم وے فرموده اند هر که صحبت توانگران بر صحبت درویشان برگزیند الله تعالی اے را  
 بمرگ دل مبتلا کند و سلوک طریق صوفیة عبارة عن تهذیب الاخلاق لیستعد للاتصال بالله  
 تعالی و معنی الاتصال بالحق الانقطاع عما دون الحق و لیس المراد اتصال الذات بالذات لان الذات لا تلک  
 یکون بین الجسمین و هذا التوهم فی شان الله تعالی کفر بل بمقدار انقطاع عم عن غیر الحق اتصا لهم بالحق  
 و فقر و فاقه که منصب عظیم است و حال سنجیدگی است علیه السلام اگر چه برائے نفس مکروه و بلا است  
 مکروه نباید دید که مکروه دیدن اینها مرتبه عامه خلق است. بزرگان فرموده بلا از دوست عطا است و  
 از عطا نالیدن خطا هست. ادب بلا آنست که شکایت و جزع و میل و التجا بغیر حق نکند نزدیک  
 اهل سنت و جماعت اگر از حق تعالی در دو بلا حاضر شود بر بند و واجب است محبت آن بلا که  
 رضائے حق بر بند فرض هست که الرضاء سرور القلب بمصابب الله تعالی و تکیه بر سر و رعیت  
 بلیات حق در قلب پیدا نشود رضائے بر رضائے حق نشد هرگاه که رضا بر رضائے حق نشد از حقیقت  
 طاعت و بندگی نشد. الطرق الی الله تعالی بعدد انقاس الخلاق شنیده باشند بطریق نقشبند  
 خود مشغول باشند که طریقه پیران من است اجازت سائر طرق که نفیر داده بودند برائے زیادت  
 برکات که معمول پیران است نه آنکه طرق دیگران را رواج بدهند. بزرگان در تعریف فقر  
 گفته اند الفقر کائن فی بابیة التصوف و به اساسه و قوامه. قال روم التصوف مبنی علی ثلاثه



خصال التمسک بالفقر والافتقار والتحقیق بالبذل والایثار۔ وقال الکرمی رحمۃ اللہ علیہ۔ التصوف لا یأخذ بالحقائق والیاس مما فی الیدی الناس فمن لم یحقق بالفقر لم یحقق بالتصوف وقد سئل جنید البغدادی رحمۃ اللہ علیہ عن التصوف فقال ان ینکون مع اللہ تعالیٰ بلا علقۃ ولسل شبل عن حقیقۃ الفقر فقال ان لا یستغنی بشئ دون الحق۔ وقال ابو الحسن النوری نعت الفقیر الیکون عند العدم والبذل والایثار عند الوجود۔ حق تعالیٰ سبحانہ ایں بے عمل و بے کردار و لاشے را و شمار و جمیع دوستان را عمل بایں روش عنایت فرماید۔ آمین و بمعیت و اقربیت حق تعالیٰ ایمان داریم و کیفیت آن بعقول ناقصہ ما معلوم نیست کہ بے چون و بے چگون است روح کہ از مخلوقات حق است حق تعالیٰ کیفیت و معرفت او از در کہ ما سلب نموده قوله تعالیٰ قُلِ الْمَرْءُ رُوحٌ مِنْ أَمْرِ رَبِّیْ ازیں ہمت مولانا رمی فرمودہ اند۔

ایں معیت در نیا بد عقل و ہوش      نریں معیت دم وزن بنشیں خموش  
قرب حق بابتہ دور است از قیاس      از قیاس خود منہ آن را اساس  
قرب حق نے پست بالافتن است      قرب حق از قید ہستی رستن است

طالبان کہ علم ظاہر خواندہ باشند و ذکر شروع نمایند ایشان را بخواندن علوم دینیہ امر فرماید کہ صوفی جاہل مسخرہ شیطان است و کسانی کہ علوم دینیہ خواندہ باشند ایشان را بذکر و مراقبہ و عبادت ریاضات و تلاوت قرآن مجید و درود شریف و دعا و ماثورات و صلوات تہجد و اشراق و صلوات ضحیٰ و صلوات او امین تحریر و ترغیب نمایند علی حسب مراتب عالم و تدریس تفسیر قرآن مجید و علم عقائد و حدیث شریف و علم فقہ و علم تصوف مد نسبت فائدہ ان حضرات ما است۔ و در کتاب عوارف المعارف منقول است از شیخ شہاب الدین سہروردی فاعلم ان المرید مع الشیخ او ان الارض صاع و او ان الفطام قالوا ان الارض صاع او ان لزوم صحبت الشیخ و الشیخ علم وقت ذلک فلا ینبغی للمرید ان یفارق الشیخ الا باذنہ قال اللہ تعالیٰ تَاوِیْبًا لِلْاِمْتِ اِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ وَرَادَا کَاَنَّهُمْ اَمْعَدٌ عَلٰی اَصْرِ جَارِعٍ لَّمْ یَذْهَبُوْا حَتّٰی یَسْتَاذِنُوْهُ اِنَّ الَّذِیْنَ یَسْتَاذِنُوْكَ اُولَٰئِكَ الَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ فَاِذَا سْتَاذَنَکَ لِیَعْضَ شَاہِمُ فَاَذْنُ لِمَنْ شِئْتَ مِنْهُمْ وای امر جامع



اعظم من امرين فلا يؤذن الشيخ للمريد في المفارقة الا بعد علمه بان له اوان الفطام وانه يقدر ان يستقل  
بنفسه ويفتح له باب الفهم من الله تعالى فاذا بلغ المريد رتبة انزال الحوائج والالهام بالله تعالى وافتح  
من الله تعالى تعريفاً وتشبيهاً سبحانه وتعالى نقب بلغ اوان فطامه ومفارقة قبل اوان الفطام  
يناله من الازلال في الطريق بالرجوع الى الدنيا ومتابعة الهوى .

### مکتوب سوم ايضاً بنام خليفه ملا امان الله صاحب صوف الصد

الحمد لله الذي خلقنا وصورنا فاحسن صورنا باحسن الصلوة من سائر الحيوانات البرية والبحرية و  
هدانا للاسلام بالشرعية المحمدية ونص فرقي الصوفية بفيوض علوم اليقينية والمقامات الاسرار  
الاحمدية صلى الله عليه وسلم . بعد از حمد و صلوة و تبلیغ دعوات و انيات اخوی اعزى ارشادی ملا  
امان الله صاحب سلمه ربه و زید ارشاده و دفعه الله الى معارج کمالات الدارين بحرمته التبی  
الظلمین . از فقیر حقیر لاشئ دوست محمد که مشهور به حاجی است کان الله له عوضاً عن کل شیء سلام  
مسنون و دعوات ترقیات مشخون مطالعه فرمایند الحمد لله که تاحین تحریر فقیر بمعه اهل بیت خود و  
در ویشان بخیر و صحت و عافیت است و المسئول من الله تعالى سلامتکم و عافیتکم و استقامتکم  
على الشريعة المحمدية المصطفوية على صاحبها الصلوة والسلام . بدانید که توحید که در اشارت بر  
صوفیه برطالبان حق تعالی ظاهر می شود دو قسم است توحید شهودی و توحید وجودی . توحید شهودی  
عبارت است از دیدن صفات و ذات واحد حق تعالی فقط و اختفاء کثرت با کل از نظر سالکان که  
مُراد ان و محبوبان حق تعالی می باشند . بسبب کمال عشق و محبت و تزکیه نفوس ایشان وجود  
ما سوا هرگز در نظر ایشان بزرگواران در نیامده و وجود غیر حق را اعتبار نه نهاده اند . وجود مخلوقات که در اصل  
خود عدم است و در مدر که ایشان عدم دلالت می گردید . وجود ما سوا را بعنوان عینیت و مراآتیت و  
ظلمت بیچ گاه ملاحظه نمی فرمایند که جمیع حجب تعینات حق تعالی برایشان قطع کرده اند ، این  
معرفت شهودی ناگزیر برطالبان حق است که معرفت جمیع انبیاء و اولیاء کاملین که تابع خاص شریعت



ایشان اندکین است و کتاب و حدیث بر این معرفت دالّ ناطق است۔

و توحید وجودی عبارت است از دانستن سالکان طریقہ کہ متوسطان مے باشند و اتحاد وجود کہ بمعنی بابہ الوجودیۃ است از جمیع اشیاء یعنی مفہوم موجودات علوی و سفلی ذات واحد است نہ آنکہ ذات حق تعالی و ذات موجودات واحد است کما زعم بعض الصوفیۃ الجہال کہ آن الحاد صریح است نہ توحید بلکہ ایشاں بسبب محبت و تصفیۃ قلب و عدت کہ منزہ و مقدس و بے مثل و بے مانند و بے صورت ظاہری و مثالی و بے علوی و بے چون و بے چگون است در کثرت بطریق عینیت و یامرآتیت و یا ظلیت مشاہد و ملاحظہ مے کنند و جوش آن کہ کثرت تمامہ از نظر ایشاں برنجو استہ از مقام فنا کہ اول قدم ولایت است نصیبہ کمال نیافتہ بنائے ظہور این قسم توحید مکر وقت و غلبہ حال و استیلا بر محبت لطیفہ قلبی است۔ اتا محققین ایشاں وجود را مراتب خمسہ اثبات مے کنند و آن را تعینات پنج گانہ مے گویند۔ اول تعین کہ بر احدیت مجرّدہ تعین شدہ است و عدت مے گویند و دریں مرتبہ تعین علمی اجمالی اثبات مے نمایند۔ و تعین ثانی را واحدیت مے فرمایند کہ تفصیل اسماء و صفات است در حضرت علم و مرتبہ جبروت مے نامند و ایں ہر دو تعین را در مرتبہ وجوب اثبات مے کنند قدیم مے دانند۔ و تعین ثالث را مرتبہ عالم ارواح و ملکوت مے شمارند۔ و تعین رابع را مرتبہ عالم مثال و تعین خامس را مرتبہ عالم اجسام و ناسوت قرار دادہ اند۔ و ایں مراتب سہ گانہ را مراتب امکانی گفتہ اند و حادث مے دانند و احکام یک مرتبہ بر مرتبہ دیگر ثابت کہ دن پیش ایشاں ندقہ است و کسانیکہ اتا الحق و سبحانی و لیس فی جہتّی سوی اللہ و ہل فی الدارین سوی اللہ گفتہ اند در مقام حالت فنا مے بودند ایشاں سکارائے محبت و عشق حق تعالی مے بودند۔ والا اگر بطریق حکایت نباشد و غلبہ مکر و محبت ہم نہ داشتہ باشد بلکہ شبہ حلول و اتحاد دارند قائل ایں قول را رد مے کنیم چنانچہ نصاری را مے کنیم کہ بکلول و اتحاد قائل اند۔ و ایں سخنان حالات و واقعات در حین غلبہ حالت مقام حیرت و عین الیقین کہ فنا مے اتّم است حاصل مے شود۔



وقتے کہ سعادت الہی از حق تعالیٰ شامل حال اوئے شود اہل بمقام حق یقین کہ مقام بقا  
 اہل صحت مشرف مے فرمایند ہمیں حالات و واقعات و کلمات سکر یہ ایشاں ہمار منشور امی  
 گرد۔ پس ازین کلمات و واقعات و حالات تحاشی مے نمایند و در میان خالق و مخلوق تمیزی  
 کنند۔ خالق را خالق مے دانند و مخلوق را مخلوق مے فرمایند و بالتراب و دب الارباب ایں کلمات  
 و واقعات ہم از محی صادر مے شوند و ہم از مبطل۔ محی را آب حیات است و مبطل را سم قاتل در  
 رنگ آب نیل است کہ بنی اسرائیل را آب خوشگوار بود و قطبی را خون ناگوار۔ ایں مقام مذلت  
 الاقدام است حجم غفیر از اہل اسلام بہ تقلید سخنان اکابر الدین ارباب السکر از صراط مستقیم  
 منحرف گشتہ و پس کو چہائے ضلالت و خسارت افتادہ و دین محمدی خود را بر باد دادہ اند و نداشتند  
 کہ قبول ایں سخنان مشروط بشرائط است کہ در ارباب سکر موجود است و در مقلدان ایشاں  
 کہ غلبہ حال ندارند و بے سکر اند مفقود۔ معظم ترین شرائط سیان ما سوائے حق است سبحانہ  
 کہ دلیز ایں قبول است۔ و امتیاز محی از مبطل استقامت بر شریعت است و عدم استقامت  
 بر شریعت آنکہ محی است با وجود سکر و بے خودی سر موی از تکاب خلاف شریعت  
 نخواہد کرد۔ منصور صاحب با وجود قول انا الحق در زندان باز نجیر گراں پانصد رکعت نماز نافلہ ادا مے کرد  
 و طعام کہ دست ظلمہ بد اں رسیدہ بود اگرچہ از وجہ حلال مے خوردن خورند۔ و آنکہ مبطل است  
 اتیان شریعت بر مے چوں کہ گران است۔ آیتہ کریمہ کَبُرَ عَلَى الْمُشْرِكِينَ مَا تَدْعُوهُمْ  
 إِلَيْهِ نشان حال ایشاں۔ حضرة علاء الدولہ سمنانی رحمۃ اللہ علیہ مے فرمایند کہ بزرگان دین۔۔۔ و  
 روندگان راہ یقین باتفاق گفتہ اند در معرفت حق تعالیٰ بر خود داری کسے یابند کہ طبیعت لقمہ رزاق  
 صدق مقال شعار او باشد چوں ایں ہا مفقود شد بریں طامات و تہمت چہ سود۔ و بحضورت سہل  
 بن عبداللہ تہری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کسے گفت کہ شخصے مے گوید کہ نسبت فعل من بارادت حق  
 تعالیٰ ہم چنان است کہ نسبت حرکات ابواب۔ حضرت شیخ فرمودہ اند قائل ایں قول اگر کسے بود  
 کہ مراعات اصول شریعت و محافظت حدود احکام عبودیت کند از جملہ صدیقان است و اگر نہ



از جملہ زندیقان است۔ از بزرگے حکایت می کنند که چون در حین غلبه حال خود اراده می کردند که بطبیعیات تکلم نمایند رسول علیه السلام حاضر می شد انگشت مبارک خود بران او آورده می فرمودند از من شرم نداری و گاه گاه در حین غلبه توحید وجودی آواز می شنید که از حضرت محمد مصطفی علیه السلام شرم نداری، آن داعیه از من بر می رفت و از مخالفت شریعت محترز گشته۔ و این حقیر لاشئ را از این حالات و واقعات توحید وجودی بعنایت حق تعالی و به یمن توجہ پیر دست گیر من قلبی و روحی فداه تیج کلامی نیامده مگر در اوایل حالات ذوقیات و شوقیات و جذبیات بسیار می داشتم در میان این حالات گاه گاه خود را بصورت کلال می دیدم و دیگر اشیاء در نظر من حقیر و بے مقدار می بودند در دل خود می گفتم اگر بانگشت خود اشارت بکوہ کم زره زره و قطعہ قطعہ می شود۔ الحمد للہ الذی نجینا من ہذہ الحالات المہلکات العظیمہ و ہدانا الی صراط الحق المستقیم۔ اے برادر صوفیہ باتفاق گفته اند نسبت بزرگان دین بران پیر حرام است کہ خود را از جمیع حشر ارض و از سب گریس بہتر داند۔ اللهم صل لنا البصیرۃ و اظهر لنا بها عیوب انفسنا و تصغر دنیانا باعیننا و ارزقنا من حیث لا نحسب انت مولنا یا ناصرنا یا کافی الامور یا ثانی الصدور۔ اللهم صل علی محمد علی آل محمد و اصحابہ اجمعین۔ و تحقیق و بیان دیگر آنکہ پیران کبار طریقہ این لاشئ فرموده اند توحید حالی کہ در اثنا طریقہ این طائفہ دست می دهند و دو قسم است توحید وجودی و توحید شہودی کہ یکی دیدن است۔ یعنی مشہود سالک جزئیکی نباشد۔ و توحید وجودی یکی موجود دانستن است و غیر او را معدوم انگاشتن۔ پس توحید وجودی از قبیل علم الیقین آمد و شہودی از قسم عین الیقین۔ توحید شہودی از ضروریات این راه است کہ فنادین توحید متحقق نمی شود بجز عین الیقین و عین الیقین بے آن میسر نمی گردد۔ زیرا کہ رویت یکی باستیلار و مستلزم عدم رویت ماسواہ اوست۔ بخلاف توحید وجودی کہ نہ چنین است یعنی ضروری نیست چہ علم الیقین بے آن معرفت وجودی بقدر مرتبہ ہر مومن را حاصل است چہ علم الیقین مستلزم عدمیت ماسواہ او نیست غایت مافی الباب مستلزم نفی علم ماسواہ اوست در



وقت غلبہ واستیلا علم ہاں یکے۔ مثلاً شخصے کہ علم یقین بوجود آفتاب پیدا کر داستیلا۔ ایں علم  
ایقین مستلزم آن نیست کہ ستارہ ہاں در آن وقت منتفی ومعدوم دانند۔ اما وقتیکہ آفتاب را  
دید ومشہود اوجہ آفتاب نخواہد بود آن نادیدن ستارگان بواسطہ غلبہ نور آفتاب است و  
ضعف بصیرائی و اگر بصیرائی بنور ہماں آفتاب استکمال یابد وقوت پیدا کند ستارہ را از آفتاب  
جدا بیند و ایں حاصل نمے شود مگر در حالت حق ایقین ومنشاء توحید وجودی جمعی را بسبب کثرت  
ممارست مراقبات واشغال اہل توحید وجودی و یا بتقل ولما حظہ معنی لا الہ الا اللہ بلا موجود  
الا اللہ است دست مے دہ دیا بواسطہ مطالعہ کتب توحید وجودی ایں معرفت در تخیل  
ایشان نقش بستہ مے شود چوں بخیاں و جل جاعل مجہول است ہر آئینہ معلول است حصاً  
ایں توحید از ارباب احوال نیست چہ ارباب احوال ارباب قلوب اند ایشاں از مقام و  
احوال قلب دریں وقت خبر ندارند و از مرتبہ علم پیش نیست لیکن علم را ہم درجات است  
بعضہا فرق بعض اکثر ابناء ایں وقت بعضے بہ تقلید بعضے ببحر علم وبعضے دیگر بعلوم مترجمہ بذوق  
دلوئی البکملہ وبعضے بالحاد و زندقہ دست بدامن ایں توحید وجودی زدہ اند و ہمہ از حق می دانند  
بلکہ حق مے دانند و گردن ہائے خود را از احکام شریعت بایں جیلہ مے کشايند و مساہلات  
احکام شریعت مے نمایند و بایں معاملہ خوش وقت و خورسند اند و باتیان احکام امور شریعتہ  
اگر اعتراف دارند طفیلے مے دانند اما مقصود و ار شریعت خیاں مے کنند کلا و حاشا و  
نعوذ باللہ من ہذا الاعتقادات الباطلہ۔ ہر چہ مخالف شریعت است مردود است کل  
حقیقہ روتہ الشریعہ فہو زندقہ۔ شریعت را بر جائے داشتہ طلب حقیقت نمودن کار  
مردان است۔ رزقا اللہ سبحانہ الاستقامتہ علی متابعتہ سید المرسلین علیہ علی اکہ صلو اللہ  
وسلامہ اجمعین۔

اسئلہ چند نمودہ بودند جواب ہر یکے نوشتہ مے شود۔ کلاں دیدن وجود را بکلی معنوی  
گفتہ اند کہ انیکہ از متابعت انبیاء صلو اللہ علیہم اجمعین روئے گردانیدہ اند و سخنان



و اہی مے گفتند سببش یہی تجلی معنوی بوده است و طالبان کہ خود را خاکستر بینند حالت فنا  
بعض لطائف و یا کل لطائف است اگر بعد از خاکستر بوجود اصلی مے آیند آن حالت بقا  
بعض لطائف و یا کل لطائف است۔ و جوش خوردن در دیگ و متلاشی شدن باز بوجود  
آمدن ایضاً حالت فنا و بقا است۔ و اذن دادن رسول علیہ السلام بخلافت مشعر تھا  
و فرق در میان تجلیات آنکہ تجلی فعلی آن است کہ سالک فاعل حقیقی حق و اندن عباد و تجلی صفات  
ثبوتیہ کہ صفات از خود و ما سوا سلب نموده بجناب حق تعالی منسوب گردانیدہ بیند تجلیات  
شیونات این است کہ از سالک نام و نشان از خود نماند و انانیت او بالکل زائل گردد  
و تجلی صفات سلبیہ این است کہ سالک حق تعالی را منزہ و مقدس داند و خود و مخلوق را لاشی  
و عدم محض بیند۔ و تجلی شان جامع شامل این ہمہ تجلیات است۔ نزد متکلمین و صوفیان  
در میان این بحث سخنان کثیر است۔ و در میان خود صوفیہ بحجت اختلاف مراتب مشارب  
ایشان اقوال بسیار است و فنائے ہر مقام نزد فقیر باقسام است۔ و تجلی عبارت از ظهور  
و اظہار پر توفیوضات ذات و صفات عظمت الٰہیت حق تعالی است کہ ہستی بند بتاراج  
دہند و تجلی ذات و صفات حق تعالی عدد و نہایت ندارند بلانہایت است اگرچہ بزرگان این  
طریقہ شہ نور گفتہ اند و محاضرہ حضور دل بتواتر برہان و استیلاء ذکر و مکاشفہ حضور دل است  
بسعیت بیان بے تأمل و مشاہدہ عبارت از دیدن آثار انوار و پروق جبروت در خواب یا  
بیداری۔ فاعلم ان قول الصوفیۃ فی التجلی اشارۃ الی رتبۃ الحظ من یقین و ردیۃ البصریۃ فاذا وصل  
العبد الی مبادی اقسام تجلی وہو مطالعۃ فعل الہی مجرد عن فعل ماسوی اللہ تعالی فیکون تناولہ  
الاقسام من الفتوح۔ وقتے کہ مکتوب شمار سید فقیر عازم سفر ہندستان بود بدیں سبب  
جواب اجمالی نوشتہ گردید۔ مے گویم کہ اللہ و راہ الہی است و از دیدن و دانش مخلوقات  
مبرا است۔

آن کہ ہر دو کے کشف شد ایں راز ہا اونیار و ہر زبان اسرار ہا

بس ترک کنم ماسوی اللہ را دم نزنم بعد از بیس پچون و چرا

والسلام ۱۲

مکتوب چہ نام ایضاً بنام خلیفہ ملا امان اللہ صاحب ہراتی

الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ۔ انوی اعوی ارشدی عزیز از جان حقائق و معارف  
نشان مقبول بارگاہ اللہ الرحمن الوہاب ملا امان اللہ انہم وسلم اللہ سبحانہ عن الآفات فی  
الدارین بکرمت البنی الثقلین۔ ا

از فقیر دوست محمد احمدی کان اللہ لا عوضاً عن کل شیء بعد از سلام مسنون اشتیاق  
مشحون مطالعہ نمایند۔ الحمد للہ کہ فقیر تا صین تحریر کہ دہم ماہ مبارک رمضان مے باشد بخیر است  
والمستول من اللہ سلامکم و ما یتکم واستقامتکم علی الطریقۃ المرصیۃ علی صاحبہا الصلوۃ والسلام  
مکتوب مقبول مرغوب بمحہ تحفہ از دست ملا نصر اللہ رسید جزاکم اللہ عن آخر الجزاء از کثرت  
طالبان و از زیادت احوال باطن ایشان معلوم کردہ بودند الحمد للہ والشکر علی ذلک۔ اللهم زد  
فرز و کثر اخواننا فی الدین۔ ع

قیاس کن ز گلستان من بہار مرا

شکر این نعمت بجا آرند لکن شکر تو لا یدید شکر نص قاطع است

دادیم ترا ز گنج مقصود نشان گریبان رسیدیم نوشتاید برسی

حق سبحانہ وجود شمار آفتاب ہدایت درال ولایت فرمایند بمنہ و کرمہ و لطفہ اسولہ چند پر رسید  
بودند جواب ہر یک نوشتہ مے شود۔ بدانید بعضے طالبان کہ قبل از بیعت از عرش تافرش  
وجود شیخ مے بیند و چیز دیگر نہ بیند بجز صورت شیخ۔ مخدوماد حقیقت متصرف حق تعالی است  
و بظاہر پیر آلت ہدایت بعضی از مخلوقات گردانیہ اند۔ اول تجلی کہ از حق تعالی باو مے رسد



تجلی ارادی است کہ طالب را بطلب ذات حق تعالی دلالت می نمایند بسوئے شیخ معروف  
یا غیر معروف حق تعالی صورت آں شیخ در عالم معانی و عالم غیب و عالم مثال در حالت خواب  
یا در حالت بیداری بر قلب طالب تجلی کند بصورت احاطہ نہ عین احاطہ در خیال ذہن او  
صورت شیخ منقش می سازد بواسطہ عشق و محبت پس بہر جا کہ نظر می کند صورت معنوی  
مثالی مرشد کہ محیط مد کہ قلب مستر شد است آں را می بیند و بقدرت کاملہ حق تعالی  
اشیاء دیگر از نظرش دور و مخفی می کند ان الله علی کل شیء محیط محیط حق تعالی است  
نہ بندہ ذرّہ بے مقدار لاشے محیط عالم کے شود۔ و ایں حالت را صوفیہ صافیہ فنا فی الشیخ  
می نامند۔ و بغیر فنا فی الشیخ سلوک محال است۔ و کسانیکہ کلمہ انا الحق و سبحانی و انا انا و منم  
می گویند ہمین است۔ اگر چه ایں حالت قوی و نعمت است در راہ طریقت پیش می آید  
مقصود نیست، مقصود توحید شہودی است۔ سالک ایں معرفت ثانی، خود را ذرّہ بمقدار  
بلکہ لاشے می بیند ہیچ گاہ کلمہ ما و من بہر بان نمی آرد۔ حالت توحید و جہودی دریں طریقہ شاہ  
نقشبند رحمۃ اللہ علیہ بر طالبان واقع نمی شود و اگر بالفرض واقع شود ہم اندک زبانی باشد  
پس قطع می شود و آں ہم در لطائف و ولایت صغری و محل قوی قائمان توحید در دائرہ ولایت  
صغری است و تنیکہ طالب بدائرہ ولایت کبری برسد معرفت توحید شہودی دست  
می دهد توحید و جہودی اصلانی ماند و در نجوم ظاہرہ و اقمار باہرہ و شمس طالعہ اقوال مشائخ  
بسیار است۔ و پیر دست گیر من خواجہ خواجگان پیر پیران امام الطریقہ اعنی حضرت شاہ  
احمد سعید صاحب قلبی در وحی فدائے ایں مسکین نہیں ہر گاشتہ بودند نجوم ظاہر عبارت  
از فیوض و برکات و دائرہ ظلال اسما و صفات است کہ مانند کثرت جلوہ گر می شود و اقمار  
باہرہ عبارت از فیض نفس صفات و شیونہ است و شمس طالعہ کنایت از تجلیات ذاتی  
است و کلام حضرت برائے ما و شما کافی و شافی است حاجت تبصیر دیگر نیست۔ و نوشتہ  
بودند کہ طالبان کہ لطیفہ قلب روح فنا فی اللہ و بقا باللہ می شود یا نہ۔ چہ افانہ شود کہ ہر  
لطیفہ را فنا فی اللہ و بقا باللہ است۔ فنا را ذکر می کشم اجمالاً بقاراً۔ فنا بر دو قسم است۔  
یکے فنا لطائف سالک است در محبت جذبہ ایں نحو از فنا است نہ عین فنا کہ سالک  
از ایں فنا عود بسوئے بشریت می کند کہ ہنوز در راہ است و یکے فنا عین انانیت سالک



کہ خود را و جمیع ممکنات را معدوم محض دید و جمیع اخلاق ذمیمہ با اخلاق حمیدہ مبدل گردید ایں  
 فنا مطلق و فنا اتم گویند و ایں فنا را عود بسوئے بشریت ممکن نیست و طالبان کہ در لطیفہ  
 خفی بیان دائرہ قوس مے کنند دریں جاظہ عین دائرہ قوس نیست بلکہ پرتواست از اں مقام  
 نہ عین اں مقام بایں دلیل کہ بزرگان اصل قلب در ولایت صغری و اصل روح در دائرہ  
 اولی و ولایت کبری و اصل سر در دائرہ ثانی و اصل خفی در دائرہ ثالث و اصل اخفی در دائرہ  
 قوس مقرر کرده اند پس ہر گاہ کہ ایں اصل برائے لطائف ثابت شد لاچار پرتو و عکس اصول  
 در لطائف نمایاں مے شود۔ خصوص در طریقہ شریفہ نقشبندیہ کہ اندراج نہایت در بدایت  
 است چنانچہ حضرت شاہ نقشبند فرمودہ ما نہایت را در بدایت درج مے نیم و ایضا فرمودہ  
 معرفت تعالیٰ بہ بہاء الدین حرام است کہ اول قدم من آخر یا بیزید نہ باشد، طالب صادق  
 متعذر کہ عشق و محبت پیر خود بسیار دارد ساعت بساعت بزرگ پیر خود منصب می گردد  
 پس بالضرور عکس احوال توسط و انتہائے پیر در طالب مبتدی پیدا مے شود از ایں تقریر  
 معلوم شد مرید مبتدی کہ بمقامات عالیہ نرسیدہ و احوالات توسط و انتہی در وظاہر شد  
 احوال پیر اوست کہ مرید مستعد آئینہ پیر مے باشد۔ امر شیخت بسیار سخت است فرست  
 صحیح و وجدان قوی مے خواہد۔ قصہ موافق شیخت مذکور نوشتہ مے شود کہ شیخ میاں عبدالغفور  
 بیگ صاحب از خلفائے کلاں شاہ صاحب بود کہ جمیع سلوک را تمام کردہ یک روز در  
 خانقاہ شاہ صاحب در میان حلقہ مریدان توجہ مے نمودند ناگاہ یک آدم از در درآمد  
 میاں عبدالغفور بیگ صاحب بیعت نمود و او را توجہ کردند۔ بعد از توجہ بہماں ساعت او را  
 فرمودند شمار فنا و بقا حاصل شد کار شمار بہ انجام رسید۔ ایں فقیر در آں جا حاضر بودہ متعجب  
 شد م نہ در حضرت پیر دست گیر خود آدم ایں قصہ را عرض کرد کہ میاں عبدالغفور بیگ  
 صاحب بیک ساعت مریدان را بفنا و بقا مے رسانند۔ حضرت پیر دست گیر من فرمودند  
 شیخ عکس خود را دید و خیال کردہ کہ فنا و بقا طالب است۔ انتہی۔ و یک جز را از قرآن شریف  
 ہر روز بلاناغہ و درود دلائل الخیرات و حسن الحسین خواندہ باشند اجازت است۔ حق سبحانہ  
 و تعالیٰ شمار از زمین توجہ پیران کبار من نسبت قومی و ترقیات بے شمار و فراست خوب دادہ  
 است اما مستر شدان را بر فنا و بقا و طے کردن مقامات ایشاں اطلاع و اشارت نہ ہند  
 کہ خرابی طریقت است اگرچہ پیران مجتہدان ایں فن ہستند قضیہ مقرر است المجتہد قد



یصیب وقد یخطئ، مجتہدان ایں علم اگر مصیب شوند خوب دیگر نہ نقصان و عیب از طالبان ناقص بذات شیخ عائد است فقیر ملا الف را گفته بود کہ در اول بہار ہاں صوب روانہ میشود سبب تعطیل چہ بود ؟

خوبای دریں معاملہ تعطیل مے کنند

و بدانند ہر کہ از ریاضات و مجاہدات مطلب راحت نفس کند و دنیا مقصود او باشد اگر چہ از ویز ہائے عجائب و خوارق عادات ظاہر شود آں استدراج و مکر است و نشانہ استدراج اکیں بود کہ از عیوب نفس خواہد بود کما قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا اذداد اللہ بعدد شرا اعمی بعیوب نفسہ و اذا ارا دہ اللہ بخیر ابصرہ بعیوب نفسہ۔ و ہر کہ ذکر و عبادت کند ہر اے حصول دانش آسمان ہا و زمین ہا و سیر و طیران آں و کشف و کرامت و خوارق عادات و مانند آں، پس آں کس عابد آں شدہ عابد حق تعالی و عمر خود ضائع کردہ باشد۔ چنانچہ بزرگاں گفتہ داشناسوت و سیر آں و تصرف آں اعتبار نہ دارند۔ چنانچہ در خبر است کہ در زمان حضرت رسالت علیہ السلام منافقان مہتا در بخل گرفتہ نماز مے کردند۔ حضرت رسالت دل بخداداشتند و دل بایشان نہ کردند و اگر مے کردند از حضرت حق تعالی باز مے ماندند و نقصان نماز مے شد کہ الصلوٰۃ معرج المؤمن عبارت از ان است۔ و در معراج خبر غیر گفتن حرام است، و خبر گرفتن باطن مردمان نقصان کبری است۔ چنانچہ رئے ظاہر گردانیدن از کعبہ فساد نماز است ہم چنین رئے باطن از حق تعالی گردانیدن مقرباں را فساد نماز است۔ و دانشناسوت و سیر آں تصرف در آں خود قصیر و حقیر است بلکہ دانش ہفت آسمان و زمین معدود در عالم صغری است و عالم صغری از عرش تا ثری است و ایں ہمہ از عالم کبری دور است۔ زیرا کہ دانش مخلوق است و آں دور از دانش خالق است۔ و دانش کہ در عالم کبری است علم اللہ توجید حقیقی و مشاہدہ و تجلیات است و سیر ہفت آسمان و زمین و دانش ایشان پیودہ زیرا کہ فانی اند و در فناے ایشان حضرت اسماعیل علیہ السلام صُور در دہان گرفتہ منتظر فرمان است۔ و سیر در ناسوت و تصرف و دانش از سیر و دانش ملکوت جبروت و لاہوت فرتر است و مقربان حق تعالی بدانیں ناسوت سرفرو دنیا رند۔ زیرا کہ شیطان ہم بقدر قوت خود سیر و تصرف ناسوت است بلکہ خبر دل ہائے جن دانش از دجا رست



در درون فرزندان آدم کما قال النبی علیہ السلام الشیطان یجری فی الانفس  
 کجری الدمار۔ چہ این دو حدیث شریف کہ قال النبی علیہ السلام کما شغلک  
 عن اللہ فهو معبودک وایضاً فرمودہ اند کہ کما شغلک عن اللہ فهو صنمک  
 بدیں مدعی شاہدین عدل است۔ وچہ خوش گفت شیخ حسن واعظ کشمیری رحمہ اللہ تعالیٰ کہ مرا  
 بسیار خوش ہے آید۔ نظم

افسانہ خویش مختصر کن      بنشین در درون خود سفر کن  
 ہر وہم فہم خیال و ادراک      در دل کہ جز اوست آن بدر کن  
 مطلوب بے است در دو عالم      از دل تو گذر از ازاں حذر کن  
 این است وصال جانِ جاناں      زیں راہ بہر کسے خبر کن  
 و بدانند کہ کرامت بر دو قسم است۔ قسم اول ظہور علوم و معارف الہی است کہ  
 بذات و صفات و افعال و واجبی تعلق دارند کہ ورائے طور نظر و عقل است و خلاف تعارف  
 و معتاد کہ بندہ ہائے خاص خود را باں ممتاز ساختہ است و مخصوص باہل حق و ارباب معرفت  
 گردانیدہ۔

قسم دوم باکوان تعلق دارند و مشترک میان محقق و مبطل است۔ اہل استدراج را  
 نوع ثانی حاصل است۔ نوع اول نزد حق تعالیٰ شرافت دارد کہ با دلیا خود مخصوص  
 ساختہ است و مگر امان و اعدا را در اں شرکت ندادہ۔ و نوع ثانی در عوام معتبر است و  
 صاحب نوع ثانی در انظار ایشاں معزز و محترم۔ این معنی از اہل استدراج ظہور سے نمایند  
 نزدیک است کہ عوام از نادانی و بے راہ پستش سے کنند۔ مثل مشہور است کہ بے گویند  
 "الناس تابعۃ للاخص الارزل کالنتیجۃ تابعۃ للاخص الارزل"۔ بلکہ ایں محبوبان نوع اول  
 را از کرامات و خوارق نے شہر دند نے ہے بے خبر دان علی کہ باحوال مخلوقات ماضی و غائب  
 تعلق دارد کہ ام شرافت در سے حاصل است بلکہ ایں علم شایان آن ست کہ کجبل مبطل  
 گردانسان ایں از مخلوقات و حالات ایشاں حاصل نہ آید معرفت واجب محال است  
 تعالیٰ و تقدس کہ بشرافت و کرامت سزاوار است و باحترام و اعزاز شایان است

پری ہفتہ رخ و دیو در کہ شمشہ و ناز

بسوخت عقل نہ چیرت کہ ایں چہ ہوا بجی ست



ایں جاہست کہ از متقدمین مثل سید الطائفہ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ معلوم نیست کہ وہ خوارقِ عادات ازو نقل کردہ باشند۔ حضرت حق سبحانہ از حال کلیم خود چنین خبر داده است وَ لَقَدْ آتَيْنَا مُوسَى تِسْعَ آيَاتٍ بَيِّنَاتٍ كَثْرَتِ خَوَارِقُ دِلِيلِ اَفْضَلِيَّتِ صَاحِبِ اَنْ لَا يَبَاشِدَ وَ قَلَّتِ كِرَامَتِ دِلِيلِ نَقْصِ اَنْ لَا يَسْبَبِ اَنْ لَا يَكُنْ ظُهُورِ خَوَارِقِ دَاخِلِ مَا هَيْتِ وَلَا يَتِ نَيْتِ بَلْكَ اَزْ لَوَازِمِ اَنْ اَسْتِ وَ بَا اَسْتِ كِرَامَاتِ بَرِّ وَ بَكْزِ رَدِّ وَ اَوْرَا اَزْ اِلَاعِ نَبَاشِدِ۔ کرامات کہ از باب ارشاد و اضرویت آن است کہ مریدان رشید را از خلق بہ خلق ہرند و از حالے بحالے گذارند و مسترشدان ہر زمان از مرشد خویش کرامات و خوارقِ عادات مشاہدے نمایند و در قلب خود آثار تصرف شیخ پیدا و ہویا معائنہ سے فرمایند بویا۔ اللہ را لازم نیست کہ بر عامہ خلق اللہ اظہار کرامات نمایند بلکہ معاملہ ولایت با ستارہ الیق است۔ اَوَّلِيَا تُحِيَّتِ قَبَائِي لَا يَصْرِفُهُمْ غَيْرِي ہر یس مدعا شاہد عدل است۔ و گفتہ اند عقوبۃ الانبیاء مجلس الوحی و عقوبۃ الاولیاء اظہار الکرامات و عقوبۃ المؤمنین التقصیر فی الطاعات ۷

از نعمتِ ایں جہاں ثنائے تو بس است

و ز نعمتِ اں جہاں بقائے تو بس است

حضرت مجدد الف ثانیؑ فرمودہ اند کہ شمول و عموم ایں نعمت یعنی گویا شدن دل بزرگ حق تعالی و حضور جذبات و کشفیات و بردایت تعلیم مطالبان ایں طریقہ را از الحاقات لازم البرکات حضرت خواجہ ما است رحمہ اللہ تعالیٰ ہر چند کہ سابق ایں اکابر ہرچہ اما باین تعلیم در بردایت نہ بودند۔ احوال و مواجید را ہیج اعتبار نباید نہاد بلکہ کمر ہمت را باید بست کہ بمجتہل احوال توان رسید۔ پیران کبار من احوال و مواجید را چندان اعتباری نہ سے نہند فقیر گفتہ بودند کہ بجائے خود شین بفقہ و فاقہ گزین۔ و کے گفتہ کہ بہرات ہر دند۔ و گفتہ بودم کہ نسبت شما انشاء اللہ تعالیٰ بہرات سے رسد۔ در سال آیندہ نزد من بیایند بعد ازاں اگر عزم کنند خوب است۔ ابراہیم خاں را چہ کنند و یار محمد خاں را ۷

مردگانند اغنیاء روزگار اے انخی با مردگان صحبت دار

سبحانک لا علم لنا الا ما علمتنا انک انت بعلم حکیم اللهم لا تخفی الی نفسی طرفۃ عین ولا اقل من ذلک، السلام علیکم و علی من لدیکم ۱۲



## مکتوب پنجم بحضرت پیر دستگیر خود حضرت شاہ احمد سعید صاحب مجددی، دہلوی ثم المدنی قدس اللہ سرہ

حامد اللہ تعالیٰ اولاً ومصلياً علی نبیہ ثانیاً والسلام علی آلہ وصحبہ آخراً، حق سبحانہ  
سایہ ارشاد پناہی و نور شمس ولایت جاودانی بندگی حضرت قطب العارفین امام الکرام  
الیقین منیث الوری امین القلوب والنسی نقطہ دائرۃ اقطاب سکنیۃ القلوب العاشقین  
مفتاح خزائن العرش ودیۃ اللہ فی خلقہ خلیفۃ اللہ فی بریتہ مجدد الشریعۃ والحق والملة و  
الدين شمس الاسلام والمسلمین، المخصوص بانطاف رب العالمین اعنی پیر دستگیر من غوث  
الاعظم قلبی وروحی فدایہ بر سر کافہ انام مستدام دارند بمنہ و کرمہ و لطفہ و علی المخصوص حق  
مخدوم زادہ گان و صاحبزادہ گان کرام را در حفظ و حمایت خود با جمیع اہل بیت مصون محفوظ  
دارند و خدام آل حضرت و ملازمان آل جناب یالیتنی معمم فا فوز فوزاً عظیماً۔

عرض می دارد این حقیض نیازمندان بران روضہ معارج ناز کہ مسند معالی اعزاز است  
کہ بشر فی اللہ بعین عنایت خود قبول و عزیز گردانند و از نظر رحمت عظیم خود اگر چه بے ادب  
و بے عمل و نالائق است فرزند اند کہ بندہ خاص در گہ توام ۵

بے لطف تو من قرار نتوانم کرد احسان ترا شمار نتوانم کرد  
گر بر ختم شود زبان ہر موعے یک شکر تو از ہزاراں نتوانم کرد

و عرض میدارد این تباہ حال آنکہ از احوالات باطن الحال ہیچ اثر نمی یابم نہ در حالت  
ادکار و نہ در حالت مراقبہ و نہ در وقت تلاوت قرآن مجید و نہ در حین ادائے صلوٰۃ فرضاً  
کان و انفلأ مگر صرف یقین و تصدیق از قلب خود بر موجودیۃ ذات و صفات بے چون و  
بے چگون حق تعالیٰ و یقین و تصدیق بر عدمیت غیر خود را و جمیع ممکنات را ناچیز می بینم چرا کہ  
محمی و عظیم و قدیر و واجب الوجود و واحد و وسیع و بصیر فقال تمایرید و شکم و اول و آخر و ظاہر و  
باطن و خالق و رازق و متحرک و متصرف ہما شیاہ او است یقین و تصدیق می دانم  
مکن را از حقیقت عدم بقدرت کاملہ بوجود آورده رگاہ کہ حقیقت ممکن عدم شد پس ممکن را  
از خود نہ ذات ماند و نہ صفات حق ماند پس ۵

من نبودم جہاں نبود خدا بود من نباشم جہاں نباشد خدا باشد



و یقین و تصدیق در امور اخرویہ چنانچہ حشر و نشر و جنت و دوزخ و ثواب و درجات و حسنات و عذاب و عقاب بر سیئات و امثال آن یقین و تصدیق در مقامات عشرہ کہ مصطلح صوفیہ است چنانچہ توکل و تمکک امور بر حق کردن و اورا کفیل رزق دانستن و صبر بر امور شاقہ کردن و جزع و فزع ناکر دن و غیر ذلک من المقامات العالیۃ الا رضایہ چہ اگر رضا بر رضائے تعالیٰ باشد در جہن گرفتاری بندہ بملیات و مصائب حق تعالیٰ کار سخت است اگر فضل حق تعالیٰ باشد آسان است۔ و بزرگان در تعریف رضا گفتہ اند کہ الرضا سرور القلب علی مصائب اللہ تعالیٰ مصائب کہ فضل حق و رسول حق است بہ بندہ در افاق باشد چنانچہ قحط و طاعون و ہلاکت اموال و اولاد و یاد نفس باشد چنانچہ دست و پائے و گوش بریدن و مرہض و گرسنہ و شتہ شدن و غیر ذلک۔ قربان حضرت شوم حال خود می گویم کہ سرور و رغبت و محبوبیت ایں امور در قلب نمی بینم بجز صبر کہ از صبر کردن چارہ نیست و قحط کہ سرور و رغبت بملیات و مصائب حق تعالیٰ نشد رضا بر رضائے حق نشد ہر گاہ کہ رضا بر رضائے حق نشد حقیقت بندگی و طاعت نشد و قنیکہ از بندہ طاعت و بندگی نشد عیاذ باللہ محسوس الدنیا و الآخرۃ شد دریں امر مشکل چارہ دیگر نیست مگر پیر دستگیر خود شیخ آدم و بابا حضرت پیر دستگیر قلبی روحی فدائہ التجا آم کہ در حق ایں عاصی روی سیاہ دعا و توبہ شریف عنایت فرمایند تاکہ رضا بر رضائے حق شود و رضا بر رضائے پیر دست گیر شود کہ رضائے اور رضائے حق است و رضائے حق رضائے اوست ۵

و کلت الی المحبوب امری ککلت

انشاء احيائي و انشاء تلقائي

و یقین و تصدیق در سائر احکام الشریعۃ مامور اکان مناہینا۔ از وقتیکہ بقدم ہوسی پیر دستگیر خود رسیدیم تا بایں وقت می دانم کہ روز بروز یقین و تصدیق خود را در ہمہ امور دنیوی و کانی و دنیا بفضل حق تعالیٰ و عنایت نظر پیر دستگیر خود زیادہ زیادہ می بینم الحمد للہ و الشکر للہ علی ذلک اگرچہ قبل ازیں بایں امور یقین و تصدیق داشتم بودم، اما ایں یقین و تصدیق نہ تصدیق اول است آن یکے و ایں دیگرے شتان ما بینما۔ قبل ازیں جوش و خروش و ذوق و شوق و آہ و نعرہ و بے خودی در مستر شدن از حد زیادہ بود حتی کہ در اوائل حال ذکر از قلوب طالبان خاص و عام می شنیدند کہ کلمہ مبارک آذلہ ما می گویند چنانچہ از لسان ظاہر



مے شونہ۔ الحال جوش و خروش از طالبان نمائندہ مگر احیائاً۔ و چند کس از طالبان حق را با مر  
حق سبحانه و بام پیغمبر و بام و ارشاد پیر دستگیر خود اجازت ترویج و انتشار طریقہ شریفہ  
دادہ ام الحمد للہ خوب اثر پیدا کردہ اند جوش و خروش و ذوق و شوق و آہ نعرہ و بے خودی  
و کشف و کشف و انواع حالات و حلقہ طالبان ایشان بسیار است الحمد للہ علی ذلک  
و این سبب غریب شکستہ تنہا بے توانند محب و مخلص کہ غریق بکار فراق و نوائے اشتیاق  
دوست محمد کہ کمینہ نعلین بردار آن عقبہ شریفہ است چند عرصہ و مدتہا کہ از قدم بوسی و  
دیدار آن صاحب محروم ماندہ ام کہ زنجیر تقدیر و سلسلہ مشیت در حرمان زندان ہجران ...  
محبوس می دارند جز صبر و تسلیم چارہ ندارد

کے دم ز چوں و چسرا نمی تواند  
کہ نقشبند حوادث لئے چون چراست  
شرد میترم دریں جہاں اینم  
کہ باز با تو دل شادماں بنشینم  
سرشت بدست تست نم دست آموز  
چوں سوئے خودم کشی بسر باز آیم  
اگرچہ در خور تو نیستم قبولم کن  
داگر بدم و اگر نیک چوں کنم اینم  
اتقیات والبرکات والمرحمت من اللہ تعالیٰ علیکم وعلیٰ من لدنکم ۱۲

### مکتوب ششم بنام ملا محمد جانان صاحب کن مرعہ !

الحمد للہ جاعل الذکر والمراقبہ شریعتہ و منهاجا، والصلوٰۃ علی نبیہ محمد و علیٰ آلہ و صحبہ ائمتہ لیکن بسیرہ سبیل و ارشاد ا-

اخوی اعزٰی ارشدی ملا محمد جانان صاحب سلمہم اللہ تعالیٰ عن البلیات الافاقیۃ و  
الانفسیۃ از فقیر دوست محمد کان اللہ لہ عوضا عن کل شیء۔ بعد از سلام مسنون اشتیاق  
مشحون کاشف مانی از ضمیر باد، الحمد للہ کہ فقیر تا حین تحریر بمعہ متعلقان و درویشان بخیر و  
عافیت است، والمسئول من اللہ تعالیٰ سلامتکم و عافیتکم واستقامتکم علی الشریعۃ و  
الطریقۃ المرصیۃ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام۔

اے برادر حقیقت بندگی در عبادت از خضوع و خشوع و شکستگی برائے جناب حق ان است  
کہ شہو عظمت حق تعالیٰ بردل بندہ ظاہر شود و این سعادت و عنایت موقوف بر محبت  
است و محبت منوط بر متابعت سید الاولین و الآخرین است علیہ الصلوٰۃ اتہا و من



الحیات اکملہا و متابعت موقوف برداستن طریق متابعت است پس بضرورت ملازمت  
 علماء کہ وارثان علوم دینی اند از برائے ایں غرض مے باید کرد و از ملازمت علماء کہ علم را وسیلہ  
 معاش دنیوی و سبب حصول جاہ گردانیدہ اند دور باید بود و از محبت درویشان کہ نقص  
 و سماع و تقویٰ مے کنند و ہرچہ باشد بے تحاشا گیرند و مے خوردند و بامور شرعیہ تقید نورزند  
 پرہیز باید کرد و از شنیدن توحید و معارف کہ سبب نقصان عقیدہ در مذہب اہل سنت  
 و جماعت شوند دور باید بود تحصیل علوم و بطور معارف حقیقت باز بستہ بتابعت محمد  
 مصطفیٰ علیہ السلام است بزرگان و پیران ایں فقیر مشاہدات انوار و تجلیات و واقعات  
 و مقامات و کشف و کرامات و خوارق عادات را اعتبار نہ نہادہ اند و مریدان راستی و جد  
 و راستقامت بر شرع شریف و در حصول دوام حضور و آگاہی امر بلیغ مے فرمایند باقی و  
 السلام ۱۲

### مکتوب ہفتم ایضاً بملا جاناں صاحب صوف الصد

الحمد لله الذي جعلنا من عباده من يحب ربنا ويرضى، والصلوة والسلام  
 الاتمان والاكملان على جيبه المصطفى وعلى آله واصحابه المجتبى.

ابا بعد الحمد والصلوة اخوى اعزى ارشدى ملا محمد جاناں صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ ربہ از  
 فقیر دوست محمد عفی عنہ بعد از سلام مسنون اشتیاق مشحون مطالعہ نمایند الحمد لله کہ تا  
 حین تحریر فقیر از جمیع وجہ بخیر است والمسئول من اللہ تعالیٰ سلامتکم وعافیتکم واستقامتکم  
 علی جادة الشریعة المحمدیة علی صاحبها الصلوٰۃ والسلام۔ نوشتہ بودند کہ حال باطن در زیاد  
 است۔ اللهم زد فرد۔ حق سبحانہ و جود شمار آفتاب ہدایت ساز دہمتہ و کرمہ و لطفہ۔  
 اے برادر ستر ہمہ عبادت ذکر خداوند است جل سلطانہ و سعادت عظمیٰ کے رارسد کہ  
 از علانی عالم منقطع شود و آتش محبت حق تعالیٰ بر مے غالب شود۔ غلبہ انس و محبت  
 حق تعالیٰ مجز بدوام ذکر او تعالیٰ میسر نمے شود و اصل ہمہ اذکار کلمہ مبارک آدلہ است  
 ولا اله الا الله است۔ نتیجہ حقیقت ذکر آن بود کہ از ہمہ اشیاء گستہ شود و بغیر  
 محبت الہی هیچ چیز التفات نہ نماید حتی کہ از وجود خود ہم گریزان باشد و از ہمہ ماسوائے  
 مے گرداند و مستغرق ذکر حق تعالیٰ شود فائدہ کلی از ذکر آن گاہ حاصل شود و ترک دنیا و



ترکِ شہوات و ترکِ ملاہی و نجات از شرِ نفس و شیطان بواسطہٴ تکرار ذکر حق است۔  
جل و علا۔ قل اللہ بس و ما سویہوس و عبث و انقطع علیہ النفس۔ اللهم لا تکلنی الی نفسی طرفہ  
عین و لا اقل من ذلک باقی و السلام۔

## مکتوب ششم بنام خلیفہ ملا امان اللہ صاحب ہراتی

الحمد للہ وحدہ و الصلوٰۃ والسلام علی خیر البریۃ و علی آلہ الطیبین الطاہرین۔

اخوی اعزّی ارشدی ملا امان اللہ سلمہ اللہ تعالیٰ۔ از فقیر دوست محمد کان اللہ  
تعالیٰ عوضاً عن کل شیء و ثبتنا اللہ تعالیٰ و یا کم علی الشریعۃ النبویۃ و الطریقۃ المرضیۃ علی  
صاحبہما الصلوٰۃ والسلام۔ آدم کہ ارسال داشتہ بودند رسید۔ مذمت و ملامت خلق خود  
بجمال ایں طائفہ است و صیقل زنگار ایشان است، بکار خود مشغول باشند و طالبان  
کہ ذکر و طریقہ نقش بند یہ بجز مے گویند وستی مے کنند ایشان را بگویند کہ ایں فعل با اختیار  
است یا بغیر اختیار۔ اگر با اختیار باشد دریں طریقہ جائز نیست و کسانی کہ بے ہوش شوند  
در وقت صلوٰۃ معذور اند و آل را بعد از افتادہ بہ تجدید وضو۔ و اعادہ صلوٰۃ امر فرمایند و توجہ  
باطالبان اند کہ کنید چ کہ توجہ وافر مبتدی را مضرت مے رساند۔ و السلام علی من اتبع اللہ  
والتزم متابعتہ البصطفی۔

## مکتوب ششم بحضرت پیر مرشد خویش قدس سرہ

حامد او مصدق و مسلماً بعض مرشدان و امان و مقتدان او سیلتنا و شفیعنا فی الدارین۔ و  
کعبتنا و قبلتنا پیر و ستگیر مرشد برحق اعنی حضرت شاہ احمد سعید صاحب قلبی و روحی فداه  
مظللہ اللہ تعالیٰ علی مفارق المسترشدین۔ از بندہ درگاہ کمرین خدمت گاران فقیر حقیر لاشیء دوست  
محبر، بعد از تحائف الرذکیات و تسلیمات و انیات و دعوات صافیات می رساند کہ احوالات  
ایں مسکین تاحین تحریر عریضہ من جمیع وجوہ مستوجب حمد و شکر است و صحت و سندستی آل  
جناب عالی بمعہ صاحب زادہ گان کرام میاں عبدالغنی صاحب و میاں عبدالغنی صاحب  
و جمیع اہل بیت و خدام و ملازمان آل جناب را از درگاہ رب العزت خواستہ خواہیم آمین  
یارب الطالین۔ بعدہ المرام آنکہ و قتی کہ سالک بجائے رسد کہ ذات خود و ذات جمیع ممکنات ا



لاشے و عدم محض دید یعنی کہ مراد امکان را هرگز وجود نیست۔ وجود مطلق وجود حق تعالیٰ است پس در مراقبہ معیت و اقربیت و سایر مراقبات بچہ کیفیت تعین مورد و تصور فیض مے کنند۔ قبل از این حالت کہ در معیت لحاظ مے کردند ذات کہ بابا است و در اقربیت لحاظ فیض ذاتی کہ از من بمن نزدیک تر است و در سایر مراقبات ہم تعین مورد فیض مے نمودند الحال کہ ما و من مورد فیض نماند و ماند وجود حق سبحانہ و پس پس چگونہ در من موطن شخص مورد و لحاظ فیض مے فرمایند و در معیت و اقربیت حق سبحانہ لحاظ معیت و اقربیت صفاتی دیا ذاتی است ارشاد فرمایند۔ و معنی مقام الجمع و جمع الجمع و معنی لفظ کون و بروز و بطون و بطن البطون۔ و فرق در میان ہمہ اوست و ہمہ ازوست بنا بر تفصیل عنایت فرمایند۔ طالبان حق جل و علا ایں غلام حلقہ بگوش از برکت پیر دستگیر من نہایت بسیار اند۔ تدریس کتب صوفیہ تدریس رسائل قدسیہ حضرات من می شود و ما سوا مکتوب شریف کہ در دست نیامده و ہر سہ وقت حلقہ چنانچہ قانون حضرات ما است مے کنم۔ فیوضات و برکات بے شمار است بسبب آن کہ رابطہ حضرت ایثاں ہمیں بندہ بحد مے غالب است کہ خود را نمی بینیم بجز حضرت ایثاں من قلبی دروچی فدای قربان حضرت شوم در میان مردمان خوار و حقیر و ذلیل بودم پر تو قلب فیاض شما بر قلب سیاہ ایں بے عمل و بے کردار تافت مرا عزیز گردانید و اگر نہ من ہماں دوست محمد حقیرم بواسطہ نظر تو عزیزم، شکر ایں نعمت شما ادا نتوانم کہ در

مگر بر تنم زباں شود ہر مومے  
یک شکر تو از ہزار نتوانم کرد

از دنیا و اہل دنیا فارغ البال در زاویہ توکل حق تعالیٰ نشستم ام خطرہ و دغدغہ دنیائے دون برکت توجہ حضرت خود در دل نماندہ شب در زندہ بیا حق جل و علا مسرور و مشغولم و فتوحات کہ بواسطہ و سبب جناب شما از حق سبحانہ و تعالیٰ مے رسد بہ تحقیق می رسانم۔ و من با اہل بیت ہم آسودہ مے خورم حق سبحانہ و تعالیٰ خیرات شما قبول کند و درجات شما حق تعالیٰ بلند سازد۔ یک ختم برائے خود حضرت کہ بدام خواندہ یا شتم عنایت فرمایند و عدد دش معلوم سازند کہ ثواب آن برائے حضرت خود بخشش کنم۔ و ملا پانچہ را گفتہ بودند کہ در نزد حاجی صاحب بروند و توجہ بگیرند از عنایت و مہربانی حضرت است، اگر نہ بندہ لیاقت ایں امر کجا دارد کہ مریدان حضرت خود را توجہ کند و فائدہ رساند۔ اما دل بسیار خوش شدہ،



سبب عنایت و مہربانی حضرت خود کہ در بہرہٴ این مسکین است از عین عنایت خود اگر چہ ثلاثی  
و بے ادبم فرد نگذارند از عنایت حق تعالیٰ و از برکت عین عنایت نظر و توجہ حضرت خود مکرر تے  
و ملائت دیگر واقع نیست سوائے دوری و مجوری از اہل جناب عالی سے  
چہ نو لیم کہ دل از داغ جدائی خون است بقلم است نیاید کہ ز صد بیر و ن است  
اگر از خد متست درم بدل شہر مندگی دارم  
چو قمری طوق برگردن نشان بندگی دارم  
والسلام ۱۲

## مکتوب ہیم بنام خلیفہ مولوی محمد عادل صاحب قوم کا کڑا کن تر و ب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اخوی اعزیٰ ارشدی مولوی محمد عادل صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ - از فقیر حقیر لاشے  
دوست محمد کہ مشہور سجاد حاجی است کان اللہ عوضا عن کل شیء بعد از سلام منون اشتیاق  
مشحون مطالعہ نمایند الحمد للہ کہ از حین تحریر کہ بیستم ماہ صفر ختم اللہ بالخیر والظفر است، فقیر  
بمعہ درویشان بخیریت است والمسئول من اللہ سبحانہ سلامتکم وعافیتکم واستقامتکم علی الشریعۃ  
المحمدیۃ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام۔

باید دانست برہیران لازم است کہ اعتقادات اہل سنت و جماعت مرمداں را نشان  
دہند و بہ روش بزرگان خود آگاہ سازند۔ لہذا قدرے از اہل مسطور گر دید۔ بدانکہ تو آفریدہ و ترا  
آفریدگار است کہ آفریدہ گاہ ہمہ عالم است و ہر چہ در ہمہ عالم است از دست و آفریدہ گاہ  
عالم یکے است وے را شریک نیست و ہمیشہ بودہ است کہ ہستی اورا ابتداء نیست و  
ہمیشہ با ش کہ وجود وے را آخر نیست و ہستی وے را در ازل وابد واجب است کہ ہستی را  
لوے راہ نیست و ہستی وے بذات خود است کہ وے را ہیچ سبب نیاز نیست و ہیچ چیز  
از وے بے نیاز نیست و تو اہم وے بذات خود است و تو اہم چیز بابہ وے است و در ذات  
جوہر نیست و عرض نیست و وے را ہیچ جافرو د آمدن نیست و وے را ہیچ قالب فرو د آمدن  
نیست و وے را ہیچ چیز مانند نیست و ہیچ چیز مانند وے نیست و وے را صورت نیست و  
چندے و چونی و چگونگی را بے راہ نیست و ہر چہ در خیال و خاطر آید از کیفیت و کمیت و وے



ازال پاک است کہ ہمہ صفات آفریدگان است و خوردی و بزرگی و مقدار را بویہ راست  
 و درجائے نیست و برجائے نیست بلکہ اصلاً جائے گیر نیست و جایز نیست و ہر چہ در عالم است  
 ہمہ در زیر عرش است و عرش در زیر قدرت دے مسخر است و از صفات ہمہ آفریدگان منزہ  
 است۔ دریں جہاں دانستی است و در آں جہاں دیدنی است۔ چنانکہ دریں جہاں بے چون و  
 بے چگون دانند و دے را نیز در آں جہاں بے چون و بے چگون بینند۔ و باید دانست چوں ساک  
 بعد از تصحیح نیست بذکر الہی جل سلطانہ اشتغال نماید در ریاضات و مجاہدات و فقر و فاقہ پیش  
 گیرد و تزکیہ و تصفیہ حاصل کند و حب دنیا از دل او بیرون رود و صبر و توکل تسلیم رضا حاصل  
 آید و ایں معانی بقدر حوصلہ خود تدریج و ترتیب در عالم مثال مشاہدہ نماید و خود را از کدورات  
 بشری و زائل صفات پاک و مصفا گرداند۔ ہر آئینہ سیر آفاقی را تمام کردہ باشد و  
 پیران ایں فقیر ہر لطیفہ را از لطائف خمسہ عالم امر در عالم مثال نور از انوار مقرر داشتہ اند۔  
 نور قلب زرد و نور روح سرخ و نور سہر سفید و نور خفی سیاہ و نور اخفی سبز و انوار لطائف  
 عالم خلق تدریج فیہا۔ و نور نفس توامہ الحق گفتہ اند۔ حضرت علار الدولہ سمعانی قدس اللہ سرہ  
 سرہ العزیز ہر نور را از انوار لطائف سبعہ مرتب نہادہ اند۔ لون خاکی کہ در مرتہ انوار قابلیہ  
 داشتہ اند و لون ارزق صاف را نور لطیفہ نفسیہ داشتہ و لون احمر حقیقی صاف را نور  
 لطیفہ قلبیہ داشتہ و لون اصفر صافی نور لطیفہ روح داشتہ و نور ابیض نور لطیفہ سہر داشتہ  
 و لون اسود و براق کہ از فوق ہر سہ نزول مے کند نور لطیفہ خفی داشتہ و لون اخضر صاف  
 نور لطیفہ اخفی داشتہ۔ ہر ساک کہ در قوۃ متخیلہ خود ایں امور غیبیہ در صورت شہادت صید  
 قید مے کند و محظوظ مے شود از ہر توجلیات قدیم کہ منزہ از صورت و اشکال جہات است  
 محبوب ماند۔ پس باید کہ بغیر ذکر حق جل و علا و مراقبہ و تلاوت قرآن مجید و صلوٰۃ و استغفار  
 و درود شریف و انواع عبادات و شگستگی و بندگی ملتفت نباشد کہ مقصود از بندہ بندگی  
 است نہ حصول انوار و تجلیات و کشفیات و کرامات۔ ازین جہت حضرت شیخ شبلی  
 علیہ الرحمۃ حصول و ظہور ایں چیز ہا را حجاب حق سبحانہ نامیدہ اند و مقام خیال پرستیاں  
 گفتہ اند۔ حضرت زین الدین قدس سرہ فرمودہ اند ہر شیخ کہ واقعات بر مریدان ظاہر مے کند  
 سماعی در جہات حجاب الحجاب ایشان است مگر چیزے کہ تعلق بتادیب و تربیت دارند  
 و مرتبہ کسانیکہ در باطن خود انوار و تجلیات نہ بینند از کسانے کہ بینند کمتر نیست بلکہ بیشتر



است چه اکثر حالات و واقعات و کشف کوئی ضعیف حالات را از سبب این می باشد  
که یقین ایشان قوتی گیرند و از باب یقین را با آن چندین التفات نیست (انتهی) - سر بستانا  
لَا تُرِخْ قُلُوبَنَا بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَدُنْكَ رَحْمَةً ۖ إِنَّكَ أَنْتَ  
الْوَهَّابُ - والسلام

مکتوب یازدهم بنام خلیفه مولی محمد اول ضامن موصوف الصدد

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

انحوی اعزای ارشدی مولوی محمد عادل صاحب سلمه ربی - از فقیر حقیر لاشی و دست محمد  
که مشهور بحاجی است کان الله له عوضا عن کل شیء بعد از سلام منون و دعوات ترقیات  
مشحون مطالعه فرماید الحمد لله که تاحین تحریر فقیر بمجه درویشان و متعلقان نجر است المستول من  
الله تعالی سلامتکم و عافیتکم و ترقی ارشادکم یومئذ یومئذ ساعة فاعلم ویرحمهم الله قال آمینا - هذا  
ذکر عقائد الصوفیة اجمالاً -

اجمعوا الصوفیة علی ان الله تعالی واحد احد لا شریک له ولا ضد له و  
لا یند له موصوف بما وصف به نفسی و مستغنی بما استغنی به نفسی لم یزل  
قد یمّا باسمائه و نعوتیه و صفاته خالقاً لجمیع المخلوقین غیر مشبیه بالمخلوقین  
یوجیه من الوجوه و لا له حلول فی الاماکن و لا یجری علیه الزمان و لا یحیط به  
شیء لیس بجسم فان الجسم ما کان مؤلفاً و المولف محتاج الی المولف لاجوهر  
فان للجوهر ما کان متحیزاً و الرب لیس بمتحیز لانه خالق کل متحیز و حیز و لا  
هو بعرض فان العرض ما لا یتقی زمانین و انه تعالی واجب البقاء دائماً لا  
اجتماع له و لا افتراق له و لا اعضاء له و لا ابعاض له و لا یرجعه ذکر الذاکر و لا  
یلحقه العبارات و لا تعینیه الاشارات و لا یحیط به الافکاس و لا تد رکه الابصار  
و کما تصویره الوهم و الخیال فאלله سبحانه بخلافه فان قلت متى فقد سبق  
من الوقت و وجوده وان قلت کیف ذاته فلیس لذاته تعالی تکلیف و ان قلت  
این فقد تقدم هو علی المكان احتجب بعظمته و کبر یائه عن العقل و الابصار  
فان سئلت عن ذاته فلیس کمثله شیء و ان سئلت عن صفاته فهو احد



حمد لم یلد ولم یولد ولم یکن له کفواً احد وان سئلت عن اسمہ فهو اللہ الذی لا  
 الہ الا هو عالم الغیب والشہادۃ هو الرحمن الرحیم وان سئلت عن فعلہ فکل یوم  
 هو فی شأن و اجمعوا لصوفیۃ علی ان اللہ تعالیٰ لا یرى فی الدنیا بالابصار ولا  
 بالعقل الا من جهة الایقان و اجمعوا علی ان اللہ تعالیٰ یرى بالابصار فی الآخرة و  
 السلام علیکم وعلی من لدیکم۔

## مکتوب دوم بخلیف ملا سبیت آخوندزادہ ہرپال کسینگری

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد از حمد و صلوة اخوی اعزیز ارشدی ملا سبیت آخوندزادہ صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ  
 از فقیر حقیر لاشے دست محمد کہ مشہور بحاجی است کان اللہ عوضاً عن کل شیء بعد از اہل باغ سلام  
 مسنون و دعوات ترقیات مشحون مطالعہ نمایند کہ احوالات ایس فقیر حقیر و درویشان تاجین تحریر  
 موجب حمد و ستایش حق سبحانہ است امید از کرم کریم چنان است کہ از اں طرف نیز چنین باشد  
 نصیحتے کہ بیار اں نمودہ مے آید این است کہ حاصل سیر و سلوک کہ در صوفیہ معمول است ،  
 انصباغ بصبغة اللہ و فنا و رذائل و انصاف و بقا بحکایت و تئور بانوار و کیفیات کہ در مقامات  
 پیش می آید و ہر گراہی از فنا و بقاء و حالات قویہ بمقامے رسیدہ است بقوت دست اداہ  
 و ہمت حق غالب آمدہ و تسلیم و رضا و توکل و صبر بوجہ احسن ہم رسانیدہ اور افضل و شرف  
 ثابت شدہ است بر غیر خود کہ در ایں امور ثباتے ندارد۔ و برائے رفع قبض باطن و تیر شدن  
 کیفیات تلاوت باستماع قرآن مجید بالتزیل و تحسین صوت و حزن و طول قنوت و نماز  
 باکمال خضوع و خشوع مقرر است۔ و اصحاب کبار رضی اللہ تعالیٰ عنہم ہمیں اعمال قرب  
 خورسند بودند۔ ذکر جہر متوسط باواز حزیں برائے فوق و شوق و گرمی باطن احياناً لا باس بہ۔ ہر گاہ  
 در دل انجذاب پیدا شود بے اختیار آواز ذکر بدر رود و بلند مے آید ایس چنین جہر اکس ماننی نیست  
 ذکر خفی فضل است بہر جہز۔ بچندیں مراتب ذکر خفی ہر وقت مے شود و ذکر جہر مانند حبس و نفی  
 و اثبات برائے حصول گدازی و گرمی مقرر است مثل دو است از الہ ستر و کسل و اجتناب  
 است از بدعت نامرغیہ و از تحقیر مسلمانان و عیب بینی و سخن چینی و خود را قدر نہادن۔ یا یاد کہ خود  
 را محض عدم یافتن و کمالات را باصل ال دادن و حسنات خود را قابل قبول ندیدن سنیات خود



مثل کو ہے ہر سر گرفتن۔ دیدی ہائے غیر را بتاویل نیک نگاہ داشتن و وقائع روزمرہ را از ارادۂ حق سبحانہ و استن۔ ایں طریقہ اہل معرفت است رحمۃ اللہ علیہم۔ و حصول نسبت و توجہ بے اعمال ظاہری محال است۔ نورِ اعمال را در اطمینان باطن اثر تمام است۔ اندرون از التفات و عظمت پیراستہ و بیرون باعمال و اخلاق نیک و شگستگی و انکسار آراستہ بالاتر از ایں کمال نیست اللهم وفقنا لما تحب وترضی۔ و در وسط راہ دریں طریقہ اذواق و اشواق عجیبہ و جذبات غریبہ در پیش مے آیند۔ و احوال ایں طریقہ استمراری است و کمال ایں طریقہ را در مقام تجلی ذاتی دائمی بے پردہٴ اسماء و صفات و درجات آل قدمگامی است راسخ بے زنگی و غایت لطافت و صفات نسبت باطن ایثاں آمدہ کہ دستِ ابراک از ازل کوتاہ گشت نارسیدہ گاہ گویند کہ در صحبت ایثاں جمعیت ہا و صفائی حاصل است بس۔ نئے بلکہ رسیدہ گاہ بدوام تجلی ذاتی در افاضہ فیوض و برکات شانے عظیم دارند۔ و مستفیدان در اندک مدت حرارت و شوق حضور پیدا کنند ہوا الذی جَعَلَ لَكُم مِّنَ الشَّجَرِ الْأَخْضَرِ نَاسًا۔ طالبِ خدا را ہمت باید بمراتب کمال رسیدہ شود۔ ہر آنچہ شرط بلاغ است باقوی گفتیم۔ و اسلام۔ و ایں فقیر را بدعائے خیر خاتمہ یاد آرند کہ اللہ تعالیٰ بعنایتِ خود ایں لاشی را ایمان روزی گرداند آمین یا رب العالمین دعا و اسلام خیریت انجام۔ بجناب ملاہمیت آخوند زلّوہ صاحب از فقیر حقیر جانال و جمیع درویشان خانقاہ شریف رسانیدہ بکرم قبول فرمایند۔ دریں طریقہ شریف مجد دیدہ ذکر نفسی معمول است۔ و ذکر جہر کسے را تلقین نہ فرمایند مگر بے اختیار کہ از جوش و خروش و ذوق و شوق بر زبان آرند پاک نیست کہ حکم سکّر دارند معذور است

## مکتوب سیزدہم بمولوی محمد عادل صنا کا کڑ ساکن ثروٹ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد از حمد و صلوة اخوی اعزی ارشدی محمد عادل آخوند زادہ سلمہ اللہ تعالیٰ من جمیع الانفات۔ از فقیر حقیر لاشے دوست محمد کان اللہ لہ عوضا عن کل شیء بعد از سلام مسنون کہ سنت سید الانام است مشہود گردیدہ کہ طریقت دو جزا است۔ یکے جذب و دیگر شلوک۔ چوں جذبہ بہر دیران کبار اجمالاً بر سائک وارد مے شود بغیر عمل کہ اختیار و عمل



سالک را در حصول جذبہ دخلے نیست الا ماشاء اللہ کہ موقوف بمحض عنایت است پس در تحصیل جزء ثانی کہ عبارت از سلوک است البته عمل و کوشش را در آن دخل است۔ سالک را چند و بہمت در کار است کہ آنچہ مقدور است در آن سعی نمایند۔ برائے تکمیل ایں ہر دو جزء سلوک کہ ہر رگال مقرر فرمودہ آن صاحب را جزء اول بعنایت حق تعالی حاصل است در جزء ثانی سعی بلیغ داشتہ و عمل بعزیمت فرمایند نہ بفتویٰ کہ بنائے طریقہ حضرات نقشبندیہ بر عزیمت است و بانگسار تمام و عبودیت و عبدیت اوقات شریفہ معمور دارند و بندہ را در دعایا و فرمایند کہ حق سبحانہ و تعالیٰ ایں بے عمل را ایمان سلامت دارند۔ و از ایں طرف خاطر شریف خود را جمع دارند کہ تاحین تحریر خیر است۔ زیادہ والسلام مالاکلام ۱۳۶۶۔ و حالات ایں سمت از چون و چرا علماء مولوی صاحب بہ تفصیل بیان خواہد فرمود۔

## مکتوب چہار دہم بکلامہ ہیبت آخوندزادہ ہر پیاں کیغری

بسم اللہ الرحمن الرحیم

انوی اعزی ارشدی محبی و مخلصی مکرمی ملا ہیبت آخوند صاحب دام اللہ برکاتہ و فیوضاتہ و سلامتہ۔ از فقیر حقیر لاشے دوست محمد کہ مشہور کاجی است عفی عنہ احوالات فقراء ایں حدود تاحین تحریر دستاںش حمد و شکر است۔ و المستول من اللہ تعالیٰ سلامتکم و عافیتکم و استقامتکم علی الشریعۃ المحمدیہ و طریقۃ الاحمدیہ علی صاحبہا صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم مخفی نماند کہ مکتوب مرغوب در حسن الوقت ملائذ ہیر آوردہ محاکات مکتوبہ واضح گردید۔ مزید فرحت خاطر مگردید۔ طریقہ ہر رگال ماورع و تقویٰ و صبر و قناعت و توکل و رضا است شمار نیز باید کہ بایں ہا قائم و مستقیم شوید و یک نفس از یاد حق غافل و کاہل نبایشد۔ یک ساعت با خدا بودن بہ از ملک شیدمانی است۔ دیگر احوال محمد عادل آخوندزادہ بدیں منوال است کہ پیش از ایں در چند روز بصوب شہر قندھار روانہ کردہ ام بمکہ طالبان تاحین تحریر احوالش نہر سیدہ۔ دیگر از آدمان معتبر مسموع گردیدہ کہ در شہر کابل نادر حال معلوم شدہ سہ عدد قبور کودکان ظاہر گردیدہ ہر حاجت مند کہ بمزار آنہا بیاند حاجت آن حق سبحانہ و تعالیٰ بکفایت سرانجام مے رسانند۔ نہایت تشہیر یافتہ۔ باقی والسلام۔ تحریر فی التاریخ دہم ماہ جب



المرتب - در افکار و مراقبات که بشما تعلیم کرده شده بر آن مداومت نمایند در آن فطور نهد و باطابلق و خلق تشریف رونی نباید کرد و بمرئیت و حلم و مهربانی زندگی بایشان باید کرد و از جمیع طالبان خانقاه سلام مطالعه باد بکرم قبول فرمایند ۱۲

## مکتوب پانزدهم بملازم محمد آخوندزاده صاحب قند هاری

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذي المجد والاکرام و علی نبیه محمد الف الف صلوة و سلام و علی آله الاطهار و اصحابه الاخيار ما دامت الیالی و الانهار -

اخوی عزیز ای شری ملازم محمد صاحب اوصله الله الی اقصى المراتب و عصمه من الحوادث و النوائب - از جانب فقیر حقیر لاشیء دوست محمد که مشهور بحاجی است کان الله له عوضاً عن کل شیء - بعد از سلام مسنون و دعوات ترقیات مشحون مطالعه فرمایند - بشما الحمد و المنة که ای فقیر بمجموع درویشان تا تاریخ ترقیم بذاکه هفدهم ماه جمادی الثانی ۱۲۶۹ سلمه رطب اللسان بسیار حضرت منعم علی الاطلاق است جللت نعماته و تکاثرت آلائه و المستول من الله سبحانه و تعالی و عافیتکم و استقامتکم علی الشریعة و الطریقة و الحقیقة فانها فوق الکرامه و برحم الله عبداً قالنا آمیننا رقیه کریمه که بصحابت مجمع فضائل و کمالات شیع محامد و نوالات مقبول احمد مولوی صاحب مولوی فتح محمد فرستاده بودند رسانید بورد و مسعود مسرتها بخشید و احوال مندرجه بوضوح انجامید - المرام آنکه اخوی آرزوی فقیر چنین است که انقاس مستعاره حیات در مرضی حق سبحانه و معصوف سازند و اوقات عزیزه خود را که بدل ندارد ضایع نکند ازند و همگی اوقات خود را بظاهر مقید بشرع و در باطن مشغول بذکر حق سبحانه و دارند و دوام توجیه الی الله جل و علی بانکسار تمام از اسباب قبول بجناب الهی است و فلاح هر دو جهان منحصر درین کار است و امور دین و دنیا و ظاهر و باطن بواسطه پیران کرام بجناب الهی تفویض گردانند و مجاری کار را از تقدیر کار ساز و دیدن و بروقاع لب چون و چرا نکشودن و بامر دم مضائقه و معارضه نکردن و از دلالت ایشان اغماض نمودن و مساوی بر روی کس نیاید و درین چه اهل الله هر چه می بینند و هر چه می شنوند از حق متداند و نظر از اشخاص که تعینات اندم تقصیر می سازند و بدگوینده را



مکافات باحسان می نمایند و عفو تقصیرات ایشان می فرمایند - ع

هر که مار ابد راست اند را عشق بسیار باد

مقوله ایشان است و به توبه و صبر و قناعت و زهد و توکل و شکر و خوف و تسلیم و رضا، موصوف بودن و کشف و کرامات و خوارق عادات مثل عوام الناس در نظر نیارودن و از خود و ماسوی نا امید بودن و فقر و فاقه را نعمت عظمی دیدن و طبع در مال مریدان و غیره نیارودن و نظر بر قبول خلق و در ایشان نکردن و از غنا و اهل غنا محترز بودن و آنچه میسر شود فقراء رسانیدن و خدمت علماء و فقراء بهمال و جان و تن کرده و از شر نفس و شیطان تا وقت مرگ ناایمن بودن و خود را از جمیع مخلوقات حقیر دانستن و لاشه دیدن این همه اطوار پسندیده اند - خوش گفت

هر کجا این نیتی افزون تر است

کار حق را کارگاه آن سر است

اے برادر بگی متوجه بحق سبحانه باشند و غم روزی نخورند و مشوش و پریشان در طلب رزق نباشند که رزق از حق تعالی اجل و علامت و مقرر است - و پیران کبار با فرموده اند قدسنا الله تعالی با سر ابراهیم الاقدس که امروز دروشی به لقمه فروشی است خدا لے تعالی ازین دروشی که دین فروشی است توبه دهد - اول مسلمانان درست کنند بعد دروشی پس طالب حق را باید که همیشه در طلب علم لدنی و تلاش نسبت صوفیه که غنیمت کبری است باشد و در تحسین اهل دل و تفحص شیخ کامل و مکمل بود اگر عزیزه را در یابد که صحبت او مفتاح نسبت جذبی باشد و تاثیر صحبت او در مردمان در میگرداند و صحبت دارد تا حالت مطلوبه یعنی یادداشت و دوام حضور و آگاهی بلکه گردد - و در یافتن شیخ کامل و مکمل منحصر در آن نیست که در عوارق عادات و اشرف بر خواطر باشد و یا وجد و حال و شوق یافته شود زیرا که در بعضی از این چیزها جوگیه و فلاسفه و برائیم هم شرکت دارند پس این امور دلیل سعادت نیست بلکه دلیل صحیح و علامت شناختن شیخ کامل و مکمل آن است که اول بایشیخ بر ظاهر شرع مستقیم باشد و بر کتاب سنت عمل نماید تا اطلاق متقی بر وی ممکن باشد که حق تعالی عز و شانه ولایت را در تقوای حصر فرموده و گفته ران اولیاء لا الا الم تقون - اگر کسی گوید که بعضی ادب را در روش ملامتی اختیار کرده بودند و در ظاهر از آن آثار تقوی بنظری آمد و بعضی کسان را فیوض باطن از آنها رسیده گفته شود که نادر است و اعتبار غالب راست و نیز عقل و شرع حاکم است که دفع ضرر



از جلیب منفعت اہم است و مقصود تر۔ پس جائے کہ ضرر متوہم باشد از انجا باید که نجات  
و شخصے کہ در ظاهر متقی یافتہ شود بایں صحبت داشتن و دست در دست اودادن قبل از آنکہ نہ دارد  
و احتمالی ضرر مفقود است فائدہ از بے رسیدی آن۔ پس اگر صحبتش تاثیر کند کہ نزد علماء ظاہر  
و باطن معتبر باشد صحبت این چنین مرد را کہ بہت احقر دانند و غنیمت کبریٰ شمارند۔ و اگر صحبتش  
تاثیر نہ دارد و یا آن تاثیر نزد اکابر معتبر نباشد حسن ظن بآن شخص داشته صحبت او ترک دہد و  
در جائے کہ رشتہ خود بیند آن را جارجوع نماید کہ مقصود حق جل شانہ است نہ آن مرد سے

باہر کہ نشستی نشد جمع دلت      و ز تو نہ سپید ز حمت آب و گلت  
ز نہار ز صحبتش گریز می بپوش      و ز نہ کند روح عزیزاں بجلت

و اگر کسی گوید تاثیر ہے کہ اکابر آن را معتبر داشتہ اند واضح تر باید گفت۔ گفتہ شود آن تاثیر  
آن است کہ در صحبتش حالتی پیدا شود کہ دل از دنیا سر دشود و محبت خدا و رسول و دوستان  
خدا و اعمال صالحہ و توفیق حسنات و اجتناب و بیزاری از سیئات دہد و از صحبتش بمقتضائے  
اذا را و ذکر اللہ خدا یاد آید و دوام حضور حاصل گردد و از یاد الہی الطمینان و جمعیت میر شود  
و ہر قدر کہ اعمال صالحہ کند نسبت و حالتی کہ از آن کس بوی رسیدہ در آن قوت یابد و ہر قدر کہ  
ازو معصیت پدید آید تنگی و بے آرامی در گیرد و نسبت و حالتی کہ از آن بزرگ اورا رسیدہ باشد  
نقصان پذیرد۔ و قال علیہ الصلوٰۃ والسلام اذا سرتک حسناتک واساءتک سیئاتک  
فانت مؤمن کما یہ از ہمیں الطمینان و تنگی است این چنین مرد را کہ صحبتش این تاثیر دارد کامل  
و مکمل باید دانست۔ و ایں صفت کہ در صحبت حاصل شود اورا کمال باید شمرد کہ ملازم است  
شرعیہ قطعہ را و مفید است دوام آگاہی را و مقرب است بطاعات و مبعد است از  
معاصی و مؤزیل است زائل اخلاق را از کبر و عجب و ریاء و حسد و حُب جاہ و مال و مانند آن۔  
و مفید است اخلاق جمیلہ و اوصاف حمیدہ را از حُب فی اللہ و بغض فی اللہ و صبر و شکر  
و رضا و ہمد و مانند آن۔ پس این چنین مرد کامل مکمل اگر یافتہ شود صحبتش غنیمت باید دانست  
و خود را کالمیت بین یدی انفصال در دست تصرف او باید داد و احوال و واردات آن چہ  
دارد شود و آن را بمیزان شرع باید سنجید اگر قبول کند قبول و اگر رد کند رد باید نمود و وجد و شوق و  
ذوق و مواجید و مانند آن آنچہ بے اختیار پیش آید در آن معذور است و بقصد و اختیار بچ  
حرکتہ ازین حرکات کہ آن را عقل و شرع انور نمی پسندند نکند کہ ہرگز اکابر آن را بقصد و اختیار



نکرده و اہل باطل را اعتبار نیست و کدام نیت نیک و مصلحت صواب در خواہد کہ حرکت یوانکال  
 برابر خود روا دارد و آنچه بعضی اکابر گفتہ کہ رسوم صوفیہ پیچ نمی آید و ہمیں معنی دارد۔ حضرت مجدد  
 رضی اللہ تعالیٰ عنہ در مکتوبے فرمایند، مرید رشید و طالب مستعد ہر ساعت در سلوک  
 طریق خوارق و کرامات پیر احساس کند و در معاملہ غیبی ہر زمان از فی دے خواہد و مے یابد  
 و ظہور خوارق بہ نسبت دیگران در کار نیست، اما بہ نسبت مریدان کرامات و در کرامات و  
 خوارق در خوارق اند چگونہ مرید احساس خوارق نکند کہ پیر دل مردہ مرید زندہ گردانیدہ است  
 و بکاشفہ و مشاہدہ رسانیدہ نیز دعوام احيائے جسدی عظیم الشان است و خواص با حیا۔  
 قلبی و روحی پر داختمند و متوجہ احيائے دل مردہ طالب گشتہ۔ و الحق احيائے جسدی ...  
 بہ نسبت احيائے قلبی کامل طرح فی الطریق است و نظر بآن داخل لعب و عبث چہ ایں  
 احياء سبب حیاة چند روزہ، و آن احياء وسیلہ حیات دائمی است۔ بلکہ گویم کہ فی الحقیقت  
 وجود اہل اللہ کرامتہ است از کرامات و دعوات ایشان مخلق را بحق جل سلطانہ رحمتہ است  
 از رحمت ہائے الہی جل شانہ۔ احيائے قلوب اموات آیتہ است از آیت ہائے عظیم  
 الشان۔ امان اہل ارض اند و غنیمت روزگار۔ ہم میگردن و ہم میرزون در شان ایشان  
 است۔ کلام ایشان دوا است و نظریات شفای ہم جلسہ اللہ و ہم قوم لایشفی جلسہ ہم  
 و لاینجیب انیسہم۔ علامتہ کہ بحق ایں طائفہ از مبطل آن ہا بآں جدا است، آن است اگر  
 شخصے باشد کہ استقامت بر شریعت داشتہ باشد در مجلس او دل را بحضرت حق سبحانہ  
 و تعالیٰ میل و توجہ پیدائے گرد و برودت از ماسوا مفہوم مے شود آن شخص محق است و  
 در عدد اولیاء است علی تفاوت الدرجات ایں ہم نظر بار باب مناسب است۔ بے مناب  
 محرم محض مطلق است۔

ہر کار روئے بہ بہبود داشت

دیدن روئے نبی سود داشت

اے برادر مدبر کار بر طاعت است ہر قدر کہ ایں کار را مہم است مبارک است  
 و آنچه مغل ایں کارخانہ است ممنوع۔ در جمیع افعال و حرکات کہ قصد کنند نیت نیک مرعی  
 دارد و بر ہیج عمل تانیست دست نہر ہما اکن اقدام نہ نماید و بہ عزالت و خاموشی راغب بود  
 و اختلاط با مردم بقدر ضرورت کند۔ و سایر اوقات بمراقبہ و از کار بر برد وقت کار است



ہنگام صحبت در پیش است مگر صحبتی کہ از برائے فائدہ و استفادہ است محمود است بلکہ  
لا بد است ہم چنین صحبت داشتن باہل طریق بشرط فانی بودن در یک دیگر سخن لایعنی در میان  
نیادون نیز سخن بلکہ در بعضی اوقات از عزت رنج بود۔ دہر نیک و بد کثادہ پیشانی باید بود  
کہ در پیش آید باطن منبسط یا منقبض باشد و ہر کہ بعد در پیش آید عندراور قبول نماید و خلق نیکو داشتہ  
باشد و اعتراض برکے کم تر کنند و سخن نرم و ملائم گویند و کے را بغضب پیش نباید نگرست و  
در سخن گفتن رعایت قلب باید کرد و خواب بسیار و خندہ نباید کرد کہ ایں دل را می میراند و جمیع  
امور خود را با حق تعالی بسیار۔ دے عزیز داند و یاد حق تعالی خود را محسوس دار تادل توازن تدبیر  
جمیع امور فایز شود چوں دل بیک جانب شود جمیع امور تر او کفایت خواہد کرد۔ و نیز بندہ گان ہر تو  
مہربان سازد کہ با امور تو قیام نمایند۔ بالجمہ در یاد حق جل شانہ باشی و بتدبیر امور نفس خود مشغول  
مشو۔ ہر سچ کس بغیر خدا اعتماد منہا و در جمیع احوال عمل سنت را باید گزید و از بدعت ہما ممکن  
احتراز باید نمود و در زمان بسط صدور شریعہ رانیک رعایت باید کرد و از جان باید رفت و  
در ہنگام قبض امیدوار باید بود و دل تنگ و ایوس نباید شد و عند حق سبحانہ نظر باید داشت کہ فرمودہ  
(آیہ کریمہ) فَإِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا إِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ہ در شدت و رخصت قصد کند کہ یکساں  
باشد۔ اے برادر اخلاق فقیر سکون است نزد فقدان و اضطراب است نزد وجود و انس  
بہموم و وحشت از فرحائے و در درو و حوادث کوسیمہ ظاہر و باطن متذبذب نشود و بے رنگی نسبت  
و بے مزگی احوال باطن از کمال نسبت ایں طریقہ شریفہ مجددیہ است۔ چنانچہ حضرت محبوب سبحانی  
مجدد و منور الف ثانی در جلد اول از مکتوبات قدسی آیات در مکتوب دویست و بیست و یکم  
بسیار مانک پوری فرمودہ دریں طریقہ در ابتداء حلاوت و وجدان است و در انتہا بے مزگی  
و فقدان کہ از لوازم ایاس و صرمان است بخلاف طرق دیگران کہ در ابتداء بے مزگی و فقدان دارند  
و در انتہا حلاوت و وجدان۔ و ہم چنین دریں طریقہ در ابتداء قرب و شہود و در انتہا بعد و صرمان۔  
بخلاف طرق سائر مشائخ۔ اللہم ثبتنا علی الشریعۃ المصطفویۃ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام  
اعتقاد و قولاً و فعلاً و حالا باطناً ربنا لا تزعج قلوبنا بعداً اذ ہدایتنا و ہب لنا  
مِنْ لَدُنْكَ رَحْمَةً اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّاب۔ اللہم ثبتنا علی اعتقاد اہل  
السنتہ و الجماعتہ و مذہب ائمۃ الخنفیۃ و ائمۃنا علیہا و احشرنا علیہا و صلی اللہ  
علی سیدنا محمد و آلہ و اصحابہ اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین۔ آمین یا رب



العالمین۔ الحمد لله اولاً و آخر اظہار و باطناً باقی والسلام علی من اتبع الهدی والتزم  
متابعتہ المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم۔

اے برادر باید دانست کہ جائز نیست اخذ طریق الی اللہ تعالیٰ مگر از شیخ کامل مکمل زیرا  
کہ ناقص صاحب ہوا است و آنچه مشوب ہوا است اثر نمی کند و اگر اثر کند اعانت بر ہوا  
نماید پس حاصل می کند ظلمت بر ظلمت و ایضاً ناقص تمیز نمی کند میان طرق موصِلۃ حق سبحانہ  
و غیر موصِلۃ باو سبحانہ چہ او غیر و اصل است و فنا و بقا هرگز دست نہ داده است و تمیز نمی کند  
میان استعداد مختلفہ طالبان و چون تمیز میان سلوک و جذبہ بکند بسیار باشد کہ استعداد  
طالب مناسب بطریقہ جذبہ بود و غیر مناسب بطریق سلوک باشد و ناقص ہتہ عدم تمیز  
میان طرق و استعدادات طریق سلوک امر فرماید و گمراہ کند اورا مثل خود۔ و شیخ کامل و مکمل  
چون ارادہ تربیت و تسلیک کند لازم است کہ اول از الہ نماید آنچه باو از ناقص رسیدہ  
است و اصلاح آنچه بسبب آل فاسد گردیدہ است بعد ازاں بذریعہ صلاح کہ مناسب  
استعداد او باشد از او قنبتُ نبأً احسنًا مثل کَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ كَشَجَرٍ طَيِّبَةٍ اَصْلُهُا  
ثَابِتٌ فِي الْاَرْضِ وَ فَرْعُهَا فِي السَّمَاءِ فصحبته کَبُرَتْ أَحْسَرُ وَ نَظَرُكَ ذَا وَاءٍ وَ کَلَامُهُ  
شَفَاءٌ وَ مَاد وَ نَهَا خُوطُ الْقِتَاد۔ و شیخ کامل کہ بعد از فنا و بقا و رجوع بر تکمیل ناقصاں استعداد  
مرید می شناسد پس معاملہ مناسب استعداد او در کار می دارد و اگر استعداد او بسبب  
ملاقات ناقص فاسد شدہ باشد پس معاملہ حسب استعداد او کند مانند طبیب حاذق،  
اولاً بعد خود در تشخیص مرض صرف کند بعد ازاں دواء دہد و اگر قابلیت ازالہ مرض از طبیب  
ناقص ضائع شدہ اولاً معالجہ ازالہ اثر دواء ناقص کند بعد ازاں توجہ باز الہ مرض نماید  
فصحبۃ الشیخ الناقص الذی مات مہصرہ بالسلوک و الجذبۃ سمع قاتل و الانابۃ الیہ  
عرض مہلک تضییع لاستعدادہ الرفیع۔ پس تکمیل جز از شیخ کامل مکمل صورت نمی گیرد۔  
پس اخذ طریق الی اللہ تعالیٰ از ناقص جائز نیست و نہ از مقلد بابائے کاملین و مکملین کہ ...  
بمسکک صوفیہ علیہ سلوک نہ نموده باشند و بمبلغ ایشان واصل نہ باشند چہ نسبت ارادہ  
بجز تعلیم و تعلم و وصول درجہ تکمیل صورت نمی گیرد در و چیزے ازاں نیست۔ و طریق افادہ استفادہ  
مبنی بر مناسبت طریقین است و مبتدی را در ابتداء مناسبت بجناب حق سبحانہ نیست  
پس لایبہ شد است از بزرخ و آل شیخ کامل و مکمل است کہ در مرتبہ عدالت نزول نموده



است و مدارِ طرقِ شائع بر صحبت است نہ بر قیل و قال چہ آں مرید بطل است در طلب  
 و اجازہ بعض کمل باہل جذبہ برائے تکمیل نیست بلکہ جہت رفع غفلت شائع است در  
 خلق و کمل چوں غفلت در مردم و عدم توجہ ایشان بخالق الخلق و عبادات دیدند از رفتن  
 شفقت بعض اہل جذبہ برابرائے تلقین ایشان مامور سازند پس تلقین مردم مے کنند و  
 نوع حال در صحبت او ایشان ساری مے گردد فتنبہوا عن نوم الغفلة وان لم  
 يحصل لہم الکمال و ہم چنین اجازت ایشان بہ بعض مبتدیان کہ اہل جذبہ نباشند  
 چہ اگر چہ حظ از انوار باطنی ندارد اما مردم بوی منتفع مے گردند مثل حقیق از آتش کہ مودع  
 درو است نفع مند نمی گردد و مردم باخراج آں از منتفع می گردند پس اجازت و تاثیر مطلق  
 علامت کمال نیست بلکہ بودن علامت برائے کمال بعد از رجوع جہت تکمیل ناقصان  
 است و تاثیر از تکمیل ناقص حجاز البتہ صاحب جذبہ باشد زیرا کہ در تلقین مے نقصان است  
 صاحب دوتے کہ صحبت او کافی است و نظر او شافی آن است کہ نسبت او علی الدوام  
 بجنب قوی صورت گرفته باشد و ظاہر او باطن او را شافل نباشد و نہ برعکس چہ اول  
 سالک نیست و ثانی مغلوب الحال است و صاحب کمال و مرتبہ تکمیل مفوض بثالث  
 است کہ در مقام عدالت نزول یافته ہمیں مرتبہ دعوت خلق است و نازل دریں کامل  
 مکمل است و در حدیث است ان هذا العلم دین فانظروا عن تأخذون دینکم  
 اشارہ است بانچہ گفته ایم۔ و ایں مرتبہ در اصطلاح ایشان سمی بمرتبہ قلب است۔  
 استفاده و افادہ بایں مرتبہ مربوط است و تاثیر و تاثیر بآں رتبہ منوط باتیان احکام شرعیہ  
 است و انزجار از امور منہیہ در ایں جا صورت می گردد اگر ایں چنین صاحب دولت بہم رسد  
 صحبت او کبریتِ احمر است ۵

صحبت روشن ضمیراں کوہ را بینا کند

اختلال چشم عینک را حروف آموز کرد

و چوں ایں چنین صاحب دوتے کہ صحبت او را شاید بدست آید مرید را باید کہ رشتہ اختیار  
 بدو سپارد و خود را باین یدریہ مثل میت بے اختیار شمارد و مثل معاملہ صحابہ رضوان اللہ علیہم  
 اجمعین با رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باو در کار دار و چہ او بصحبت معنئاً نائب مناب برحق  
 و خلیفہ مطلق سر دفتر انبیاء است علیہ و علی آلہ و علیہم الصلوٰۃ و التسلیمات پس بادشیرہ صدیق



پیش گیرد و خرق عادات از او طلب نہ نماید و در حضور او سخن بلند نگوید و در جانب او پارہ از نکند و کمال خود را در رضا او داند و از مے دیگرے را بہتر نداند و پائے بر مصلے او بجائے او نہ نهد و در ہمہ حال رابطہ قلبی کہ راہ اخذ فیوضات است پیوستہ دارد و در غیبت و حضور فداوار او باشد و نام و سحر ادب بہ زبان نراند و در ہر وقت از مے ہر اسان باشد و ہر واقعہ کہ بر مے مے ظاہر نماید از دہوشد و ہر چہ در واقعات و مبشرات بہ بیند اگر چہ از شیخ دیگر باشد از پیر خود داند چہ ہر اے آزمائش مریدان لطیفہ پیران بقدرت ایزدی بصورت شخص برایشان ظاہر مے گرد و برائے امتحان شان چیز مے گوید از نفع و ضرر باید کہ با اعتقاد جازم از پیر خود داند و غیر ذلک در امور دیگر۔

## مکتوب شایز دہم بنام مولوی شیر محمد کلاچوی کہ مجاہد حضرت بوئد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی اطلع فی فلک الازل شمس النبویۃ المحمدیۃ و اشرق من افق اسرار الرسالۃ مظهر تجلیات الاحمدیۃ صلی اللہ علیہ وسلم۔

انحوی اعزى ارشدی مولوی شیر محمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ فی الدین والدنیا وجعلہ اللہ تعالیٰ عاشقاً و محباً لذاتہ۔ از فقیر حقیر لاشے دوست محمد کہ مشہور سحاجی است کان اللہ عوفاً عن کل شیء۔ بعد از سلام کہ سنت خیر الانام است مشہود بضمیر منیر مے گرداند۔ الحمد للہ المنة کہ احوال ایں فقیر بمعہ جمیع درویشان تا تاریخ ہفتم ماہ ربیع الاول مقرون بچند و شکر است و المسلمون من اللہ تعالیٰ سلامتکم و عافیتکم و شباتکم علی الشریعۃ والطریقۃ والحقیقۃ و یرحم اللہ عبداً قال آمینا۔ اے ہرادر محمدی خود مصروف بند کہ حق سبحانہ و دوام توجہ الی اللہ عز و شانه باید داشت تا یک لحظہ و لمحہ غفلت از جناب قدس او نہ رود کہ دریں راہ ناگزیر طالبان حق جل و علا است و در اشاعت نسبت شریفہ بزرگان سعی بلیغ مری دارند کہ زبان قرب قیامت و او ان فن است و ایں راعین مرضی حق دانند من احب عباد اللہ الی اللہ من حبب اللہ الی عبادہ۔ و من احیی سُنَّتِی بعد ما امیتت فله اجر ما شئتہ شہید مشیدہ باشید و شرط الاجازہ و ترجیح الطریقۃ الصوفیۃ و الاستقامۃ علی الشریعۃ المصطفویۃ علی صاحبہا الصلوۃ و التسلیمات ظاہراً بمعنی در حق خود نہ مطلقاً ۱۲ عطا محمد عفی عنہ

و باطنا که بقدر ذره حتی المقدور از حد و مشرعیه تجاوز نورزند. خصوصاً صلوات خمس با قول  
وقت بجماعت گذارند و هر ساعت بذكر و مراقبه مشغول بودن و قلت الکلام و قلت المنام و  
قلت الطعام و قلت الاختلاط مع الانام که دن و به توبه و صبر و توکل و قناعت و زهد و شکر و  
خوف و تسلیم و رضا موصوف بودن و کشف و کمالات و خوارق عادات مثل عوام الناس،  
در نظر نیاوردن و از خود و ماسوا نا امید بودن و فقر و فاقه به نعمت عظمی دیدن و طمع در مال مریدان  
و غیره نیاوردن و نظر بقبول و رد خلق نه کردن و از غنی و اهل غنی محترز بودن و از غیبت و مذمت  
خلق مجتنب بودن و با مردم مضائقه و معارضه نکردن و از ذلالت انعام منمودن و از شرف نفس و  
شیطان تا دقت نمودن تا ایمن بودن و خود را از جمیع مخلوقات حقیر دانستن و دلائی دیدن و در  
طلب روزی و رزق مشوش نشدن که رزق از حق تعالی مقدر و مقرر است برای مخلوقات  
و علم و عمل و افسونات و تمارات مثل عوام الناس و علماء بی عمل و سبله دنیا سازند و سعادت  
دینی و دنیوی در علم و عمل است اذ کان خالصاً لله تعالی و موافقاً للمتابعة نبینا محمد علیه الصلوٰۃ و  
السلام قولاً و فعلاً و اعتقاداً و اگر کسی عالم باشد با قول و افعال و اعتقاد پیغمبر صلی الله علیه  
و سلم و عمل بآن نه که در عالم نیست چنانچه در حدیث شریف است عن ابی درداء قال قال  
رسول الله صلی الله علیه و سلم لا یكون السعۃ عالم الا حق یكون بعلمه عاصلاً۔

والسلام ۱۲

## مکتوب ہفتم بنام ملا قطب الدین اخوندزادہ

بسم الله الرحمن الرحیم ط

الحمد لله و سلام علی عبادہ الذین اصطفی۔ اما بعد۔ اخوی اعزّی ارشدی ملا قطب الدین  
اخوندزادہ صاحب سلمہ اللہ الولی الواسع و اوصلہ اللہ تعالی الی اقصى المراتب۔ از جانب،  
فقیر حقیر لائے دوست محمد کہ شہور سجاجی است کان اللہ لہ عوضاً عن کل شی۔ بعد از سلام  
مسنون و دعوات ترقیات مشحون مطالعہ نمایان اللہ الحمد و المنۃ کہ احوالات و گذارشات فقرای  
ایں جائے قرن حمد و محامد ایزدی است و المستول من اللہ سبحانہ سلامتکم و عافیتکم و ثباتکم علی  
الشریعۃ و الطریقۃ و الحقیقۃ فانہا فوق الکرامۃ و یرحم اللہ عبد اقال آمینا۔ المرام آنکہ مکتوب  
مرغوب کہ ابلاغ داشتہ بودند رسید مندرجہ اش بوضوح انجامید۔ جزا کم اللہ تعالی عنّا خیر الجزا۔



دیگر آنکه اے عزیز دنیا جلای غرور و آزمایش است نه شهرستان سرور و آسایش پس خرمند  
 و دانان است که بعد از نماز پنج گانه مفروضه بجماعت مسنونہ با قول وقت سنجہ بگذارد و انفس  
 مستعاره خود را بمذول بذکر حق جل شانہ دارند کہ فلاح و دجہانی و صلاح جاودانی منحصر درین  
 کار است و ہم تمامی انبیاء علیہم السلام و اولیاء کرام علیہم الرحمۃ سرمداً و ابداً اشتغال بلا امتہال  
 بذکر اللہ و لا الہ الا اللہ کہ اسم ذات و نفی و اثبات است و زبیدہ تا یک لحظہ و لمحہ بے یاد  
 حق جل شانہ براوشان نگزشتہ و انقطاع از ماسوی اللہ بجلی نموده و نگلی اوقات خود متوجہ  
 جناب قدس بودند چنانچہ قادر لایزال در کلام خود بہ پیغمبر مصلی اللہ علیہ وسلم خطاب فرمودہ  
 و اذکر اسمک سرایت یعنی یاد کن پروردگار خود را بر سبیل دوام در ہر وقت خواہ در روز و خواہ  
 در شب و خواہ در عمل تا بحدیکہ آن حضور دوام پذیرد کہ بیچ شغل و عمل از یاد حق باز نماند و اگر خوف  
 آن باشد کہ بسبب شغل و عملی از ذکر حق باز خواہم ماند پس آن شغل از خود دور کن و بکتل  
 الکثیر بتبیتلاً یعنی منقطع شو از ہر عملی کہ ترا از یاد حق باز دارد بسو پروردگار خود بیا کہ دن  
 چرا کہ روز قیامت بیچ چیز خلاصی نیست مگر بدے کہ اگر فتاری غیر صحیح و سالم باشد چنانچہ  
 حق سبحانہ فرمودہ در کلام مجید خود یوقر لا ینفع مال ولا بطنون الا من اتى اللہ بقلب  
 سلیم پس بر تائبان محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم واجب و لازم کہ متابعت او صلی اللہ  
 علیہ وسلم در اقوال و افعال و احوال یعنی ظاہر و باطن بجا آید و دوام ذکر اللہ و انقطاع از ماسوی  
 اللہ پیشہ خود سازند و در ع و تقوی و صبر و توکل و تسلیم و تقویض و رضا حق جل شانہ  
 طریقہ خود دارند و ہم اے برادر باید کہ دائم خود را محبوس در یاد حق جل شانہ دار تا دل تو از جمیع  
 عوائق و علائق ماسوی اللہ فارغ شود پس ہمہ امور دنیوی و دینی تر او کفایت خواہد کرد۔ قل اللہ و  
 بس و ماسواہ عبث و ہوس فانقطع علیہ انفس کار این است غیر این بیچ باقی و السلام۔  
 محررہ بتاریخ دوازدهم جمادی الاول سنہ ۱۲۸۶ ہجری المقدس۔

مکتوب ہمزدهم بنام خلیفہ ملا امان اللہ صاحب ہراتی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله وكفى وسلام على عباده الذين اصطفى۔ اما بعد اخوی اعزى ارشدی ملا امان اللہ  
 آنخونداوہ صاحب سلمہ الشریعہ جمیع الحوادث والنوائب۔ از جانب فقیر حقیر لاشے دوست محمد



که مشهور بجای است کان الله له عوضا عن كل شیء بعد از سلام مسنون و دعوات ترقیات اربعین  
 مشحون مطالعہ نمایند الحمد لله والمنه که احوال فقیر بعون عنایت قادر قدیر عزتشانہ قرین حمد و  
 محامد میزدی است جل مجدہ والمسنون من الله تعالی سبحانہ سلامتکم وعافیتکم وثباتکم علی الشریعۃ  
 المصطفویۃ علی صاحبہا الصلوۃ والسلام المرام آنکہ امسال بتاریخ ہجری دہم ماہ شعبان المعظم از سن  
 الف و اثنین و سبعین و سبع از استماع خبر وحشت و کلفت اثر انتقال سالار قافلہ اہل اندیشوا  
 و رہبر طائفہ عرفان غوث زمان قطب دوراں مولانا وسید نامہ شد نا حضرت صاحب قبلہ و کعبہ  
 قلبی و روحی فدائہ و قدسی الله تعالی بسره الاقدس و نور الله تعالی مرقہ الشریف اک قدر غم و الم  
 و پریشانی و خستہ خاطر ی رودادہ کہ از تحریر قلم بریدہ فہم و از تقریر لسان قلت بیان برین است  
 غرض اینکہ تمامی جہان بلکہ زمین و آسمان ہر چشم این ناتوان تیرہ و تار یک گردیدہ پس از ان جہت  
 کہ ہر ذی روح را ہمیں شاہ براہ در پیش است بصبر و اضطبار پردا ختم و رضا بقضا پروردگار جل  
 شانہ و وزیدیم کہ در چنین حادثہ جان و ذائقہ غم و الم افزا چارہ بجز صبر و رضا بقضا پروردگار جل  
 مجدہ ندیدیم و پیوستہ روح پر فتوح آل قبلہ و کعبہ را برد الله تعالی مضجعہ بدعوات مغفرت آیات  
 یاد مے نمایم و کلمات تہجیع کہ انا لله وانا الیہ راجعون است مے گویم۔ اے برادر این  
 ہمہ نعم ظاہری و باطنی کہ بایں سکیں خاطر حزین رسیدہ است بطفیل و برکت آل عالی حضرت  
 غوث منزلت قدسنا الله بسره الاقدس و نور الله تعالی مضجعہ الشریف رسیدہ اند۔ پس شمارا  
 نیز باید کہ بموارہ تاحین حیات خود روح پر فتوح حضرت صاحب قبلہ و کعبہ را نور الله تعالی مرقہ  
 الشریف و افاض الله علینا فیوضاتہ العیمم و برکاتہ لصمیم بدعوات مغفرت آیات یاد و مشار  
 مے نمودہ باشند کہ سعادت کونین و دولت دارین منوط و مربوط بدوستی دوستان خاں است  
 جل جلالہ و علم نوالہ و مزار پر انوار در مدینہ منورہ علی صاحبہا الصلوۃ والسلام از طرف پار قبستہ  
 حضرت عثمان ذی النورین رضی الله تعالی عنہ در جنت البقیع واقع شدہ اند۔ و تاریخ وصال  
 آل جناب فیض مآب دوم ماہ ربیع الاول ہجری ششم ساعت روز سہ شنبہ است از سن مسطور  
 ثانیاً آنکہ لازم کہ آل برادر از حکما وقت بیرون شوند و کار و بار صلح و صلاحیت او شان باہل  
 دنیا بگذارند پس اگر امکان آمدن بایں طرف شدہ باشد خانہ خود بیک جائے گوشہ کہ از  
 میان خرخشہ او شان بیرون باشد بگذارند و خود روانہ ایں صوب شوند تا ملاقات بابا یک دیگر  
 واقع گرد۔ و اگر امکان آمدن بایں طرف بسبب شور و شر نباشد پس در خانہ خود بکار بار



خوشی کہ یادِ اوتعالیٰ است جل شانہ مشغول ہووے باشند و ایں فقیر را نیز بہ دعائے خیر خاتمہ  
یاد و شاد مے نموده باشند کہ اللہ تبارک و تعالیٰ خاتمہ بایمان روزی کناد بالنبی و آلہ الامجاد  
وصلی اللہ علی خیر خلقہ محمد و آلہ و اصحابہ اجمعین۔ والسلام خیر الختام ۱۲

## مکتوب نوزدہم بہ ملامیر واعظ صاحب آخوندزادہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ و سلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ۔ اما بعد انہوی اعزی ارشدی ملامیر واعظ صاحب  
آخوندزادہ سلمہ اللہ تعالیٰ۔ از جانب فقیر حقیر لاشے دوست محمد کہ مشہور بحاجی است کان  
اللہ لعوضاً عن کل شیء۔ پس از سلام مسنون و دعوات ترقیات دارین شتون مطالعہ نمایند۔  
الحمد للہ احوال ایں جائے بفضل و کرم الہی عز شانہ قرین حمد و محامد ایندی است جل شانہ  
والمسئول من اللہ سبحانہ سلامتکم و عافیتکم و ثباتکم علی الشریعۃ المرضیۃ علی صاحبہا الصلوٰۃ و  
السلام۔ المرام آنکہ اے برادر بعد از تصحیح عقائد برو فی کتب کلامیہ اہل سنت و جماعت  
شکر اللہ تعالیٰ سعیم و بعد از اتیان احکام شرعیہ فقہیہ از فرض و واجب و سنت و  
مستحب و مندوب و حلال و حرام و مکروہ و مشتبہ لازم است کہ اوقات عزیزہ خود را۔  
بطاعات و عبادات ظاہری و باطنی معمور دارند و خود را در تہذیب قلب و تزکیہ نفس سر  
گرم دارند چہ کہ مقصود اصلی از اعمال شرعیہ و احوال طریقہ و حقیقہ پاک نفس و صفائی  
دل است تا نفس پاک نشود و دل سلامتی پیدا نکند ایمان حقیقی کہ خلاصہ او وابستہ بآن  
است حاصل نشود۔ پس سلامتی دل وقتے صورت بند کہ غیر اوتعالیٰ اصلاً در دل خطور  
نکند اگر فرضاً ہزار سال گذرد و غیر را در دل گذرے نباشد از برائے آنکہ ایں زماں دل را  
فراموشی یا سوسی بتمامہ حاصل شدہ اگر تکلف بپادش دہند یا دنیا یا دین ایں حالت را تعبیر بفناء  
نمودہ و قدم اول است دریں راہ۔ اے برادر طالب حق جل و علا شانہ چنان جہد و سعی نموہ  
کہ خود را در ہر نفسہ بحق سبحانہ حاضر بیند و بیخ بائستے غیر از حق سبحانہ نہ ماند و رسیدن و متحقق  
شدن بایں اوج کہ شہود و حضورش با حق سبحانہ است بوجہی باشد کہ بجلی از خواست  
و بآست ایں عالم و آن عالم ہی گردد و حقیقہ باطن از شواغل کونیہ و متلذات فانیہ خلاصی  
یابد و ایں مرتبہ علیاً و درجہ قصویٰ بے آل میسر نیست کہ پاسبانی انفس خود بوجہی نمودہ کہ

غیر اوتعالیٰ را در آں خانه جولاں گاہے نباشد و جمعیۃ باطنی و حضور دائمی ملکہ گردد۔ اے برادر  
 دریں اوان آخرین و زمان پسین بعضے اشخاص مملوک ناکرہہ و شیب و فرز ایں راہ ندیدہ و  
 فنا و بقا مصطلحہ ایں قوم حاصل نہ ساختہ بجز پیرزادگی و صاحب زادگی بمسند ارشادے  
 نشینند و برائے حصول جاہ و نبویہ و حطام فانیہ لاف و شانت پیش عوام الناس از کرامات  
 و خرق عادات و کشفیات مے نہ مند و مدام بہمت خود را در صرف وجوہ الناس بمذول مصرف  
 مے دارند و از سخنان بیہودہ و غیبت و افتراء و دروغ گفتن پرہیز نمی نمایند و خود را قطب وقت  
 و متصرف وار مے نمایند۔ الغرض ہمہ وقت ستائش خود و نقص غیر مے نمایند و بہ بزرگی اباہ  
 و اجداد فخر و علو مے کنند و حالانکہ گبرائے دین در زندگان راہ یقین از ہر طریقہ کہ باشد خواہ  
 نقشبندیہ خواہ قادریہ و چشتیہ و سہروردیہ و قلندر یہ و کبرویہ و مدار یہ و شطاریہ و غیر اینہا  
 و از ہر مذہب کہ باشد حنفی مذہب باشد یا مالکی یا شافعی یا حنبلی ہمہ متفق اند بریں کہ  
 خوارق اداست و تصرفات و کشفیات را از مقاصد ایں راہ نمی شمارند چہ اگر کہ بر آب رفتن کار  
 ماہیان است و بر ہوا پریدن و ظیفہ مرغال و از غیب خبر دادن شیوہ کاہنان و در کیاست  
 از مسرق تا مغرب رفتن کار شیطان است ایں ہمہ ہیچ کار نیست کہ است و بزرگی نزد  
 بزرگان دین آن است کہ ظاہر بر متابعت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم آراستہ دارد و  
 باطن بخصیہ حضرت حق جل و علا مستغرق باشد و دل از محبت غیر خالی یا بد و افعال و  
 صفات ظنی و جزئی از عاریت داند و در خود بجز شر و منقصت چیزے دیگر نہ بیند  
 کار ایں است غیر انہیں ہمہ ہیچ

پس سالک را اگر اوتعالیٰ جل شانہ بر اسرار خفیہ اطلاع دہند و بر تصرفات قدرت  
 بخشد و بر واقعات ماضیہ و مستقبلہ اعلام فرمایند باید کہ حتی الوسع در اخفاء آن ہا کو شد  
 آنکہ بفروشد۔ خوش گفت بزرگے چنانچہ فریضہ است بر پیغمبران اظہار معجزات ہم چنین  
 فریضہ است بر اولیاء اللہ کتمان کرامات۔ ہم بزرگے فرمودہ عقوبۃ الانبیاء جس الوحی  
 و عوبۃ الاولیاء اظہار الکرامات و عقوبۃ المؤمنین التقصیر فی الطاعات۔ و مناسب ایں  
 حال بزرگے غزل فرمودہ :-

## غزل

تا ہر تو دیدیم ز ذرات گذشتیم از جملہ صفات از پے آنات گذشتیم



در خلوت تاریک یا ضات کشیدیم  
دیدیم که اینها همه خواب است و خیال  
در واقع از سبع سموات گذشتیم  
بما سخن از کشف و کرامات چه گوی  
مردانه ازین خواب و خیالات گذشتیم  
ای شیخ اگر جمله کمالات تو این است  
نخوش پاش کزین جمله کمالات گذشتیم  
این با حقیقت همه فاست طریقت  
مادر طلب دوست ز آفات گذشتیم

ما از پی نور که بود مشرق افوار

از مغرب او کو کب مشکات گذشتیم

حضرت خواجہ باقی بالله فرموده که بمتو همان الی الله کشف گوئی هیچ در کاز میست. طاب  
خدا را اعتقاد درست در رعایت احکام شرعیہ و اخلاص تمام و توجہ دوام بجناب حق سبحانہ و تعالی  
بزرگ ترین دولت است پس روندہ این راہ را باید کہ آنچه در راہ رو نماید و در آفاق و انفس مشہود  
و مکشوف گردد و ہمہ داخل دائرہ ماسوی اندیکہ لافعی باید نمود و اوقات عالی شان را ماورای حیطہ دہم  
و خیال باید جست. و اکابران نقشبندیہ برواقعات و کشفیات و خرق عادات اعتباری نہ نہادہ  
اند. لہذا دوام حضور را دولت کبشر دانستہ اند. ازینجا است کہ نسیان ماسوی در حق ایشان نامی  
است. شیخ یحییٰ منیری قدس سرہ فرمودہ کہ در عالم ثبت پرستی بسیار است و ثبت عارفان کرامت  
است. اگر با کرامت آرام پذیرند محبوب شوند و اگر از کرامت تبری کنند و او را مقصود نہ انداصل  
شوند زیرا کہ صحت ولایت متحقق است بشرط اعراض از غیر دوست. پس ہر سالک کہ بکرامت  
اقبال کرد و این معنی مقرر قوم است کہ ولایت با اعراض از دوست و اقبال با غیر ہر گز جمع نہ شود  
من شغلک عن الله فهو صغیر. چون خلقت آدمی از خاک است باید کہ تابع اصل باشد و  
غور و خود بینی نکند و فخر و علو بہ بزرگان گذشتہ نسازند بلکہ طریقہ عجز و نیاز و شکستگی و خاکساری از  
دست نہ ہند و خود را از ہمہ عالم کمتر و بدتر دانند و ہمیشہ خائف و ترسان و لرزاں باشند  
و توفیق سعادت دائم از جناب حضرت احدیۃ درخواست بود تا بوسیلہ خاکساری و ذریعہ انکساری  
قبول درگاہ الہی گردند و در سہ از در ہائے سعادت کشایند چہ در میان بندہ و خدا هیچ را سہ نزدیک تر  
از راہ عجز و نیاز نیست و بیج حجابہ محکم تر از خود بینی نیست. حضرت خواجہ خواجگان پیر پیران شاہ  
نقشبند قدس سرہ فرمودہ اگر ولی در بستان در آید و از ہر برگے آواز بر آید یا ولی الله باید کہ ظاہر و  
باطن او را باک صد ایچ التفاتے نباشد بلکہ ہر لحظہ و لمحہ سعی او در بندگی و تضرع زیادہ تر گردد. و در



مکتوبات قدسی آیات محبوب سبحانی مجدد و منور الف ثانی از جلد اول آورده است در مکتوب  
دو صد و بیست و دویم بخواجه محمد اشرف کابلی صدور یافته۔ ہزرگے فرمودہ است کہ مرید صادق  
آن است کہ ہر تیس سال کاتب دست چپ او چیزے نیاید کہ بنویسد و ایں فقیر  
پُر تقصیر بذوق و وجدان در حق خود یاکم کہ کاتب دست راست معلوم نیست کہ در تیس  
سال حسنہ بیاید کہ در صحیفہ عمل ہائے من نویسد۔ خدا دانا است جل سلطانہ کہ ایں سخن،  
بتکلف نمی گویم و ایضاً بذوق مے یاکم کہ کافر فرنگ از من بمراتب بہتر است۔ و اگر بہت  
آں پسند از جواب عاجز نیم۔ و ایضاً بطریق ذوق خود را غرق گناہاں مے دانم و حسنائے کہ  
بعل مے آیند کاتب دست چپ خود را بختابت نمودن آں سزاوار مے دانم۔ و کاتب دست  
چپ من ہمیشہ در کار راست و کاتب دست راست من معطل و بے کار و صحیفہ دست  
راست را خالی و سفید می دانم و صحیفہ دست چپ را پُر و سیاہ می بینم۔ امید جزا و تعالیٰ  
ندارم و دستاویز غیر آمرزش اوتعالیٰ نہ۔ دعائے اللہ مَغْفِرَتِكَ اَوْ سَعٍ مِنْ ذُنُوبِي وَ  
رَحْمَتِكَ اَرْجِي عِنْدِي مِنْ عَمَلِي مُوَافِقٍ حَالٍ مِنْ اَسْتَعْجَلُ عَجَائِبِ كَارِ وَ بَارِ اَسْتَفِيضُ وَ اُرِدُ  
رَاقُوْتِ دِهْنِدِ اِیْنَ كُوتَاهِ مِیْنِ مے نَمَیْکُمْ و اِیْنَ عِیْبِ مِیْنِ رَاقُوْتِ مے دِهْمِ بَجَائِ عَجَبِ مُنْقَصَتِ  
مے اَفْزَیْدِ و دِرْجَائِ بَلَنْدِ نمودن راہ بتواضع و فروتنی مے کشایم و در آں واحد ہم بکمال لایست  
مشرف و ہم بعیب متصف ہر چند بالاتر مے روم پایاں تر خود را می بینیم بلکہ ہماں بالاتر رفتن سبب  
پایاں تر دیدہ شدہ است ظرفاں آں را قبول و باور دارند یا نہ و اگر سر آں را معلوم کنند شاید  
باور دارند۔ سوال، وجود احد المتناہیین سبب وجود متناہی دیگر چرا باشد۔ جواب۔ استحالہ  
جمع متناہیین مشروط با اتحاد محل است و در ناخن فیہ متعدد است۔ بالا و نہ لطائف امر است  
از انان کامل۔ و فرود آئندہ از عالم خلق او لطائف عالم امر ہر چند بالاتر روند بے مناسبتہ  
تر مے گردند بعالم خلق۔ و ہماں بے مناسبتی سبب پایاں تر آمدن عالم خلق باشد۔ و عالم خلق  
ہر چند فروتر مے آید سالک را بے حلاوت تر مے سازد و دیدن عیبہا را زیادہ تر مے گرداند۔ از اینجا  
است کہ منتہیاں ہر جوع آرزوئے آں لذت و حلاوت دارند کہ در ابتدائے ایشاں میسر شدہ  
بود و در انتہا از دست رفتہ و بے مزگی بجائے آں نشستہ و ہم ازیں جا است کہ کافر فرنگ را

مکہ یعنی از نفس خود کہ از اختلاط لطائف عالم امر علیحدہ مانده باشد برخلاف کافر فرنگ کہ نفس او مختلط با  
لطائف باشد فافهم۔ حرره عطا محمد عفی عنہ



عارف از خود بهتر می داند برائے آنکه در هر کافر نورانیته هست بواسطه امتزاج عالم امر و با عالم خلق  
 او و در عارف این امتزاج بر طرف شده عالم خلق تنها که انا عارف برو می افتد جدا مانده است  
 که سر اسیر از ظلمت و کدورت است و هر چند لطائف عالم امر فرود می آیند با عالم خلق اختلاط  
 ندارند و آمیزش پیدا نمی کنند چنانکه در ابتدا مکتوبی شاد گردیم و مکتوبی که بدست اخوی خواجہ محمد طاهر  
 فرستاده بود رسید حصول و استیجابی که مبنی بر مناسبت تامه است در زمان غیبت از نعمت  
 های بزرگ شمرند و تا موانع بر طرف شوند اکتفا بقرب قلوب نمایند و با وجود این قربت  
 خواش قرب ابدان را از دست ندهند که تمامی نعمت مربوط باین قرب است او ایس  
 قرنی با وجود قرب قلبی چنداں قرب ابدان نداشت باین آں جماعت که قرب ابدان داشتند  
 نرسد لهذا نفقه کردن کوه طلای او بمقدشعیر ایشان که نفقه کنند نرسد و برابری نکند فلا تقل  
 بالصحبة شیئاً کانما کان۔

بدانکه اے برادر علامت ولی و مدعی اجمالاً بیان می نمایم تا فرق ولی و مدعی ولایت نیک  
 مبرهن شود۔ علامت ولی آن است که اولاً بر اعتقاد اهل سنت و جماعت معتقد راسخ باشد  
 و از اعتقاد جمیع فرق اهل قبله چنانچه شیعه دو بابیه و رافضیه و غیره منبری باشد و بروایات  
 شاذه او شان عمل نساورد۔ و ثانیاً بر وفق کتب فقهیه و مذہب حنفیه یعنی حضرت نعمان  
 بن ثابت که امام المفسرین و المحدثین و رئیس ائمه المجتهدین بوده عامل باشد بحدی که در هیچ  
 فرض از فرائض و واجبات و سنت و استحباب و مذہب فتوای و قصوای نرود و چرا که آراستگی  
 ظاهر و وسیله جزیله آراستگی باطن است۔ ثالثاً مقامات عشره صوفیه علیهم الرحمة چنانچه توبه  
 و انابه و زهد و ورع و صبر و شکر و توکل و تسلیم و رضا اجمالاً یا تفصیلاً حاصل نموده باشد و  
 ایضاً صحبت او را اثری و تاثیر باشد که محبت دنیا و اهل دنیا بر دل نیم نشینان او سرور  
 شود و غفلت از هم صحبتان و بے بر طرف گردد و همای ولی مذکور خود را از جمیع مخلوقات کم تر  
 و بدتر داند۔ نه آنکه شنای خود بر زبان خود کند و با خلاق حمیده و اوصاف پسندیده از تواضع و علم  
 و تحمل و بردباری و موت و فتوت و سخاوت و تازه روی و نیک خلقی و راستی و عجز نیاز و  
 کم آزاری و پر سیزگاری از حرام و مشتبہ و مکروه موصوف باشد۔ الغرض باتیان تمامی اعمال  
 خیر آراسته باشد و در جمیع امور با خلاق سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم متخلق بود پس صحبت این  
 چنین شخص نعمتی است عظمی و دولتی است کبکے۔ و اگر کسی خود را در مسند شیخی و مرشدی



گرفته باشد و عمل نه برونق سنت رسول صلی الله علیه و سلم است و بکلیه شریعت غارتی نیست  
 و از غیبت و دروغ و سوگند خوردن بخلاف از اخلاق ذمیمه اجتناب نورزد ز بهار الف نهان  
 از صحبت او دور باش بلکه در آن شهر مباش مبادا بمرور ایام بدو میلانے پیدا آید و خلل در کارخانه  
 عظیم اندازد که اقتدار را نشاید او دزدیست پنهان و دام شیطان نهاده است. پس هر چند  
 که از وی انواع خوارق عادات بینی و از وی کشفیات و اسرارات یابی قر من صحبتته اکثر ماتفر  
 من الاسد

چون بے ابلیس آدم رفته هست پس بهر دستے نباید داد دست  
 دست ناقص دست شیطانست دیو زانکه اندر دام تکلیف است و ریو  
 و صلی الله علی خیر خلقه محمد و آلہ و اصحابه اجمعین ۱۲

مکتوب بستم ایضاً بنام ملا میر واعظ صاحب معصوف الصد

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله و کفی و سلام علی عباده الذین اصطفی - اما بعد فالسلام المسنون و دعوات  
 ترقیات الشیخون من الفقیر الحقیر دوست محمد الشهور بالحاجی کان الله له عوضا عن کل شیء علی  
 اخی الشریف ملا میر واعظ صاحب سلمه الله تعالی -

ان احوال هذا المكان من کل الوجوه قرین محمد الله سبحانه فالمرسل من الله  
 سلامتکم و عافیتکم و استقامتکم علی الشریعة المصطفویة علی صاحبها الصلوة  
 و السلام -

فاعلم یا اخی ان لاهل المجاهدة و المحاسبة و اولی العزم عشر خصال جربوها  
 لانفسهم فان اقاموها و احکموها باذن الله تعالی و صلوا الی المنازل الشریفة -  
 فاولها ان لا یحلف العبد بالله عز و جل صادقا و لا کاذبا عامداً و لا ساهياً لانه  
 اذا احکم ذلك من نفسه و عود لسانه رفعه ذلك الی ان یت ترک الحلف ساهياً و  
 عامداً فاذا اعتاد ذلك فتح الله له باباً من اموره یعرف منفعتہ ذلك فی قلبه زیادة  
 فی رتبته و رفعه فی درجته و قواه فی عزمه و فی بصره و الثناء عند الاخوان کرامته  
 عند الجیران حتی یتوبه من يعرفه و یهابه من یراه -



ثانيها ان يجتنب الكذب هازلاً وجاداً لانه اذا فعل ذلك واحكمه من نفسه واعتاد لسانه شرح الله به صدره وصفابه عمله حتى كان لا يعرف الكذب فاذا سمعه من غيره عاب ذلك عليه وعير به في نفسه ودعاه ليزوال ذلك فكان له ثواب ذلك -

والثالثة، ان يحذر ان يعد احد شيئاً ويخلفه اياه وهو يقدر عليه الا من عن ربيّن ولا يقطع العدة البتة فانه اقوى لاهمة واتصد لطريقته لان الخلف من الكذب فاذا فعل ذلك فتح له باب السخاء ودرجته الحياء واعطى مودة في الصادقين ورفعة عند الله عز وجل -

والرابعة، يجتنب ان يلعن شيئاً من الخلق او يؤذي ذرة فما فوقها لانهما من اخلاق الابرار والصادقين وله عاقبة حسنة في حفظ الله في الدنيا مع ما يدره له عنده من الدرجات ويستنقذه من مصارع الهلكة وسلمه من الخلق ويرزقه رحمة للعباد والقرب منه عز وجل -

والخامسة، ان يجتنب ان يدعو على احد من الخلق وان ظلمه فلا يقطعه بلسانه ولا يكافيه بفعاله ويحتمل ذلك لله تبارك وتعالى ولا يكافيه بقول ولا بفعل فان هذه الخصال ترفع صاحبها في الدرجات العلى اذا نادى بما ينال بها منزلة شريفة في الدنيا والاخرة والمحبة والمودة في قلوب الخلق اجمعين من قريب وبعيد اجابة الدعوة والعلو في الخير وتوقير في قلوب المؤمنين

والسادسة - ان لا يقطع الشهادة على احد من اهل القبلة بشرك ولا كفر ولا نفاق فانه اقرب للرحمة واعلا في الدرجة وهي تمام الايمان وابعد من الدخول في علم الله سبحانه وتعالى وابعد من مقت الله واقترب الى رضاء الله ورحمته فانه باب شريف كريم على الله يورث العبد الرحمة للخلق اجمعين -

والسابعة - ان يجتنب من اتباع النظر والنظر والهمة الى شئ من المعاصي ظاهراً وباطناً ويكف عنها جوارحه فان ذلك من اسرع الاعمال ثواباً في القلب والجوارح في عاجل الدنيا ويدر خرواده له من خير الآخرة فنسأل الله تعالى ان يمن علينا اجمعين بالعمل بهذه الخصال وان يخرج شهواتنا من قلوبنا -

والثامنة، ان لا يجعل له على احد من الخلق منته مونية صغيرة او كبيرة بل يرفع مونية عن الخلق اجمعين مما احتاج اليه واستغنى عنه فان ذلك تمام غرة العابدين وشرف للمتقين وبه يقوى على الامر بالمعروف والنهي عن المنكر ويكون الخلق عنده اجمعين بمنزلة واحدة في الحق سواء فاذا كان كذلك نقله الله تعالى الى الغنى واليقين والثقة به عز وجل ولا يرفع احدا بهواه ويكون الناس عنده في الحق سواء ويقطع بان هذا الباب عز المؤمنين وشرف المتقين وهو اقرب باب الاخلاص.

والتاسعة، ينبغي له ان يقطع طمعه من الادميين جميعا لا يطعم نفسه من شيء مما في ايديهم فانه العز الاكبر والغناء الخالص والملك العظيم والفخر الجليل والتوكل الشافي الصحيح وهو باب من ابواب الثقة بالله عز وجل وهو باب من ابواب الزهد وبه ينال الوبر ويكمل نسكه وهو من علامات المنقطعين الى الله تبارك وتعالى

للمصلحة العاشرة، التواضع لانه يشد محل العابد وتعلو درجته ويستكمل العز والرفعة عند الله وعند الخلق ويقدر على ما يريد من امر الدنيا والآخرة فهذه المصلحة اصل الطاعات كلها وثمراتها وكما لها وبها يركب العبد منازل الصالحين الراضين من الله عز وجل في السراء والضراء وهي كمال التقوى والتواضع وهو ان لا يلق العبد احدا من الناس الا وراى له الفضل عليه ويقول عسى ان يكون عند الله خيرا مني وارفع درجته فان كان صغيرا قال هذا لم يقص الله وانا قد عصيت فلا شك انه خير مني وان كان كبيرا قال هذا عبيد الله قبلي وان كان عالما قال هذا اعطى ما لم ابلغ ونال ما لم ازل وعلم ما جهلت وان كان جاهلا قال هذا اعصى الله بجهل وانا عصيته بعلم ولا ادرى بمخرجي وان كان كافرا قال لا ادرى عسى ان يسلم هذا فيختم له بخير العمل وعسى ان الكفر انا فيختم لي بشر العمل وهذا باب الشفقة والوصل واول ما يصحب واخر ما يبقى على العباد فاذا كان العبد كذلك سلم الله تعالى من الغوائل وبلغ به منازل النصيحة لله عز وجل وكان من اصفياء الرحمن واجبابه وكان من اعداء ابليس لعنه الله عن الله وهو باب الرحمة ومع



ذلك يكون قد قطع طريق الكبر وحبال العجب ورفض العلو وجانب درجة التعزُّز  
لنفسه في الدين والدنيا والآخرة وهو فخر العبادة وغاية شرف العابدِين وسماء  
الناسكين فلا شئ افضل منه ومع ذلك يقطع لسانه عن ذكر العالمين فلا يتم له عمل  
الاب وبخروج الغل والبغى والكبر من قلبه في جميع احواله وكان لسانه في السر العلانية  
واحداً ومشيئة في السر والعلانية واحدة وكلامه كذلك ولطابق عند في النصيحة  
بمنزلة واحدة ولا يكون من الناصحين وهو يذكر احداً من خلق الله عز وجل يسوء  
ويُعَيِّرُهُ او يُفَعِّلُ او يُجِبُّ ان يذكر احداً عنده يسوء او يرتاح قلبه ان ذُكِرَ احداً عنده  
يسوء وهذا آفة العابدِين وعطبُ النُشَاك وهلاك الزاهدين الا من اعانه الله  
عز وجل على حفظ لسانه وقلبه برحمته - فاعلم يا اخي ذكر في الاحياء قد اتفق العلماء  
والحكماء ان لا طريق الى سعادة الآخرة الا ان ينهى النفس عن الهوى ومخالفة الشهوات  
فالايمان بهذا واجب وذكر في موضع اخر من كتابه كل من كان او فر عقلًا وَاَعْلَى  
منصبًا كان اقلَّ اعجابًا واعظم اثمًا لنفسه واشدَّ الناس حماقة اقوام اعتقادًا  
في عقل نفسه وانقلب الناس عقلًا اشدَّ هم اثمًا لنفسه فالطائفة الصوفية  
احسن الناس ظنونًا برحمهم وهم اسوء الناس ظنونًا بانفسهم واشدَّ هم اضرارًا بها  
لا يرونها اهلًا لشيء من خير دينيًّا ولا دنيويًّا - ونقل من الحارث المحاسبى صفة  
العبودية ان لا ترى لنفسك ملكًا وتعلم انك لا تملك لنفسك ضرًّا ولا نفعًا و  
قال سلطان العارفين بايزيد بسطامي رحمة الله عليه المعرفة ان تعرف ان  
حركات الخلق وسكناتهم بالله تعالى فيجب الاحتراز عن عين التهمة فمهما رأيت  
احداً يسوء الظن بالناس طالباً لعيوبهم فاعلم انه خبت بالباطن وان لك خبثه  
يتشعخع منه وانما يرى في غيره من حيث صفة نفسه وان العارف الكامل خائفٌ  
على نفسه في كل لحظة ولحظة وعلى ايمانه وعمله ونسبته بصير عيوب نفسه  
لا يتوجه الى عيوب الناس بل يتوجه الى عبادة الله تعالى في كل وقت وحين حتى  
لا يفرغ من العبادة ظاهراً وباطناً الى الموت هذا احوال كل المشايخ من اهل السنة  
والجماعة من اتى من هب كان حنيفياً او مالكياً او شافعيًّا او حنبليًّا من اتى طريقته كان  
نقشبندياً او قادريًّا او چشتيًّا او سهرورديًّا او كبرويًّا او مداريًّا او قلندريًّا او شطاريًّا



وغير ذلك الحمد لله اولا و آخر اظاهراً و باطناً. وصلى الله على خير خلقه محمد و على اله  
اصحابه اجمعين ۱۲

مکتوب بیست و یکم بجانب پیر سنگیر خود حضرت شاه احمد سعید  
صاحب مجدی بلوی ثم المَدَنی رَحْمَةُ اللهِ عَلَیْهِ  
بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الحمد لله و سلام على عباده الذين اصطفى

المآ بعد - عرضداشت کمترین بندگان و کمترین نیازمندان روئے سیاه بد فعال بے عمل  
و بے کردار فقیر حقیر لاشے دوست محمد کہ مشہور بحاجی است کان اللہ لعوضاً عن کل شیء بجانب  
خدم ذی الجود و الاحترام ذات قدسی صفات معدن اسرار الہی مخزن انوار نامتناہی ہادی  
گمراہان بوادئ غوایت جامی عاکفان مادی ہدایت غوث زمان قطب دوران ساقی شراب  
الذواق الہی فائز انوار حضور و آگاہی زبۃ العارفین عمدة الواصفین وارث الانبیاء والمرسلین  
المستغنی عن توصیف الواصفین ے

لا یدرک الواصف المَطْرُئی خصائصہ

وان یک سابقاً فی کل ما و صفا

حضرتیم صاحب والا مناقب و قبلتنا و سیلتنا الی اللہ تعالیٰ المجید حضرت شاہ  
احمد سعید صاحب قلبی و روحی فداه لازالت شمس فیوضہ ساطعۃ و قمر برکاتہ طالعۃ علینا  
و علی جمیع المسترشدین الی یوم الدین - بعد از ترسیل تحف سلام کہ سنت سنیتہ نبی خیر  
الانام است علی آلہ الصلوٰۃ و السلام بصدع عجز و نیاز و انکسار کہ شیوہ غلامان خاص  
خاک اران است بلب ادب آنکہ سرفراز نامہ عنبر شامہ حضور پرنور مخدوم زادہ سعادت  
و سادہ جامع کمالات ظاہریہ و حالات باطنیہ حمیدہ خصال نیکو سیر حضرت حافظ مولوی محمد  
مظہر صاحب قدس اللہ تعالیٰ اسرار ہم متضمن بہ دریافت احوال ایں غلام و سائر خادمان  
آں ذات ملکی صفات کہ بشرت اجازت رسیدہ بہ ترمیم طریقہ علیہ مجددیہ قدس اللہ تعالیٰ  
اسرار ہایہا مستغفل اند کہ کجالی کم نوشتہ ارسال داشتہ اند در روز تہیاً اسباب بطرف خراسان  
رسید فرحت بخشید ے



بوسیدم بر مردک دیدہ نہادم

بندہ را از اظهارِ ایں اسرار بسبب عدمِ بیاقتِ خود اگر چه سراسر ننگ و عار است لیکن بتحدیثِ نعمتِ اللہ تعالیٰ سبحانہ حکمِ آیتِ شریفہ **وَأَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ** کہ بوسیله آثارِ فیوضاتِ قلب و سینہ مبارک آن حضرت قلبی و روحی فداہ کہ بایں کمینہ خادمان رسیدہ و اظهارِ شکرِ نعمتِ آن حضرت والا و امثالِ فرمان واجب الاجابت صاحبزادہ عالی شان سرمایہٴ سعادتِ ابدی خود دانستہ بیانِ چیزے از احوالِ خویش و سائرِ علاماتِ آن فیاضِ جہاں فقیرِ سفیرِ وارِ عرض می نماید آنچه از احوالِ بد فعالِ پر سیدہ بودند این است کہ از اول و ہلکہ کہ از آن حضرت مرخص گردیدہ آمدم مرا از انسانیت کشیدہ بحیوانیت در آوردند میانِ خود و حیواناتِ دیگر فرق نمی کردم۔ چند مدت ہم بریں قرار خود را مثل سائرِ حیوانات می دیدم بعد از اں از حیوانیت بہ نباتیت آوردند پس خود را مثل گیاهات و نباتات دیدم۔ چند مدت ہم بریں حال و منوال بودم۔ بعد از اں از نباتیت بجمادیت آوردند خود را مثل جماد و سنگ و اربے حس و حرکت می دیدم الحال جماد نیم ستم لاشے محض و معدوم صرف خود را می بینم محیی و میت و مرید و علیم و سمیع و بصیر و محرک و تکلم بہمہ او سبحانہ است از وجودِ خود و ماسوی نامے و نشانے نمی یابم در دل نہ حرکت ذکر مانده و نہ حرارتے و نہ ہمتے و نہ توجہ خود بخود است ۔

عشق آمد و همچون خون شد اندر گریخت

اجزاء وجود من ہمہ دوست گرفت

نامے است بر من باقی ہمہ دوست

الحمد للہ الحال ایں قدرے دائم کہ بہ برکتِ توجہ آن حضرت باسلامِ حقیقی مشرف شدہ ام و در معیت و اقربیت و محبت و غیر ذلک من المقاماتِ العالیۃ المجدیہ قدس اللہ تعالیٰ اسرار اہالیہا لحاظ نتوانم کرد مگر بہ تکلف و در مراقبہ لاتعین لحاظ کردن نہایت خوش می آید۔ اما در حلقہ از برکتِ توجہ حضرت من قلبی و روحی فداہ تاثیرات و فیوضاتِ نہایت بے حساب و بے شمار است ۔

بے لطف تو من قدر نتوانم کرد

گر بر تن من شود زباں ہر موی

و ذکر احوال بعضے یاران این است :-

احسان ترا شمار نتوانم کرد

یک شکر ترا از ہزار نتوانم کرد

(۱) سیادت و نجابت دستگاہ حقائق و معارف آگاہ سید محمد شاہ صاحب از پوزندگان است۔ عالم جلیل القدر در مہر فن از فنون مہارت تمام دارد۔ چند سال کسبِ طریقہ از فقیر نمودہ شرفِ اجازت یافتہ بہ تعلیم ذکر بہ طالبان و تدریس علم ظاہری اشغال دارند ۱۲

(۲) ملا سمور آخوندزادہ۔ فاضل کامل از ہر علم بہرہ تمام دارد نزد فقیر آمدہ کسبِ طریقہ نمودہ اجازت یافتہ چند کساں را القاء ذکر نمودہ در سہ روز با خبر وفات او در دامن رسیدہ اناللہ وانا الیہ راجعون در عالم طُرفہ مرد بود کہ یک گوسفند کلال بگلہ پاچہ و بمقدار آل نان مے خورد و بعد از آن چند سیر انگور و دیگر میوہ جات بگل می نمودہ سیر نمی شد مہذب و بوضو و نماز فجر مے خواند۔ برائے امتحان نزد فقیر آمد کہ اگر مرا باندک چیز سیر کنانید داخلِ طریقہ شوم و لا لا۔ سہ استخوان بُزغالہ خورد و سہ نان باریک در یک پیش او دیک کس دیگر کہ ہمراہ او بودہ نہاد، از طعام چیزے باقی بودہ کہ سیر شد نہ۔ ہمیں سبب داخلِ طریقہ شد ۱۲

(۳) مولوی ملا میر باز آخوندزادہ پسر ملا سمور مذکور عالم کامل است در اول ولایت نزد فقیر آمدہ بیعت در طریقہ علیہ مجدیہ قدس اللہ تعالیٰ اسرار اہالیہا کرد مردنا سواری بودہ از نا سواریش منع کردم منع نشد۔ بعد از سہ روز بدل خود از طریقہ دست بردار شدہ خفیہ بگریخت۔ بچہ در ورود خانہ خود اور اجذبات و واردات و تجلیات در گرفت۔ سال آیندہ نزد فقیر مجعہ کتب خانہ برائے سکونت و وزیدن و کسبِ طریقہ نمودن آمد و از کردہ خود پشیمان شدہ توبہ نمودہ مدت سہ سال تا ولایت علیا کسب نمودہ اجازت یافتہ خانقاہ در ملک خود کہ مشہور بچکر است بنا کردہ بسیار مردمان و طالبان بہ نزد او برائے کسبِ طریقہ آمدہ فیض ہلے بُزند۔ یک دو کس را اجازتِ طریقت ہم دادہ اند کہ از آنہا ہم مردمان بہ نفع مے رسند ۱۲

(۴) خان آخوندزادہ کہ بچالی غنی سکونت دارند، از دُو جائے کسبِ طریقہ نمودہ اجازت از ہر دُو یافتہ چون کمال در خود نمی یافت رجوع بہ فقیر آوردہ بیعت نمود بعد از چند مدت شرفِ اجازت یافت بہ تکمیل طالبان حق جل شانہ مشغول است ۱۲

محہ در یک سخت باریک تر نانے کہ در علاقہ دامن در شہرید استعمال مے کنند ۱۲ عطا محمد



(۵) مولوی محمد جانان آخوندزاده صاحب ملامتہ تعالیٰ کہ از ساکنان مرقہ است ولد قاضی ملایا محمد آخوندزاده کہ از خانواده کلان است جامع علوم متداولہ در علم تصوف بے نظیر است اخذ طریقت کردہ با اجازت مشرف شدہ بچند شجرہ و بچمن برکات حضرات عالم بسیار از دمنور گردیدہ صاحب کشف و ادراک و احوال عجیبہ است و فقیر را در بارہ او محبت کثیر و ادب نیز ارادت و مودت بے شمار است۔

(۶) مولوی محمد گل آخوندزاده صاحب کہ از آباء و اجداد صاحب کمال است۔ برائے تحصیل نسبت در ملک قندھار پس فقرہ گردش بسیار کردہ روزی بر مزار جد بزرگوار خود کہ اسم شریفش ملا شاہو آخوند است و از مریدان میاں عمر چوکنی والا است رحمہ اللہ تعالیٰ آمدہ، خواب دید کہ جدا بچش اشارہ بہ فقیر کردند و ایں فقیر آمدہ التماس طریقت نمودہ چون قلاوۃ قضاہ در گردن خود از طرف میر عالم خاں کہ حاکم کلان حدود خراسان است انداختہ بود فقیر با آورد داخل طریقت ساخت و شرط کردم کہ اگر منصب قضاہ و ولایت را و گذاری داخل طریقت کنم۔ بخان مذکورہ رفتہ جواب صاف دادہ پیش فقیر باز آمد داخل طریقت کردم بعد از چند سال اجازت یافتہ مریدان گرفتن گرفت۔

(۷) ملا دوران آخوندزاده فقیہ کہ از ساکنان غنڈان است اول بخدمت محمد سعید آخوندزاده صاحب رفتہ کسب طریقت کردہ باز بہ رخصت پیرو خود بطرف ایں فقیر رجوع آوردہ بیعت نمود کسب طریقت کردہ اجازت یافتہ بہ افادہ مردمان اشتغال دارد۔

(۸) ملا از محمد آخوندزاده صاحب قندھاری برائے کسب طریقت بر عالم بسیار گردیدہ از ہندستان و دکن و خراسان و دیگر اطراف چون منفعت نیافتہ بہ دست فقیر بیعت نمودہ کسب طریقت کردہ حالات عجیبہ و تاثیرات غریبہ اورا حاصل گردید اجازت یافتہ مرخص بجانب بلخ گردید در آنجا چند روز اقامت نمودہ چون تسکین نیافت روانہ بہ بخارا شدند آنجا ہم تسکین نیافتند متوجہ بلخہ شریفہ سمرقند شدند آنجا تریج طریقت نمودند قبولیت تمام در مردم خاص و عام یافتند زاید تارک دنیا معرض عما سو او دیار ہماشا بخارا برائے امتحان صلاح و تقویٰ او آدماں خفیہ فرستادہ چون بصلاح و تقویٰ او واقف گردید الحاح ملاقات نمود با جابتہ زلفت برائے خرچ فقرہ ماہیانہ عرض نمود قبولش نہ کردند



گفتند کہ من از برائے دنیا نیامده ام محض برائے ترویج دین متین فرستاده حضرت مرشد خود  
آمده ام۔ بعد از چند سال باز نزد فقیر آمده چند روز توقف کرده بطرف سر قندم رخص  
شدند۔ در اثناء راه نزدیک غزنی بجوار رحمت حق جل و علا پیوست۔ غفر اللہ  
تعالیٰ لہ ۴

(۹) حاجی ملا شہباز آخوند زاده صاحب کہ از سکنان قریہ اہلہ است  
کہ قریب غزنی است عالم جید بود بیعت بردست فقیر کردہ چند سال کسب طریقت  
نمودہ مشرف باجازت گردید چند مردم را القاء افکار ذکر نمودہ بجوار رحمت الہی پیوست۔  
غفر اللہ تعالیٰ لہ ۵

(۱۰) ملا مراد خاں آخوند زاده صاحب کہ از سکنان رتج کہ از صدد خراسان  
است در علم فقہ ہمارے دار چند سال کسب طریقت از حضرت میاں سلیمان صاحب  
قدس سرہ کردہ چون فائدہ باطنی در خود ندید رجوع بہ فقیر آورد بیعت و کسب طریقت نمود  
اثار تمام پیدا کرد و اجازت یافتہ مردمان طالبان از مستفید اند ۶

(۱۱) ملا اسلام آخوند صاحب کاکر طغیہ کہ از سکنان اطراف خراسان است  
بر دست فقیر بیعت نمودہ بعد از کسب طریقہ اجازت یافتہ مردمان را تعلیم ذکر مے نمایند۔ سلمہ  
اللہ تعالیٰ

(۱۲) مولوی محمد عادل صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ از سکنان ریوب است  
از علماء بکھر صاحب تصانیف اند بایں فقیر بیعت کردہ ابتدا آمدن او شان بریں وجہ بود  
کہ نزد فقیر با چند سال آمده بعد از مر جا ملاقات پر سیدم کہ از کجا آمدی گفتند از طرف  
ریوب۔ گفتیم از برائے چه آمدید۔ گفتند از برائے مذکرہ و مباحثہ کردن بشما آمده ایم گفتیم مباحثہ  
در چه مسئلہ است۔ گفتند مباحثہ درین است کہ شمار میدان خود روانہ بطرف ریوب کردہ  
دآن مردمان علم ندارند و ایں جائز نیست۔ گفتیم آیا علم بشرط طریقت است۔ گفتند بلے۔  
شرط طریقت است۔ گفتیم نے علم بشرط اعمال است نہ بشرط فیوضات ربانی و ولایت۔ گفتند  
نہ بجز علم روانہ است۔ گفتیم حضرت آدم علیہ السلام از کہ علم کسب کردہ و حضرت ابراہیم  
علیہ السلام و حضرت موسیٰ و حضرت عیسیٰ و حضرت پیغمبر با حبیب اکرم علیہم الصلوٰت  
و التسلیمات از کہ علم آموختہ۔ گفتند از خداوند تعالیٰ آموختہ اند۔ گفتیم آل خداوند تعالیٰ کہ الان



کمال کاں است چنانکہ بایں بزرگواران علیہم السلام علم عطا فرمودہ الحال ہم قادر است کہ اتباع  
ایشان را نیز از نزد خود علم عطا فرماید بغیر تدریس و علم کتب از بشر بعد از ان چند بزرگان  
اہل کمال کہ بے تحصیل علوم ظاہریہ کمال ولایت رسیدہ ذکر کردم مثل حضرت خواجہ اویس  
قرنی و حضرت ابوسعید سندی و حضرت خواجہ اصرار قدس اللہ تعالیٰ اسرار ہم از کہ تعلیم کردہ  
اند و شیخ احمد نامقی و شیخ برکہ و دیگر شیوخ را قدس اللہ تعالیٰ اسرار ہم ذکر کردم کہ بغیر علم ظاہری  
ایشان کمال درجہ ولایت رسیدہ اند۔ دریں باب گفتگوئے بسیار شد از اشراق تا نماز  
ظہر و طریق لائلم نشستہ بودند آخر الامر گفتم اے کارہ حکم ہاشم کمر بستہ کن کہ اگر مرا الزام  
کردی خانقاہ خود دیران کردہ تمیزی شامے کم و اگر شامہ زم شدی دست بستہ پیش  
من استادہ خواہی شد۔ بجز گفتن این سخن حاش دگر گوی شد و جوش دریا طنش افتاد  
ز ہاشم در سخن کردن و تلفظ نمودن غلطیدن گرفت چنانچہ لفظ قلوب را کلب مے گفت۔  
بعدہ گفت من برائے بیعت آمدہ ام و ایں گفتگوئے برائے امتحان کردم کہ شامہ علم ہستید  
یا نہ۔ الحال کہ علم شامہ معلوم کردم مرا تلقین ذکر فرمایند فقیر گفت کہ من لائق این تیم نہ داشتم  
باز ہماں سخن بیعت و امتحان مکرر کرد آخر الامر چارہ ندیدم داخل طریقہ شریفہ کردم الحمد  
علیٰ ذلک ایں تصرف نعمت است کہ از سینہ مبارک حضرت صاحب قلبی ربی روحی  
فداہ بمن رسیدہ است۔ بعدہ چند سال کسب طریقہ نمودہ شرف اجازت  
یافتہ مردمان ہزار ہارا نورانی ساختہ صاحب حالات بلند و مقامات ارفع ہند است  
ثبتہ اللہ تعالیٰ ۛ

(۱۳) ملا کاکی صاحب پیوندہ از زمان خوردگی از مخلصان بودہ و بیعت بہر  
دست فقیر نمودہ صاحب حالات عجیبہ و کشفیات غریبہ بودہ بلکہ کشف عیانی داشت  
اں چنان احوال قوی داشت کہ در بیان نمے آید مے گفت کہ در ہر مقام مرا جناب سید  
عالم صلی اللہ علیہ وسلم نشان مے دہند و ہر گاہ کہ مراقبہ مے نشست خود را بہ مجلس شریف  
اں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم حاضر مے یافت تا تحقیقت کعبہ رسیدہ شرف اجازت  
یافتہ آخر الامر شریعت شہادت نوشید بہ حظیرہ قدس آرامید۔ نور اللہ تعالیٰ  
مرقدہ ۛ

(۱۴) ملا میاں خاں آخوند پوندہ بدست فقیر بیعت نمودہ کسب طریقت



کرده شرف اجازت یافته بحرار رحمت الہی پیوست طاب اللہ تعالیٰ ثراہ صاحب کرامات بود زبان مرغان مے فمید ملکہ الحجار و اشجار و دیگر چیز از حمدات باوشان سخنان می کردند۔ از نو رسال عمر او گذشت۔ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ۔

(۱۵) ملا اعظم پیونہ سلمہ اللہ تعالیٰ از قدیم بر دست فقیر بیعت نموده کسب طریقت کرده حالات قویہ دارد و استغراق بر و چنان غالب کہ بعد از صلوٰۃ عشاء تا نماز فجر در یک مراقبہ نشسته می ماند ادراک صحیح و کشف احوال قلوب مے دارد اجازت از فقیر یافته با ذکر و مراقبات مشغول است چند کساں را بانوار ذکر منور گردانیدہ (۱۶) حاجی ملا باز محمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ بختیار ارغسانی بہ بسیار مشائخ گردیدہ ازہر یک کسب نموده آخر ہائے تکمیل سلوک رجوع بہ فقیر آورده بیعت نموده کسب طریقت کردہ عالم عامل کثیر العمر کہ از نو رسال گذشتہ باشد اجازت یافته بگفتن ذکر بطالبان حق مشغول است سبب غناد مشائخ ذکر یاں این فقیر بحسب ظاہر درست و مولوی محمد جاناں آخوندزادہ و مولوی محمد گل آخوندزادہ کہ در صدر مذکور اند۔

(۱۷) ملا خان محمد آخوندزادہ صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ فقیہ جید اول از خلیفہ کہ از مشائخ ذاکریاں بودہ اخذ طریقہ کردہ چون بر تاثیرات و قوت نیافتہ رجوع بہ فقیر آورد بیعت نموده و کسب طریقت کردہ مجاز شدہ القاء فیوض بقلوب مردماں مے نماید۔

(۱۸) ملا مہربان آخوند صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ بہ فقیر آیدہ بیعت نموده و کسب طریقت نموده شرف اجازت یافت باشاعت طریقہ حضرات قدسنا اللہ تعالیٰ باسرا ہم اشتغال دارد۔

(۱۹) ملا غازی آخوند صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ از ساکنان خراسان است از ابتداء داخل طریقہ فقیر است کمالات بسیار دارد مجاز شدہ بخانقاہ فقیر کہ در شرکیہ است سکونت داشتہ با ذکر و مراقبات اشتغال دادہ۔

(۲۰) ملا دین محمد آخوند صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ عالم فاضل از ساکنان خراسان بیعت بر دست فقیر کردہ چند سال کسب طریقت نموده اجازت یافته با ذکر و مراقبات



و تعلیم علوم ظاهری اشتغال دارد

(۲۱) ملا الیاس آخوند سلمه الله تعالی بهار موحده عالم عامل بیعت بردست

فقیر کرده کسب طریقت نمود اجازت یافته باز کار و مراقبات مشغول اند

(۲۲) ملا میر محمد آخوند فقیه سلمه الله تعالی سر جانی بیعت بایں فقیر کرده کسب

طریقت نموده اجازت یافته چند کسان را ذکر حق جل شانہ آموخته باز کار و افکار و تدبیر

علم نقه اشتغال دارد

(۲۳) ملا میر احمد آخوند فقیه سلمه الله تعالی از ساکنان خراسان است بیعت

بردست فقیر و کسب طریقت نمود اجازت یافته باز کار و افکار و تدبیر علم خود اشتغال دارد

(۲۴) ملا سید موسی سلمه الله تعالی از سادات کرام پیشین است بیعت بر

دست فقیر کرده و چند سال کسب نمود اجازت یافته باز کار و مراقبات اشتغال دارد نهایت

محب فقیر است صاحب ادواق و مواجید و انجذاب

(۲۵) ملا خیر الله آخوند صاحب سلمه الله تعالی از غنڈان است برادر کلاں ملا امان

صاحب که در آخرند کو خوابد شد عالم فاضل بیعت کرده کسب نمود اجازت یافته باز کار و مراقبات

اشتغال دارد

(۲۶) ملا سیف الله آخوند صاحب فقیه غنڈان سلمه الله تعالی بیعت کرد

و کسب نمود شرف اجازت یافته باز کار و مراقبات اشتغال دارد

(۲۷) ملا محمد سعید آخوند صاحب فقیه خراسانی سلمه الله تعالی بیعت

بردست فقیر کرده چند سال کسب طریقت نمود اجازت یافته باز کار و مراقبات اشتغال

دارد

(۲۸) ملا حاجی محمد یوسف صاحب سلمه الله تعالی بیعت بردست فقیر

کرد و کسب طریقت نمود اجازت یافته باز کار و مراقبات اشتغال دارد

(۲۹) ملا محمد امیر آخوند صاحب سلمه الله تعالی فقیه خراسانی بیعت بردست

فقیر کرده کسب طریقت نموده اجازت یافته باز کار و افکار مشغول است

(۳۰) ملا شیر محمد آخوند تهرکی بیعت بایں فقیر کرده کسب طریقت نموده اجازت

یافته بالقار انوار ذکر بطالبان حق جل شانہ اشتغال دارد



(۳۱) عثمان غنی آخوند زاده صاحب سلمه الله تعالى از فقهاء زمانه مردی گانه بود نهایت محب فقیر بوده و متقی و متوکل در ولایت خراسان و حدود و امان علم فقه از و بغایت انتشار یافته و فقهای بسیار از و برخاسته بیعت بر دست فقیر کرده بودند کسب طریقت نموده اجازت یافته چند مردمان را تعلیم ذکر کرده اکثر بتدریس علم فقه اشتغال می داشتند امسال ۱۲۰۰ هجری بمکمل نفس ذائقه الموت بجوار رحمت الهی آرایید طاب الله تعالی ثراه ☞

(۳۲) ملا سید نور آخوند صاحب سلمه الله تعالی عالم متقی متوکل چهارده سال شب در روز سفر و حضر حاضر الوقت فقیر است اخلاص تمام به فقیر می دارد بر دست بنده بیعت نموده کسب طریقت کرده شرف اجازت یافته شب در روز با ذکر و افکار سرشارند ☞

(۳۳) میاں محمد رسول صاحب پیونده سلمه الله تعالی از قدیم بیعت بر دست فقیر کرده قدر بیست سال شده که نزد فقیر می گذارد و آثار و برکات و فیوضات بسیار دارد و صاحب کشف صحیح و ادراک قوی است اجازت یافته با ذکر و افکار و خدمات فقیر اشتغال دارد ☞

(۳۴) ملا عبد الجبار آخوند صاحب سلمه الله تعالی از زمان خوردگی بیعت بر دست فقیر کرده کسب طریقت نمود شرف اجازت یافته با ذکر و افکار و خدمات فقیر چهاردهم سال است که مشغول است او صلوات الله تعالی الی غایه مایمنه ☞

(۳۵) ملا ظهیر الدین فقیه ریوی سلمه الله تعالی بر دست فقیر بیعت کرده کسب طریقت نمود اجازت یافته بجوار رحمت حق جل شانہ پیوست غفر الله تعالی له ☞

(۳۶) ملا سید محمد ثریوی بیعت به فقیر کرده کسب طریقت نموده مشرف اجازت یافته چند سال دار نگین نموده بجوار رحمت حق سبحانه پیوست غفر الله تعالی له ☞

(۳۷) ملا بهیبت آخوند زاده صاحب سلمه الله تعالی کیسفری فقیه متقی، کبیر اسن او شال و ملا امیر ملک از قوم شیرانی نزد فقیر آمده هر دو بیعت کردند تا سه روز بر حرکت قلبی و قوت نیافتند بعد از آن مخص کردم دقتی که، خانه خود رسیدند ملا بهیبت مجذب شده آه و نعره می کرد حتی که نماز گذاردن نمی توانست آن وقت که فقیر عزم بطرف خراسان



جمع اہل خانہ خود قافلہ اہل خیام کوچ کردہ درواں شدہ بہ کوہ کیغری رسید ہر دوایشاں بہ استقبال آمدند ملا ہیبت صاحب مجذب بود کہ نماز گذاردن نمی توانست فقیر گفت شماعلم ہستید نماز آرام و طمانیت بگذارید و حرکت نکنید گفت بے اختیار این حالت از من وقوع می یابد ملا میرند کہ رفیق ایشاں بود چوں حال ایشاں را معائنہ کرد گریہ و زاری نمود کہ ماہر دو یک جا بخدست آمدہ بودیم او صاحب احوال تو یہ گردید و مرا بیسج حال نیست زاری و مبالغہ و الحاح نمود کہ توجہ فرمایند حق تعالیٰ از نزد خود مرا این چنین احوال عطا فرماید بلکہ بسبب جہل خود گفت اگر مرا بہ پرسی بگیر کہ مرا حرکت حاصل شود و مجذب شوم فقیر را قہر آمدہ گفت خداوند تعالیٰ ترا و فرزندان و اہل خانہ شمارا بہ پرسی بگیرد الحمد للہ قربان حضرت شوم بہرکت حضرت اکثر اہل کوہ کیغری و فرزندان و اہل خانہ ملا میر ہمہ مجذب و صاحب احوال شدند۔

قربان حضرت شوم ہر گاہ کہ بر مردماں قہر می کنم مجذب می شوند نمی دانم کہ بسبب چیست۔ فی الحکمہ ملا ہیبت چند سال کسب طریقت کردہ اجازت یافتہ ہزار ہا مردم را تعلیم طریقہ نمودہ و ہزار ہا دزدان بہ برکت حضرات بردست ادا دزدی توبہ کردہ (۳۸) ملا ہانی کیغری فقیہ سلمہ اللہ تعالیٰ، از خلیفہ ملا تیمر خاں آخوند کسب کردہ بعد از انتقال او بردست فقیر بیعت کرد کسب طریقت نمودہ اجازت یافتہ چند کسان را ذکر حق تعالیٰ آموختہ ۴

(۳۹) ملا ولی محمد فقیہ آخوند صاحب کیغری سلمہ اللہ تعالیٰ مرد کثیر البرکت کبیر اسن چند سال بخدست حضرت خواجہ سلیمان سنگھری رحمہ اللہ کسب طریقہ کردہ آخر بمکاتبہ یہ نصت او شاں نزد فقیر آمدہ بیعت بردست فقیر نمود و کسب طریقت کردہ جذبات و واردات بسیار دارد و اجازت یافتہ بالقاء ذکر بطالبان حق جل و علا مشغول است ۵

(۴۰) ملا قطار فقیہ صاحب کیغری سلمہ اللہ تعالیٰ از ابا و اجداد خانوادہ اند چند سال بخدست حضرت خواجہ سلیمان صاحب قدس سرہ کسب طریقت نمودہ بعدہ نزد فقیر آمد کسب طریقہ نمودہ اجازت یافتہ با شاعت طریقہ شریفہ اشتغال دارد۔



نخواب دیده بود که از سیمنه فقیر شعله بے دود مانند شمع افروخته است و مردمان از هر طرف  
فتیلهها از روشن سبزه کنند با شاره جدر بزرگوار فقیله تافته روشن که دچوں از خواب بیدار شد  
توجبه فقیر آورد \*

(۴۱) مولوی معزال دین کهوئی استرانه والہ سلمہ اللہ تعالیٰ از علما جید جامع  
معقول و المنقول چند سال بخدمت حضرت خواجہ سلیمان صاحب قدس سرہ کسب کردہ  
آخر بہ فقیر رجوع آوردہ بیعت و کسب طریقہ نمودہ شرف اجازت یافتہ بہ تعلیم علوم و  
اذکار و افکار و القاء انوار بطالبان حق سبحانہ و تعالیٰ اشتغال دارد \*

(۴۲) قاضی میاں عبد الغفار صاحب آخوندزادہ کہوئی استرانه والہ سلمہ اللہ  
تعالیٰ بیعت بردست فقیر کردہ کسب طریقہ نمودہ اجازت یافتہ باذکار و افکار و تدریس فقہ  
اشتغال دارد \*

(۴۳) میاں عبد الغفار آخوندزادہ چودھوہاں والہ ابار و اجداد صاحب کمال بودند  
چند سال نزد فقیر محمد رضا صاحب پیوندہ کہ بہ ڈیرہ اسمعیل خان نزول آوردند کسب طریقت  
نمودہ بودند و اجازت یافتہ بہ فقیر رجوع آوردہ بیعت نمودہ کسب طریقت کردہ اجازت  
یافتہ چند کس را تعلیم ذکر کردہ بخوار رحمت الہی پیوست غفر اللہ تعالیٰ لہ \*

(۴۴) میاں غلام محمد صاحب چودھوہاں والہ سلمہ اللہ تعالیٰ ہر دہ سال بخدمت  
حضرت خواجہ سلیمان صاحب قدس سرہ کسب کردہ و دوازده سال بخدمت عبد الوہاب  
صاحب پدر میاں عبد الغفار مرحوم چودھوہاں والہ کسب کردہ چون در خود کمال ندید بہ فقیر رجوع  
آوردہ بیعت نمود بانوار اکتار رنگین شدہ صاحب کشف و ادراک است اجازت یافتہ چند  
کس را تلقین ذکر کردہ باذکار و افکار اشتغال دارد \*

(۴۵) مولوی عبد الرحیم آخوندزادہ صاحب مرحوم ساکن در ابن از علما متبحر بودہ  
در علم فقہ و اصول ضرب المثل و بے نظیر استاذ اکل حدود و اماں و پیوندگان۔ مے گفت اگر  
کتب متداولہ فقہ بشویند انشاء اللہ تعالیٰ از نظر القلب خود باز مے نویسیم نہایت مرد  
فہیم و مودب با آداب طریقت بودہ بیعت بردست فقیر کردہ چند سال کسب طریقہ شریفہ  
نمودہ باحوال غریبہ و عجیبہ رسیدہ کشف و ادراک صحیح داشت ہر مقام را بالتفصیل ادراک می  
کرد بعد از دخول طریقہ شریفہ حالت سابقہ را کاکفر می دید بعد از اجازت عن قریب بخیطہ قدس



آرامید طالب الله تعالى مرقده

(۴۶) میاں عبد الغفار آخوندزاده صاحب سلمه الله تعالى برادر خورده عبد الرحیم آخوندزاده مرحوم در علم فقه و اصول مانند برادر خود است و در علم میراث یگانہ زمانہ است بیعت بردست فقیر نموده کسب طریقه کرده اجازت یافته به تعلیم علم فقه و اذکار و افکار مشغول است

(۴۷) میاں ملا عثمان آخوند صاحب سلمه الله تعالى فقیه ساکن لونی اکثر امور فقیر از تدریس و امامت نماز و کتابت مکاتیب باطراف و بعضی امور دیگر منوط باوست بردست فقیر بیعت نموده کسب طریقت کرده تا کمالات رسالت رسیده نهایت ارادت مند و محب فقیر است شرف اجازت یافته باذکار و افکار و امور مذکورہ اشتغال دارد

(۴۸) مولوی شیر محمد صاحب سلمه الله تعالى کلاچی والہ پنج سال بخدمت مولی صاحب و الامتاق حضرت مولوی غلام محی الدین قصوری قدس الله تعالى اصرار بم کسب طریقه نموده بعد از آن پنج سال بخدمت حضرت خواجہ سلیمان صاحب قدس سرہ کسب کرده از نسبت بزرگان قدس الله تعالى اصرار بم در خود ندیده به فقیر رجوع آورد بیعت نمود کسب طریقت چند سال تا تحقیقت کعبه کرده شرف اجازت یافته با شاعت طریقه علیہ در قریہ واسو کہ از قراچناب است جائے بنا ساخته اشتغال دارد و بشرف صحبت حضرت بابا رسال مشرف شده بود

(۴۹) مولوی غلام حسن صاحب حسن الله تعالى حالہ و اعمالہ ذریعہ تمغیل خان والہ از علماء جیہ جامع المعقول و المنقول متقی و متورع چند سال بخدمت والا حضرت مولوی غلام محی الدین صاحب قصوری قدس سرہ کسب طریقت نموده چون جبل نسبت عدم دریافت آن از زمان خوردگی بمو غالب بوده و اطلاع باحوال خویش نداشت حتی کہ حرکت قلب و حرارت آن نمی بیند اشتند رجوع به فقیر آورده طلب دخول طریقت نمود در جواب بمولوی مدح گفته شد کہ در حلقہ بانثیش کہ طریقه واحد است و پیر شما ہماں مولوی صاحب اند فقیر در حق شما توجہ می کند بعد از آن الحاح بسیار کرده داخل طریقه کرده شد بعد از چند روز بر حرکت قلبی و حرارت اطلاع یافت بعد از آن در ہر سال بقدر یک دوایہ نزد فقیر کونت پذیر



می باشند۔ پارسال کہ از خدمت سامی بندہ رخصت شدہ بود ببلدہ قصور گزر واقع شد  
 بزیارت حضرت مولوی غلام محی الدین صاحب قدس سرہ مشرف شد حضرت صاحب  
 موصوف سفارش مولوی غلام حسن صاحب نموده گفتند کہ برو جہل نسبت نہایت غالب  
 است تو بہات قاہرہ در حق او شان مبذول دارند کہ خداوند تعالیٰ جہل اورا بعلم مبدل گرداند  
 فقیر در جواب گفت کہ مرا توبہ این چنین تو بہات نیست مگر بفرمودن شامی المقدور در حق  
 او شان ان شاء اللہ تعالیٰ تو بہات کردہ خواہد شد۔ و تہ کہ فقیر بجائے خود رسیدہ  
 مکتوب شریف خود فرستادند نوشتہ بودند کہ مولوی غلام حسن را تو بہات قاہرہ فریادہ الحال  
 بیکت تو بہات حضرت با قلبی و روحی فدائے جہل اورا بعلم مبدل گردید۔ الحمد للہ علی ذلک۔ بخوی از  
 فنا حاصل کردہ کہ تعبیر از نفس خود بانہی تواند کرد شرف اجازت یافتہ باذکار و مراقبات تدریس  
 اشتغال دارد \*

(۵۰) مولوی رحیم بخش صاحب ہر صومی اجمیری سلمہ اللہ تعالیٰ بہ بسیار مشغول  
 روزگار ہند و سبند و پنجاب ملاقی شدہ زیارت و صحبت نمودہ و از شیخ احمد عرب صاحب  
 مدنی الافندی الجوزدار ثم الانصار قدس سرہ در طریقہ قادریہ و چشتیہ اجازت یافتہ و چند کسان را  
 داخل طریقہ ہم کردہ از قضا الہی در نوکری انگریز کار نوشت و خواندہا میانہ مبلغ سی روپیہ مدت  
 شش سال مبتلا بود چون کمال در خود نیافت از تلاش فقر و خود را فارغ نمے گذاشت۔ درین  
 اثناء خداوند تعالیٰ بدل او میل این طرف انداخت در طریقہ شریفہ نقشبندیہ مجددیہ ہر دست  
 فقیر بیعت نمودہ تلقین ذکر اسم الہی عتر اسمہ گرفت۔ عون اللہ سبحانہ بجرمتہ حبیبہ صلی اللہ علیہ و  
 آلہ وسلم و برکات حضرات قدسنا اللہ تعالیٰ با سہاریم الاقدس شامل حالش شد از نوکری  
 بے زار گردید انگریز الحاج نمود حتی کہ مبلغ پنجاہ روپیہ مشاہرہ مے داد قبول نکرد نوکری را و گذاشت  
 بکسب طریقت اشتغال دارند انوار و آثار و واروات و تجلیات و اذکار صحیح و فیوضات و  
 برکات بسیار واردست دادہ شرف اجازت یافتہ باذکار و افکار مشغول است و تا حال ہر آنے  
 تیمم و تکبیل ملوک نزد فقیر متوقف است \*

(۵۱) میان عبداللہ واسووالہ سلمہ اللہ تعالیٰ کہ از قراہ چناب است چند مدت  
 کسب طریقت بخندمت پیر سید محمد صاحب حبیبی قدس سرہ نمودہ بعد از انتقال سید صاحب  
 رجوع بہ فقیر آوردہ بردست فقیر بیعت نمود کسب طریقت کردہ شرف اجازت یافتہ باذکار و



مراقبات مشغول است ؟

(۵۲) فقیر میاں عالم خاں صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ ساکن حدود گھاٹ بر دست فقیر بیعت نموده شرف اجازت یافتہ باز کار و افکار خود سرگرم اند ؟

(۵۳) مولوی میر واعظ صاحب ساکن دوڑ سلمہ اللہ تعالیٰ کہ از متعلقات بنوں است فاضل کامل عالم عامل جامع المعقول والمنقول متقی و متورع بر دست فقیر بیعت نموده کسب طریقت تا کمالات رسالت کرده بانوار و اسرار ہر مقام ملون شدہ و بحالات عجیبہ رسیدہ اجازت یافتہ مردم صد ہا را بانوار ذکر منور گردانیدہ ؟

(۵۴) شیخ انسان ساکن قریہ گھل از ابار و اجداد اہل کمال اند اول اخذ طریقہ از حاجی صاحب کہ معروف بہامون بودند کردہ بعد از وفات او شان رجوع بہ فقیر آوردہ بیعت نموده اجازت یافتہ باز کار و افکار مشغول است ؟

(۵۵) ملا امان اللہ اخوند صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ - اول اخذ طریقہ شریف از حضرت مولوی محمد جان قدس سرہ کردہ و بعد از ان حضرت خواجہ سلیمان صاحب قدس سرہ کسب طریقہ نمودہ چون کمال نسبت بزرگواری در خود مشاہدہ نہ کردہ بہ فقیر رجوع آوردہ بیعت نمود اجازت یافت .

و ابتداء آمدن او ایس چنین است کہ بمبعہ کاغذ سفارشی فضیلت نشان ملا فیض محمد نیازی کہ مشہور بملا پان محمد است و از خلفاء اک حضرت است نزد فقیر آوردہ التماس طریقہ نمود قبول نکردم - ہاں دیگر ملا غازی نام کہ از آشنایان او بود نزد فقیر سکونت پذیر بود شفیع کردہ آورد - ملا مذکور گفت کہ ایس آشنائی من است و مرد صالح است اورا تلقین ذکر کنند لطیفہ قلب اورا نشان دادہ مخلص کردم - چون فقیر ثانیاً بار بخراسان رسید ملا امان اللہ باز آمدہ نزد فقیر متوقف گردید - در ایام کہ وقت فتنہ و محاربہ باندہ دین بود خیال کردم کہ مبادا درین جنگ شہید شوم باید کہ امنستہ کہ از حضرات ہمارہ رسیدہ بجسہ اہل استعداد و سپارم - پس ملا غازی مذکور کہ در آن زمان نزد فقیر موجود بود با و سپردہ اجازت دادم - ملا امان اللہ چون بریں مقدمہ وقوف یافت اک ہم در پیے طلب اجازت شد قبول نیفتاد گفتم کہ شمارا کہ سلوک ناتمام کردہ اجازت چگونہ مے دہم و نہر جریبلخ منع کردم چند روز بریں گذشتند و قتیکہ مردم افغاناں ارادہ شب خون ہر مخالف دین خود مے کردند وقت عصر بود کہ لحام اسپ



فقیر ہر روز گرفتہ مضبوط گرفتہ گفت کہ مرا اجازت بدہید ابا آوردم۔ گفت اگر شما شہید شوید من چہم محتاج مشائخ دیگر مے شوم نگذارم۔ اگر اسپرانا زیانہ می زدم نمی گذاشت و اگر برکابی زدم مضبوط گرفتہ دست بردارنے شد و اگر ارخاء عنان اسپ مے کردم ہم نمی گذاشت آخر مرقم آمد گفتم اجازت است بگذارم۔ باز نگذاشت گفت در ہر چار طریقہ مرا اجازت بدید گفتم شما الحق ہستی ہم نگذاشت آخر باز بقرہ گفتم در ہر چار طریقہ اجازت است۔ مطلب آنکہ از دوجان خود خلاص کنم۔ چون از مقدمہ جنگ فارغ شدہ بجائے خود رسیدیم اورا بہ طریق نصیحت گفتم کہ چہ شدنی بود در باب اجازت شد الحال شمار لازم کہ کم ہمت بستہ شب در روز درست اہل طریقہ حضرات ما اشتغال دارید۔ بعد از چند سال مرفص بطرف ہرات شذند حق تعالی جل شانہ از نزد فضل خود باید ادتوہمات حضرت باقلی و روحی نداریہ آل چنان تاثیرات قویہ باور زانی فرمود کہ در اول روز کوہستان از لواحق غوری صدکس ربقہ ارادت در گردن انداختہ داخل طریقہ شذند و جذبات قویہ و حالات جلیتہ او شان را دست داد تا حال بفضل اینز دمتعال در عروج و ترقی است حق سبحانہ اورا با نوار و اسرار و مواجید فیوض و برکات بپہن کبار منور گردانیدہ مرد با کمال و حجتہ احوال اشاعت طریقہ می نماید چنانچہ ہر اہل ہر دم را رنگین ساختہ و بسیار کسان را اجازت دادہ کہ سیزدہ کس از ان معلوم ایں فقیر است تا حال در ان حد و د شرف و رود دارند و مردمان را فیوض و برکات می رسانند۔ نام ہائے خلفائی ایشال این است :-

اول ملا یسین صاحب۔ در ذرہ دزد مے باشند کہ از ملک فراہ است صاحب کرامات و خوارق عادات است۔ یکے از کرامات او این است کہ یک ملا آمدہ ہر دو زبان طعن کشاد کہ شرط ایشاد کثرت علم است و تو چند ان علم نداری۔ او گفت عطاء الہی و برکت او در کار است از علم رسمی چیز نمی کشاید فضل باید۔ اس ملا گفت کہ شما چہ برکت دارید۔ در آل جابچہ نوزادہ چہل روزہ بود۔ ملا یسین صاحب گفت کہ اگر ایں بچہ نوزادہ زبان خود را بند کر الہی جبریان مے کند برکت من معلوم مے کنی۔ گفت بلے۔ ہاں بچہ کہ در گوارہ بود ، اشارت کرد کہ بگو لا الہ الا اللہ اس بچہ بزبان فصیح گفت لا الہ الا اللہ ملا ملزم شدہ داخل طریقت شد۔

دویم۔ سیادت پناہ حقائق و معارف آگاہ حافظ ملا عبدالحق اخوند۔ در ولایت



آنند سکونت دارد۔

سیوم، سیادت پناہ قاضی ملا رسول اخوندزادہ در ولایت صدہ استقامت دارد  
چهارم، غلام اخوند کہ در شہر ہرات سکونت می دارد۔  
پنجم، ملا عطا محمد اخوند در شہر ہرات مے باشد۔  
ششم، ملا جہاں اخوند در ولایت گلستان مے باشد۔  
ہفتم، ملا شہسوار اخوند عرب ساکن زند اور از حد و قد ہار۔  
ہشتم، ملا دین محمد اخوند در بکواسکونت می دارد۔  
نہم، قاضی نور محمد صادق اخوند در قیصار می باشد۔  
دہم، ملا فیض محمد اخوند در فرہ مے باشد۔  
یازدہم، ملا محمد رسول در ساغری باشد۔  
دوازدهم، ملا الف اخوند در ولایت گور زنگ باشد۔

سیزدہم، ملا جلال اخوند در خدمت اوشاں مے باشد۔ وایں ہمہ سیزدہ تن بچشم  
خود دیدہ ام کہ ہر یک صاحب کمال و حالات قویہ دارند۔ ایں سیزدہ مردم در اول سال  
مجاز شدہ اند الحال کہ زمانہ بسیار گذشتہ خلفا اوشاں بسیار سمع مار سیدہ۔  
ثانیاً معروض آں کہ در حلقہ ایں حلقہ بگویش در اول دہلہ جذبات وادہ و نعرہ و بے تابی و  
گرہیا و خندہ و قہقہہ و بے خودی و غیبت و استغراق مے بودند حتی کہ در بعض اوقات ہمہ  
اہل حلقہ کہ گاہے پنجاہ و گاہے بصد کس رسیدہ بودند بے طاقتیہا مے کہ دند و برہم می افتاد  
الحال آں احوال باں منوال نماندہ مگر دو کس را گاہے آں اضطرابات دست مے دہد گاہے  
نہ۔ و بجائے آں حالات استغراق و محویت و حضور و آگاہی بخت تعالیٰ سبحانہ غالب می  
باشد۔ بعضے مردمان را در حالت صلوٰۃ کیفیۃ رو مے دہد کہ بجز گفتن تکبیر تحریمہ در قیام  
بیہوش شدہ استادہ مے باشند تا کہ وقت صلوٰۃ خارج شدہ مے رود و آں شخص بہماں  
حالت باقی باشد باز بزمن مے افتد مانند مردہ و کسے را ایں در رکوع دست مے دہد و  
کسے در سجود کسے را در شہد و بعضے را بعد از گذشتن وقت نماز و بعضے بعد از گذاردن نماز بافاقہ  
مے آیند و بعضے در حالت ذکر و بعضے در حالت مراقبہ و بعضے بغیر آں جسد و بدن خود را مانند خانہ

و یا مثل کوہ کلاں مے بینند و بعضے ہمہ زمین را آن حسد خود پُر مے یابند و بعضے خود را چنان طول می بینند کہ گویا سر خود با آسمان مے ساینند بلکه ازاں مے گذرانند و بعضے بجز وجود خود هیچ نئے بینند و بعضے ہمہ را حق مے انگارند بلکه ہمہ اداست مے دانند و بعضے آواز کلمہ انا الحق از ہر عضو و بن مئے خود مے شنوند و زبان گفتن نئے توانند و ایں حالات بعضے را تا مدت طویلہ و بعضے را تا مدت قلیلہ می ماند بعد ازاں منقطع می شود و حالات دیگر رومے دہد و بعضے را کشوف ناسوتیہ بعضے را کشوف ملکوتیہ حاصل مے شود و بعضے را حالت جو عیہ چنان غلبہ مے نماید کہ بر هیچ چیز مے سیر نئے شوند بلکه گویند کہ اگر بار اشتہر گندم خام مے خورم سیر نئے شوم۔ قربان حضرت شوم ایں چہ حالات است اطلاع فرمایند در حلقہ مولوی میر باز صاحب و ملا دران صاحب و مولوی محمد جاناں صاحب و ملا خان محمد صاحب و ملا امان اللہ صاحب و مولوی محمد عادل صاحب و مولوی میر واعظ و ملا ہیبت اخوند صاحب و مولوی شیر محمد صاحب ایں احوالات جذبات و آہ و نعرہ و ناله و اضطراب و استغراق و بے خودی و غیبت و محویت زیادہ از حد است کہ مشایخ ایں ولایت و علماء ایں دیار ندیدہ و نشنیدہ اند از ایں جہت بہا بے نوا یان و غریبان حسد و نفص و کینہ و عداوت می درزند ہر اہم اللہ سبحانہ و تعالیٰ وایانا۔ اندک چیز مے از احوال خود و خلفاء و سایر مسترشدان آن حضرت نوشتہ شد و ایں ہمہ حالات و فیوضات و برکات کشفیات و کرامات از آن حضرت است قلبی و روحی فداہ ۵

بے لطف تو من قسم را نتوانم کرد	احسان ترا شمار نتوانم کرد
گم بر تن من زباں شود ہر مومئے	یک شکر تو از ہزار نتوانم کرد
او بجز نائی و ما بجز نئی نہ ایم	او دے بے ما و ما بے وے نہ ایم
نئے کہ ہر دم نغمہ آرائی کند	فے الحقیقت از دم نائی کند
نیاور دم از خانہ چیز مے نخواست	تو دادی ہمہ چیز و من چیز تست

ایں بے عمل بے کردار و سیاہ چیز نیست کہ خود را در میان آرد۔ ثانیاً آن کہ اگر مسند امام المسلمین حضرت نعمان بن ثابت ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مطبوع یا قلمی بدست آید برائے فقیر خردہ ہر بانی فرمودہ ارسال دارند۔ تنگی وقت بسبب تہیاء روانگی خراسان و کثرت احوال حلقہ بگوشان کہ برہمن انفاس قدسی اساس نقد وقت ایشان است حوصلہ تفصیل نہ داشت مع آن کہ مخدوم زادہ ام صاحب در طلب جواب کرامت نامہ استعجال



فرموده اند۔ این لاشے را چوں رزانت تقریر و متانت تحریر نیست ہر جائے کہ خطائے رفتہ  
باشد بحسن الطاف کریمانہ اصلاح فرمایند زیادہ حدادب۔ و صلی اللہ علی خیر خلقہ محمد وآلہ و صحبہ  
اجمعین ۛ

## مکتوب بیست و دوم بنام ملا میر اعظم صاحب بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله وسلام على عباده الذين اصطفى۔ اما بعد، فالسلام المسنون و  
الدعاء المشحون۔ من الفقير الحقير لاشئ دروست محمد المعروف بالحاجي كان  
الله له عوضا عن كل شئ۔

على اخي الشريف العزيز ملا مير واعظم صاحب سلمه الله تعالى عن حوادث  
الزمان والنواثب ان احوال هذا المكان من كل الوجوه قريبن محمد الله سبحانه  
المستول من الله تعالى سلامتكم وعافيتكم وثباتكم على الشريعة والطريقة الحقيقية  
فاتها فوق الكرامة ويرحم الله عبدا قال امينا۔

فاعلم يا اخي قد ظهرت وبدعت في هذه الزمان فرقة وهابية تسمى انفسها  
بالمحدثين وبسبب خبث الباطن وفساد العقيدة طال لسانها في ذم امامنا حضرة  
النعمان بن ثابت الكوفي امام المفسرين والمحدثين وانكرت من اجتهاد الائمة  
المجتهدين المتقدمين والمتأخرين وحصر المذاهب الاربعة وقد اتفق على حصرهم  
علماء السلف الصالحين فصا حصرهم ثابتا بانعقاد الجماع وابتين بعون الله تعالى  
جل شانہ شہدۃ من مناقب الامام الموصوف ونبذة من دلائل حصر المذاهب  
الاربعة رغما للانف المخاصمين الطاعين في شان الائمة المجتهدين۔ فاقول يا الله  
التوفيق من الكتاب المستطاب المسند للامام الاعظم اعني حضرة النعمان بن  
ثابت الكوفي رحمة الله عليه المعروف في الآفاق بمسند الخوارج۔ الباب الاول  
في ذكر شئ من فضائل التي تفردها اجماعا فنقول وبالله التوفيق مناقبه وفضائله  
كالخصي لا تعد ولا تحصى ولا يمكن ان يستقصى لكن الفضائل التي تخص وتفردها  
ولم يشاكر اجماعا من بعده احد فيها يمكن احصائها وضبطها في عشرة انواع۔

الأول، في الأخبار والآثار المروية في مدحه دون مدح من بعده -  
 الثاني في أنه ولد في زمان الصحابة والقرن الذي شهد له رسول الله صلى  
 الله عليه وسلم بالخيرية دون من بعده -

الثالث، في أنه روى عن أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم دون  
 من بعده -

الرابع، في تبرزنه في عهد التابعين للفتوى دون من بعده -  
 الخامس، في أنه تلمذ واستفاد من أربعة آلاف من التابعين وغيرهم  
 دون من بعده -

السادس، في روايته عن الكبار من التابعين وعلماء المسلمين دون من بعده -  
 السابع، في أنه اتفق له من الأصحاب العظماء المجتهدين ما لم يتفق لأحد  
 من بعده -

الثامن، في أنه أول من استنبط الأحكام وأسس قواعد الاجتهاد وبالغ في  
 الأحكام دون من بعده -

التاسع، في أنه لم يقبل العطايا عن خلفاء البرايا بل أفضل من كسبه على جماعته  
 الفقهاء دون من بعده -

العاشر، في وفاته وشهادته بسبب تورعه عن الدنيا وأجهاه دون من بعده -  
 أما الأول، فقد أخبرني الصمد الكبير شرف الدين أحمد بن مؤيد بن موفق بن  
 أحمد المكي قال الشيخ الزاهد محمد بن اسحق السراجي الخوارزمي أنا أبو حفص عمر بن أحمد  
 الكراسي أنا الإمام أبو الفضل محمد بن حسن الناصبي حدثنا أبو القاسم بن طاهر البصري  
 حدثنا أبو يوسف أحمد بن محمد الواعظي رباط إبراهيم بن أدهم حدثنا أبو عبد الله  
 محمد بن نصر الوهاب قال أنا أبو عبد الله المأمون بن أحمد بن خالد حدثنا أبو علي بن  
 أحمد بن علي الحنفي حدثنا فضيل بن موسى السينائي عن محمد بن عمر عن أبي سلمة عن  
 أبي هريرة رضي الله تعالى عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يكون في  
 امتي رجل يقال له أبو حنيفة هو سراج امتي يوم القيامة - وعن أبي سلمة عن أبي  
 هريرة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم أنه قال إن في امتي رجلا وفي حديث



القصري يكون في امتي رجل اسمه نعمان وكنيته ابو حنيفة هوسراج امتي هوسراج  
 امتي هوسراج امتي. عن ابان بن ابي عياش عن انس بن مالك قال قال رسول الله  
 صلى الله عليه وسلم سيأتي من بعدى رجل يقال له نعمان بن ثابت ويكنى ابا حنيفة  
 ليحيين دين الله وسنتي على يده. عن نافع عن ابن عمر رضي الله تعالى عنهما قال قال  
 رسول الله صلى الله عليه وسلم يظهر من بعدى رجل يعرف بابي حنيفة يحيي الله  
 سنتي على يديه. عن عبد الله بن مغفل قال سمعت امير المؤمنين علي بن ابي طالب  
 رضي الله تعالى عنه يقول الا انبئكم برجل من كوفان من بلد تكبر هذه اومن كوفتكم هذه  
 يكنى بابي حنيفة قد ملئ قلبه علما وحكما وسيهلك به قوم في اخر الزمان الغالب  
 عليهم التنافر يقال لهم البنانية كما هلكت الرافضة بابي بكر وعمر رضي الله تعالى  
 عنهما. عن سعيد عن الضحاك عن ابن عباس رضي الله تعالى عنه قال يطلع بعد النبي  
 صلى الله عليه وسلم يد ر علي جميع خراسان يكنى بابي حنيفة رضي الله تعالى عنه حدثنا  
 الحسن بن اسمعيل بن الحسن عن ابي عبد الرحمن عن الزهاري قال شهدت حماد اوجاءه  
 ابو حنيفة فقال له حماد يا ابا حنيفة انت نعمان بن ثابت الذي ذكرنا ابراهيم قال سقا  
 الله زمانا يكون فيه رجل يقال له نعمان يكنى بابي حنيفة يحيي احكام الله تعالى رسوله  
 ويحري بعده ابد ما بقي الاسلام ولا يهلك من اتخذاها وعمل بها فان انت لقيته فاقرأه  
 مني السلام. عن كعب الاحبار قال اني لاجد اسامي العلماء واهل العلم مكتوبة بصفا  
 وانسابهم اهل زمان <sup>وفيات</sup> واني لاجد اسم رجل يقال له نعمان بن ثابت يكنى ابا حنيفة و  
 اجد له شانا عظيما في العلم والفقه والعبادة والحكمة والزهادة قد ساد اهل زمانه  
 من اهل العلم فمن تبعه اهتدى وهو بداهم يعيش مغبوطا ويموت شهيدا. عن  
 عبد الله بن المبارك قال اخبرني ابن لهيعة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم  
 في كل قرن امتي سábqون وابو حنيفة سابق هذه الامة. قال سمعت الامام الشافعي  
 يقول اني لا تبرك بابي حنيفة رحمه الله واجي الى قبره فاسأل الله تعالى الحاجة  
 عند قبره فأتبعه عنى حتى تنقضى وانشدني الصديق الكبير شرف الدين احمد بن  
 المؤيد المكي الخوارزمي قال انشدني الصديق العلامة صدق الامة ابو المؤيد موفق احمد  
 المكي لنفسه هـ



رسول الله قال سراج ديني وامتنى الهداة ابو حنيفة  
 عبد ابي عبد الصخابية في الفتاوى لاحمد في شريعته خليفة  
 سدي ديباج فتياء اجتهاد وخمسة من الرحمن خيفة

اما النوع الثاني، من مناقبه وفضائله التي لم يشارك فيها من بعده من ارباب  
 المذاهب انه ولد في زمن الصخابية على ما انبأني الشيخ المعمر شيد الدين الى آخر  
 قال سمعت من احمد بن داود بن علي بن ابي عبد الله قال ولد ابو حنيفة سنة احدى و  
 ستين ومات سنة مائة وخمسين وهذا القول تفرد به الحسن الخلال فاما القول المشهور  
 انه ولد سنة ثمانين من الهجرة الى آخر الاسناد وعن ابي سعد قال سمعت الواقدي يقول  
 سمعت حماد بن ابي حنيفة يقول ولد ابي سنة ثمانين وهكذا اخرج به الحافظ ابو القاسم  
 طلحة بن محمد بن جعفر الصغار في مسنده وقال اي ابو حنيفة توفي في ايامي عبد الله بن جعفر  
 بن ابي طالب وابو امامة الباهلي ووائل بن الاسقع وعمر بن حريث وعبد الله بن ابي اوفى  
 وجماعة من الصخابية يقول اضعف عباد الله محمد العربي الخوازمي فثبت بهذا انه ولد في  
 زمن اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو من اهل القرن الذي شهد له رسول  
 الله صلى الله عليه وسلم بالخيرية ووصفه بالعدالة فان اصحاب الحديث اختلفوا  
 فمنهم من جعل ابا حنيفة من القرن الثاني وقد اجمعوا ان ولادته كانت في القرن الاول  
 واجتهد في القرن الثاني انشدني صدق الامامة ابو المودب الموفق بن احمد المكي الخوازمي  
 لنفسه هـ

علا مذهب نعمان خير المذاهب كذا القميص خيرا الكواكب  
 تفقه في خير القرون مع التقى فذهبه لا شك خيرا المذاهب

واما النوع الثالث، من مناقبه وفضائله التي لم يشارك فيها من بعده انه روى  
 عن اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم فان العلماء اتفقوا على ذلك ان اختلفوا  
 في عددهم منهم من قال اتم ستة رجال وامرأة ومنهم من قال خمسة وامرأة ومنهم من  
 قال سبعة وامرأة -

واما النوع الرابع، من مناقبه وفضائله التي تفرد بها ولم يشارك فيها من بعده انه  
 اجتهد وافق في زمن التابعين رحمة الله تعالى عليهم اجمعين - وقال صاحب الاختيار



وشارحه الخطاوى والفقهاء ذرعه عبد الله بن مسعود رضى الله تعالى عنه سقاه علقه  
وحصده ابراهيم الخفي وداسه حماد ولحنه ابو حنيفة ونجته ابو يوسف وخبره محمد و  
سائر الناس يأكلون من خبزهم وقد نظم بعضهم فقال هـ

الفقهاء ذرعه ابن مسعود وعلقه      حاصده ثم ابراهيم داس  
نعمان طاحنه يعقوب عاجنه      محمد خابزو الاكل الناس

وقد ظهر علمه بصانيفه كالجوامع والزيادات والنوادر حتى قيل انه صنّف في  
العلوم الدينيّة تسعة وتسعين كتاباً ومن تلاميذه الشافعي رضى الله تعالى  
عنه وتزوج بامر الشافعي وفوض اليه كتبه وماله فصاّر الشافعي فقيهاً ولقد انصف الشافعي  
حيث قال من اراد الفقهاء فليلزم اصحاب ابي حنيفة فان المعاني قد تيسرت لهم الله  
ما صرت فقيهاً الا بكتب محمد بن الحسن وقال اسمعيل بن ابي رجاء رأيت محمد بن المنام  
فقلت ما فعل الله بك قال غفر لي قال لوارثت ان اعذبك ما جعلت هذا العلم  
فيك فقلت له فابن ابو يوسف قال فوقنا بدلتين قلت فابو حنيفة قال هيهات  
ذاك في اعلى عليين وكيف وقد صلى الفجر بوضوء العشاء اربعين سنة وبحج خمساو  
خمسين حجة ورأى ربه في المنام مائة مرة ولها قصة مشهورة في الحجّة الاخيرة استاذن  
حجبة الكعبة بالدخول ليلاً فقام بين العمودين على رجله اليمنى ووضع اليسرى على  
ظهرها حتى ختم نصف القرآن ثم ركع وسجد ثم قام على رجله اليسرى ووضع اليمنى  
على ظهرها حتى ختم القرآن فلما سلم بكى وباحى ربه ما عبدك هذا العبد الضعيف  
حق عبادتك لكن عرفك حق معرفتك فذهب نقصان خدمته لكمال معرفته فهتف  
ها تف من جانب البيت يا ابا حنيفة قد عرفتنا حق المعرفة وقد خدمتنا فاحسن  
الخدمة وقد غفرنا لك ولمن اتبعك فمن كان على مذهبك الى يوم القيامة ثقل لابي حنيفة  
بمبلغت ما بلغت قال ما بخلتُ بالافادة وما استنكفت عن الاستفادة قال مسافر  
بن كدام من جعل ابا حنيفة بينه وبين الله سراجوت ان لا يخاف وقال فيه شعرة  
حسبي من الخيرات ما اعدت  
دين النبي محمد خير الوري      ثم اعتقادي مذهب النعمان  
وعنه عليه الصلوة والسلام ان آدم افتخر بي وانا افتخر برجل من امتي اسمه نعمان



وكنته ابو حنيفة من اراج امتي - وعنه عليه الصلوة والسلام ان سائر الانبياء يفتخرون  
بي وانا افتخر بابي حنيفة من احبيه فقد احبني ومن ابغضه فقد ابغضني كذا في التقديم  
شرح مقدمة ابى الليث وقال في الضياء المعنوي وقول ابن الجوزي انه موضوع  
تعصب لانه سري بطرق مختلفة - وروي الجرجاني في مناقبه بسند له سهل بن عبد الله  
التستري انه قال لو كان في امته موسى وعيسى مثل ابى حنيفة لما قهوه واولما انتصروا  
ومناقبه اكثر من ان تحصى وصنف فيها سبط ابن الجوزي مجلدين كبيرين سماه الانتصاف  
لامام ائمة الامصار وصنف غيره اكثر من ذلك -

والحاصل ان اباحنيفة نعمان من اعظم معجزات المصطفى بعد القرآن حسبك  
من مناقبه اشتهر من هبه ما قال قولا لا اخذ به امام من الائمة الاعلام وقد جعل  
الله للحكم لاصحابه واتباعه من زمانه الى هذه الايام الى ان يحكم بمن هبه عيسى عليه  
الصلوة والسلام وهذا يدل على امر عظيم اختص به من بين سائر العلماء العظام كيف  
لا وهو كالصديق رضي الله عنه له اجرة واجرم دون الفقه والف فرع احكامه  
على الاصول العظام الى يوم الحشر والقيام وقد اتبعه على مذهبه كثير من الاولياء  
الكرام ممن اتصف بثبات المجاهدة وركض في ميدان المشاهدة كابراهيم بن ادهم  
وشقيق البلخي ومعروف الكرخي وابى يزيد بسطامي وفضيل بن عياض داود الطائي و  
ابى حامد اللخاف وخلف بن ايوب وعبد الله بن المبارك وكيعة بن الجراح وابى  
الوقاف وغيرهم ممن لا يحصى له عدة ان يستقصى فلو وجد وافيه شبهة ما اتبعوه و  
لا اقتدوا به ولا وافقوه وقال الاستاذ ابو القاسم القشيري في رسالة مع صلابة في  
مذهبه وتقدمه في هذا الطريقة سمعت الاستاذ ابا على الدقاق يقول انا اخذت  
هذه الطريقة من ابى القاسم النصر ابادي قال ابو القاسم انا اخذتها من الشبلي و  
هو اخذها من السري السقطي وهو من معروف الكرخي وهو من داود الطائي وهو اخذ  
العلم والطريقة من ابى حنيفة وكل منهم اثني عليه واقرب فضل فنجبالك يا اخي الم  
يكن اسوة حسنة في هؤلاء السادات لكبارا كانوا متهمين في هذا الامر والافتخار  
وهم ائمة هذه الطريقة واسر باب الشريعة والحقيقة ومن يعدهم في هذا الامر فالهم  
تبع وكل من خالف ما اعتمدوه مردود ومبتدع وبالجملة فليس ابو حنيفة في زهد ورعه



وعبادته وعلمه وفهمه بمشاركته ومما قال فيه ابن المبارك هـ

لقد زان البلاد ومن عليها	امام المسلمين ابو حنيفة
باحكام واثار وفقه	كآيات الزبور على الصحيح
فما في المشرقين له نظير	ولا في المغربين ولا بكوفه
فقام مشيراً شهراً للآلى	وصام نهارة لله خيفه
فمن كابي حنيفة في علاه	امام للخليفة والخليفة
رأيت العائبين لسفاهاً	خلاف الحق مع حجج ضعيفه
وكيف يحل ان يؤذى فقيه	له في الارض آثار شريفه
فقد قال ابن ادريس مقالاً	صحيح النقل في حكم لطيفه
بان الناس في فقه عيال	على فقه الامام ابى حنيفة

فلعنة ربنا اعداد رمل

على من رد قول ابى حنيفة

وقد ثبت ان ثابتاً والداً الامام ادرك الامام على بن ابى طالب فدعاه ولد زينة  
بالبركة وصح ان اباً حنيفة سهم الحديث من سبعة من الصحابة كما بسط في او اخر منية  
المفتي وادرك بالسنة نحو عشرين صحابياً كما بسط في اوائل الضياء وقد ذكر الامام العلامة  
شمس الدين محمد ابوالنصر ابن عرب شاه الانصارى الحنفى في منظومة الالفية المسماة  
بجواهر العقائد ودور القلائد ثمانية من الصحابة من روى عنهم الامام الاعظم ابى  
حنيفة رحمة الله تعالى عليه عليهم اجمعين حيث قال هـ

معتقد اى مذهب عظيم الشان	ابى حنيفة المفتى النعمان
التابعى سابق الائمة	بالعلم والدين سراج الامة
جمعا من اصحاب النبى ادركا	اشهرهم قد اقتضى وسلكا
طريقة واضحة المنهاج	سالمته من الضلال الداجى
وقد روى عن انس وجابر	وابى اوفى كذا عن عامر
اعنى ابا الطفيل ذا	ابن واشله وعين ابن جزء
قد روى الامام ونبئت عجره	هى التمام وتوفى ببغداد

بدانکه اے برادر گلمہ چند بنا بر حصر مذاہب اربعہ از کتاب مستطاب شرح سفر سعادتہ کہ از  
تصنیف شیخ عبدالحق محیث الدہلوی رحمۃ اللہ علیہ رحمتہ واسعہ است مے نگارم تا دفع تشویش  
از دلہما متردین دور گرد و صاحب کتاب مذکور منشأ اختلاف ائمہ و اسامی اوشان با تفصیل  
تالیخ ولادت و انتقال و اسبقیت و لاحقیت ہر یک انہیں چہار امامان مشہورہ بیان ساختہ  
اند بعد ازاں فرمودہ اند کہ ایں چہار تن از امامان دین و مقتدایان ملت اند کہ ضبط و ربط احادیث  
واقوال صحابہ و سلف و تطبیق و توفیق میان آنہا نمودہ و تفسیر و تادیل و بیان ناسخ و منسوخ کردہ  
و غایت بذل مجہود دریں باب فرمودہ استنباط احکام بقیاس و اجتہاد از نصوص کتاب و  
سنت نمودند و غیر مجتہدان راجز تابع ایشاں بودن چارہ و سبیلے نیست و مشلخ طریقت  
و ہر رگان ایشاں ہم بریں مذاہب بودند یا رب مگر آہنائے کہ ایشاں بجائے اجتہاد رسیدہ  
و موافق یا مخالف ایشاں برائے خود اجتہاد مے نمودہ باشند و اللہ اعلم۔ و انکہ گویند الصوفی  
لا مذہب لہ نہ بایں معنی است کہ اندر اردین مذہبے نیست و تابع مذاہب نہ و ہر چہ خاطرش  
خوش دارد و دلش بدان حکم کند ہم بدان عمل کند بلکہ توجہش چنانکہ گفتہ اند آنست کہ دے در بعضے  
مواضع از مذاہب آنچه در آن ورع و احتیاط بیشتر یا بد اختیار کند ہر مذہب کہ باشد و یا  
آنکہ ہر مذہب اہل حدیث کہ ہر چہ حدیث صحیح یا بد بدان عمل کند۔ محققان گویند کہ ایں نیز علی  
الاطلاق صحیح نہ بود تحقیق آن است کہ ہم از روایات مذہب خود کہ آں را اختیار کردہ اند و وجہ اقتدا  
ساختہ است روایتے اختیار کند کہ احوط بود یا موافق ظاہر حدیث صحیح باشد اگر چہ ظاہر  
روایت و مشہور از ان مذہب نہ بود و الا تفرق مذہب و تعدد وجہتہ موجب تفرق اعمال  
ظاہر گردد و از انجا سرائیت بہ تفرق و عدم ضبط احوال باطن کند و فرمودہ اند کہ قبلہ توجہ یکے بایہ  
چہ امام شریعت و چہ شیخ طریقت تابنا۔ توحید حکم و قدم تحقیق راسخ گرد و چہ تشعب و تفرق  
اصل موجب تشعب و تشتت فرع بود پس ضبط انفس باصل مرجوع الیہ فقہاء و اصولاً و  
تصوفاً لازم بود کذا ذکرہ بعض المحققین من فقہاء الصوفیۃ و آنچه در حدیث است کہ اِسْتَقْتِ  
قَلْبَکَ یعنی فتوے از دل خود طلب کن و ہر چہ فرماید و بد آنچه حکم کند بدان رو ایں در صورت  
تردد و تنذیب است یعنی آن جا کہ دلائل از قرآن و احادیث و اقوال علما مختلف آیند و  
تعارض نماید و در دائرہ تبحر و تردد افگند حاکم دریں صورت تحری قلب و ترجیح اوست تا از ان  
اقوال آنچه دل نشین ادا گرد و اختیار کند و عمل نماید و آن نیز در مادہ قلب مطہر مزکی منور نور ایمان



و تقوی است که بنور فرست که در جوهر ایمان ابدلع نموده اند آنچه حق است در یاد آں شق  
اختیار کنند که خیر و صواب در آں بودند آنکه هر چه در دلش افتد هم بر آن عمل کنند بدین رجوع بدلیل  
شرعی که این سخن روئے بجانب الحاد و اباحت دارد و پائی لغزش جاہلان است باجملة  
مذاهب حق و طرق وصول بمنزل مقصود و ابواب درآمد خانه دین این چهار است و هر که را  
از این راه با و در سے از این دریا اختیار نمود و براه دیگر رفتن عبث و بیهوده باشد و کارخانه عمل را  
از ضبط و ربط بیرون افکندن و از راه مصلحت بیرون افتادن است و اگر قصد سلوک طریق  
و ریح و احتیاط دارد هم از مذہب واحد مختار روایتی که دلیلش احسن و قوی و فائده اش اعم  
و اتم و احتیاط در آن اکثر و او فرو و اختیار کنند و براه نصحت و مسالمة و حیلہ اندوزی نرو و این طریق  
متاخران است و شک نیست که این طریق حکم ترم و مضبوط تر است - و حجة این طائفین  
است که همه متمسک بكتاب و سنت اند و مقتدایان دین اند و دیگر تعیین و تخصیص را وجه  
چه باشد و نص فَاَسْأَلُوا أَهْلَ الدِّينِ كِرَانُ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ و اشاره حدیث  
اصحابی کالنجوم فباہم اقتدیتم اھتدیتم نیز ہم برین است یعنی چیزے که شما  
ندانید از اہل علم پرسید و از ایشان بیاموزید - و فرموده اصحاب من ہم چوستاران اند و ہم  
راہ نمایندگان اند - و علماء دیگر در حکم ایشان دانید و این مذہب بظاہر بالنیاف نزدیک تر  
نماید و بفہم زودتر آید و لیکن قرارداد علماء و مصلحت دید ایشان در آخر زمان تعیین تخصیص مذہب  
است و ضبط و ربط کار دین و دنیا ہم درین صورت بود و از اول مخیر است ہر کہ ام را اختیار نماید  
صورت دارد و لیکن بعد از اختیار یکے بجانب دیگر رفتن بے توہم سوئے ظن و تفرق و تشوب  
در اعمال و احوال نخواہد بود قرارداد متاخرین علماء برین است و ہوا المختار و فیہ النجہ - اما درین  
روزگار پسین مجتہدین کہ در فقہ و حدیث و زہد و دواعی عبادت مشہور و معروف ہونید احادیث  
و اقوال صحابہ را تتبع نموده و ناسخ را از منسوخ و صحیح را از سقیم جدا ساخته و تحقیق و تاویل آں فرمودہ  
تطبیق و توفیق میان آں ہادادہ مذہب قرار دادہ اند - عوام مسلمانان را بلکہ علماء را درین روزگار این  
قوت و طاقت کجا است کہ این کار از دست ایشان آید - ایشان را غیر متابعت مجتہدین  
کہ در دن و در پئے ایشان رفتن سبیلے نبود و چارہ نہ والعہدہ علیہم این کار متقدمین مجتہدین ایسر  
بود و بحقیقت بے قیاس و اجتہاد کار از پس نرو و باخر دست بکں نزد ضرورت افتد و  
دلایل حجیت قیاس و وجوب عمل بدین در شرح خاتمہ کتاب معلوم گردد انشاء اللہ تعالی - و حکم



مجتهد بحقیقت حکم کتاب و سنت است و لکن چون این حکم در آن جا پوشیده است و صریح نہ پس مجتہدان دین و امان راہ یقین ال حکم مکونہ و مستورہ را بر منصفہ ظور آورده و ایماہ و اشارت را بہ تصریح مبدل ساختہ جزا ہم اللہ تعالیٰ عنایہ الخیر الجزاء

**وصل** در اذہان بعضے مردم چنان در آمدہ کہ مذہب امام شافعی موافق حدیث است و ملوک طریقہ اقتداء و اتباع در مذہب ایشان بیشتر است و مذہب ابو حنیفہ مبنی بر رائے و اجتہاد است و مخالف احادیث - این سخن غلط محض است و جہل صریح - آخر نہ در اجتہاد حفظ کتاب اللہ و حفظ احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و معرفت اقوال سلف شرط است و بے آن درست نیست - و چون قیاس و اجتہاد آن امام اعظم را عظیم الشان اقدم و اسبق و مقدم و مسلم تمام است است این گمان را مجال نبود مانا کہ سبب وقوع دریں ورطہ آن بود کہ بعضے محدثین کہ در مذہب امام شافعی بودند در کتابہا کہ تصنیف کردند چنانچہ مصانج و مانند آن دلائل مذہب خود را تتبع و تفحص نمودہ جمع کردند و در احادیث مذہب حنفی براہ طعن و جرح رفتند و اینہا بے گوشہ تعصب نخواہد بود و اکثر ایشان بابی حنیفہ بے گوشہ تعصب نہ باشند عفی اللہ عنہم - نظر در کتب حنفیہ کہ در دیار عرب مشہور است باید انداخت تا حقیقت حال منکشف گردد و دریں مذہب مواہب الرحمن کتابے است شارح او التزام کردہ است کہ دلیل او از آیات قرآن و احادیث صحیحین بیارد کتاب ہدیہ در دیار مشہور و معتبر ترین کتابہا است نیز دریں وہم انداختہ چہ مصنف نے در اکثر بنا کار بر دلیل معقول نہادہ و اگر حدیثے آورده نزد محدثین خالی از ضعف نہ غالباً اشتغال وقت آن استاذ در علم حدیث کم تر بودہ است و لکن شرح شیخ ابن السمام جزاہ اللہ خیر الجزاء تلافی آن نمودہ و تحقیق کار فرمودہ است و گفتہ اند کہ نزد مے اے نزد امام ابی حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ صدقہا بود کہ احادیث مسموعہ خود را در آن ضبط کردہ و گفتہ اند کہ مشایخ او کہ از ایشان استماع حدیث کردہ و رائے جمع از صحابہ کہ از ایشان شنیدہ از تابعین سی صد کس بودند و آنہا کہ از مے روایت مسندے کردہ اند یا نصد کس اند و مجموع استاذان مے در علم چہا ہزار کس اند و جمعے آن را بر ترتیب حروف تہجی جمع کردہ و چون احادیث کہ امام شافعی بدان اخذ کردہ و تمسک نمودہ است امام ابو حنیفہ بدان تمسک نہ نمودہ و اخذ نہ کردہ مردم گمان کردند کہ مذہب ابو حنیفہ احادیث است و حالانکہ دریں جا احادیث دیگر است صحیح و قوی تر است از آن کہ و مے



رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہر آن تمسک نموده و بجهت آن احادیث کہ متمسک امام شافعیؒ است ترک داده و اکثر متمسکات اودر صحیحین است و این معنی تفصیل بیان کرده اند و اثبات نموده اند۔ و فی الحقیقت مذہب حنفی جامع معقول و منقول است و ماناکہ در اغلب اوقات و احوال عادت کریمہ آن امام آن بوده کہ در تفہیم و تبیین مذہب خود بجهت رعایت طبع عامہ خلق کہ مجہول اند بر تطابق معقول و منقول و تأیید نقل بعقل اقتضایہ دلیل معقول کرے و بقصد تسلیہ و تشفیہ طبع ایشان در کشف و تبیین آن کو شیدے والا اصل تمسک استدلال اود بکتاب و سنت و اقوال سلف بود خود چہ صورت دارد کہ بے رجوع بکتاب و سنت و اجماع تمسک بقیاس کند و حالانکہ شرط عمل ہر آن عدم آن اصول است چنانکہ در کتب اصول فقہ بر مذہب ایشان مقرر شدہ است و این دلائل عقلیہ ایشان در حقیقت ہر اے تأیید و ترمیم بعضی احادیث بر بعضی بموافقت و سے مریاس را دلایر از احادیث آنچہ موافق بقیاس بود ارجح است چنانکہ ہم در اصول فقہ قرار یافتہ نہ آنکہ قیاس در مقابل نص کرہ باشد و نیز حکم بصحت و ضعف احادیث در زمان متاخرین بر خلاف زمان سابق است چہ می تواند کہ حدیثی در زمان ایشان صحیح باشد سبب اجتماع شرائط صحت و قبول و رد آن کہ یک واسطہ بود میان ایشان و حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وسلم پس از ہجت روات دیگر کہ بعد از ان آمدہ ضعیف پیدا شدہ پس از حکم متاخرین محدثین بضعف حدیثی لازم نیاید بضعف سے در زمان امام ابو حنیفہ مثلاً و این نکتہ ظاہر است و از کلام بعضی محققین کہ ذکر کردہ اند کہ حکم ہوا تر و شہرت و وحدت حدیث معتبر در صدر اول است و الالب احادیث کہ در آن وقت از احاد بودہ و بعد از ان بوجود کثرت طرق بردواج ابن علم و کثرت طالبان و جامعان کہ بعد از ان پیدا شدہ بمرتبہ شہرت رسیدہ باشد استیناسے باین مخنے توان یافت و امام اعظمؒ بجمہ غایت امتیاز و نور فضل و کمال مغبوط و محسود عالم بود متاخرین شافعیہ را چہ گوید کہ بعضی متقدمین را نیز ہاں جناب حسد گونہ بود و در حقیقت ہر کہ فاضل تر محسود تر شافعیان را این حال است اما امام شافعیؒ را بہ بینند کہ چہ مدح اصحاب و سے می کند و می گوید کہ الناس کلہم عیال علی فقہ ابی حنیفہ رحمہ اللہ و در شان امام محمد شیبانیؒ کہ شاکر دابی حنیفہ است فرمودہ کہ اگر اہل کتاب از یہود و نصاری تصانیف محمد رحمۃ اللہ علیہ بہ بینند بے اختیار ایمان آرند امام حافظ ابو محمد بن حزم گفتہ کہ اصحاب ابو حنیفہ بہ متفق اند کہ حدیث ہر چند اسناد او ضعیف و



مقدم نہ واولیٰ تر از قیاس و اجتہاد است وے تا بحضرت نرسد عمل بقیاس نہ کند و  
 عمل بحديث باقسام از درست ندهد و امام شافعی قیاس را بر چندین از اقسام حدیث مقدم  
 دارد درین مقام تفصیل است مذکور در علم اصول فقہ آنجا نظر باید کرد و از اقسام قیاس نیز جز  
 بقیاس مؤثر عمل نکند و قیاس تناسب و قیاس شبه و قیاس طردہ ہمہ نردے موقوف غیر  
 معمول بہا اند و در چندین مواضع قیاس را با حدیث ترک داده و امام شافعی عمل بقیاس  
 کرده و اگر آں را ذکر کنیم سخن درازی کشد و ابو حنیفہ تقلید صحابی را در آنچه صحابی با اجتہاد خود  
 گوید واجب دانند و شافعی گوید ہم رجال و سخن رجال ما بایشان در اجتہاد برابریم و ما ہم  
 مجتہدانیم مجتہد را تقلید مجتہد دیگر نرسد نقل است کہ امام ابو حنیفہ فرموده عجب از  
 مردم است کہ مے گویند او فتویٰ بہ رأے خود مے دهد و حال آنکہ من ہرگز فتویٰ ندیم ہر آنچه  
 ما ثور و مروی نیست و امام حجتہ عبداللہ بن المبارک ازوے نقل کردہ کہ گفت آں چہ از  
 احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آید فبا الرأس والعین قبول کنم و آنچه از صحابہ رسیدہ  
 رضی اللہ تعالیٰ عنہم نیز اختیار کنم و از گفت ایشاں نہ برآیم و لیکن چیزیکہ از تابعین بیاید ما و  
 ایشاں برابریم بایشاں مزا حمت کنیم و در تحقیق حق بحث وفتیش نمایم و از فضیل بن  
 عیاض نقل است کہ اگر حدیث بر ابو حنیفہ آمدے متابعت آں کرے و اگر از صحابہ و  
 قدمائے تابعین آمدے نیز براہ متابعت و اقتدار ایشاں رفتے والا اجتہاد نمودے۔ در  
 کتب نوشتہ اند کہ اگر مسئلہ نزدے رضی اللہ تعالیٰ عنہ آمدے مدت مدید بیارن خود  
 در آن بحث کرے و تحقیق وفتیش نمودے پس از آن جواب دادے و یاران او عظام دین و  
 قدام اہل حدیث وفقہ و زہد و ورع بودند رحمۃ اللہ علیہم اجمعین۔ مجاہد و معتقدان مذہب  
 حنیفہ را رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم این قدر کافی است والسلام۔ و صلی اللہ علیٰ خیر خلقہ محمد وآلہ و  
 اصحابہ اجمعین ۛ

مکتوب بیست و سوم بنام ملا حیدر شاہ صاحب پونہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ و سلام علی عبادہ الذین اصطفے۔ اما بعد، انخوی اعزٰی ارشدی ملا سید حیدر  
 شاہ صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ عنہ الافات الافاقیۃ و البلیات الانفسیۃ بحرۃ النبی الثقلین



وامام اقبلتین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

از فقیر حقیر لاشے دوست محمد کہ مشہور بحاجی است کان اللہ لعوضاً عن کل شیء بعد از سلام مسنون و اشتیاق مشحون مطالعہ نمایند الحمد للہ والمنة کہ احوالات فقیر تاحین تحریر کہ ہفدہم ماہ ذی الحجہ قرین سپاس بے قیاس منع حقیقی علی الاطلاق است جلت نعمائہ رفعت آلائہ والمسئول من اللہ سبحانہ سلام و عافیتکم و ثباتکم علی الشریعۃ المصطفویۃ علی صاحبہا الصلوۃ والسلام۔

المرام انکہ ایمانے کہ آن صاحب در باب کیفیت زیارت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کردہ بودند قدر از ان در بیان کیفیت زیارت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم از وجوب و سنت و استحباب و قصد صاحب کرام و سلف الصالحین بدریافت این سعادت عظمی و حیات انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام در قبور شریف و توسل استمداد از جناب آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اجمالاً برگزینہ می شود۔

بدانکہ زیارت سید المرسلین باجماع اہل سنت و جماعت از سلف و خلف قولاً و فعلاً از افضل سنن و اوکد مستحبات است۔ قاضی عیاض رضی اللہ تعالیٰ عنہ مے گوید، زیارت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سنتے است مجمع علیہا و فضیلتے است مرغوب فیہا و بعضے از علماء مابکیہ بوجوب آن رفته اند و دیگران تاویل این قول سنت قریب واجب کردہ گو یا مراد سنت موکدہ مثل واجب است از برائے تاکید و اکثر علماء بر آنند کہ سنت زیارت بعد از ادائے حج است۔ قاضی حسین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کہ از مشاہیر علماء شافعیہ است مے گوید چون از حج فارغ شود باید کہ وقوف بہ ملتزم نماید و دعا کند بعد از ان بہ مدینہ شریفہ آید و زیارت قبر مبارک سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم مشرف گردد۔ قاضی ابی طالب رحمۃ اللہ علیہ گوید کہ بعد از حج و عمرہ مستحب است کہ قصد زیارت آن حضرت کند و حسن بن زیاد از امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ روایت می کند کہ احسن مراجع راست کہ ابتدا بکند و مناسک حج بجا آورد بعد از ان بہ مدینہ آید و زیارت قبر شریف کند و زیارت آن حضرت نزد حنفیہ از افضل مستحبات و مندوبات است و اوکد مستحبات قریب بدرجہ واجبات و علماء مذہب اربعہ بتقدیم حج تصریح کردہ اند و بعضے از سلف با وجود انکہ طریق حج کہ نہ از جانب مدینہ بود اول قدم مدینہ منورہ از لوازم وقت شمرند و بالجملہ بعضے از تابعین را در زیارت



مدینه قبل از مکہ شریفہ معظمہ اختلافی است۔ و تاج الدین سبکی رحمۃ اللہ علیہ فضیلت قربت زیارت آل حضرت را با اصول اربعہ مشرّح بیان کرده اما کتاب فقوله تعالیٰ وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ جَاءُوكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللَّهَ وَكَفَرُوا بِلَهُمْ بَرَحٌ وَتَرْغِيبٌ وَحُضُورٌ در گاہ رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم و سوال مغفرت برائے خود از جناب اجابت مآب و طلب استغفار از مآب صلی اللہ علیہ وسلم و این مرتبہ عظیم است کہ ابد انقطاع پذیر نیست از رحمت استوار حالت موت و حیات نسبت سرکاسات و ثبوت استغفار از آل حضرت مراست را بعد از موت و جمیع علماء از این آیت شریفہ استوار حالت حیات و محبت فہم نموده اند تا در آداب زیارت حکم کہ دہ و گفتمہ اند کہ این آیت شریفہ را بخواند وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ جَاءُوكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللَّهَ وَكَفَرُوا بِلَهُمْ بَرَحٌ وَتَرْغِيبٌ وَحُضُورٌ در گاہ رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ بعد از رحلت آل حضرت زیارت آند و این آیت شریفہ مذکورہ خواند۔ و این حکایت اعرابی مشہور است و جمیع از باب مذہب اربعہ کہ تصنیف مناسب گج کہ دہ اند این حکایت آورده و استحسان نموده از ائمہ اعلام با سنانیدے کہ دارند روایت آل کردہ اند۔ و محمد بن حرب ہلالی رحمۃ اللہ علیہ گوید کہ مدینہ آمد و زیارت قبر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کردم در مقابل ششم ناگاہ اعرابی آمد و زیارت کرد و گفت یا خیر الرسل حق تعالی کتابی بر تو فرستادہ است صادق، در مے فرمودہ است وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ جَاءُوكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللَّهَ وَكَفَرُوا بِلَهُمْ بَرَحٌ وَتَرْغِيبٌ وَحُضُورٌ و این بیت خواند

یا خیر من دُفِنْتُ بالبقاعِ اعظمہ      فطاب من طیبہن القاع والاکرم  
نفسی الفداء لقبرانت ساکنہ      فیہ العفاف و فیہ الحج والکرم

بعد از آن ادرفت۔ آل حضرت را بخواب دیدم مے فرمایند کہ آل مرد را در یاب بشارت و کہ حق تعالی بشفاعت من ادر مغفرت داد و گناہان ادر بخشید۔ و حافظ عبد اللہ رحمۃ اللہ علیہ در مصباح الظلام از روایت امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ عنہ مے آند، بعد از سہ روز از دفن آل سرور کہ گذشتہ بود اعرابی آمد و خود را بر قبر شریف انداخت و خاک پاک آل حضرت بر سر خود ریخت و گفت یا رسول اللہ آل چه تو از خدا شنیدی ما از تو شنیدیم و آنچه از خدا یاد گرفتیم ما از تو یاد گرفتیم و از آل حبلہ آنچه بر تو آمدہ این آیت است



وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ جَاءُوكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللَّهَ وَمِنْ رَبِّهِمْ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ  
 آمده ام تا برائے من استغفار کنی۔ از قبر شریف نداء کرده گفته شد قد غفرلک۔ و در  
 ثبوت زیارت آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم احادیث شریف بسیار آمده اند بعضی بصریح  
 لفظ در زیارت قبر شریف و بعضی بالفاظ دیگر۔ و آن کہ بصریح آمده است این است  
 حدیث اول، من زائر قبری وجبت له شفاعتی۔

حدیث ثانی، من زائر قبری حلت له شفاعتی۔  
 الحدیث الثالث، من جاءني زائراً لا تعلمه حاجته الا زیارتی کان حقاً علیّ ان  
 اکون له شفیعاً یوم القیامة۔

الحدیث الرابع، من حج فزار قبری بعد وفاتی کان کمن زارنی فی حیاتی۔  
 الحدیث الخامس، من حجّ ولم یزره فی نقد جفائی۔  
 الحدیث السادس، من زارنی الی المدینة کنت له شفیعاً وشهیداً۔  
 و در روایت آمده۔ من زائر قبری کنت له شفیعاً وشهیداً۔

الحدیث السابع، من زارنی متعملاً کان فی جواری یوم القیامة ومن مات فی احد  
 الحرمین بعثه الله من الامنین یوم القیامة۔

الحدیث الثامن، من حج حجة الاسلام و زار قبری و غزا غزوة و صلی فی بیت  
 المقدس لم یسئله الله عز و جل فیما افترض علیه۔

الحدیث التاسع، من حج الی مکه ثم قصد فی فی مسجدی کتبت له حجتان مبرراتان۔

الحدیث العاشر، من زارنی میثاقکما زارنی حیاً و من زار قبری وجبت له  
 شفاعتی یوم القیامة۔

الحدیث الحادی عشر، من علی رضی الله عنه قال النبی صلی الله علیه وسلم  
 من زار قبری بعد موتی فکما زارنی فی حیاتی و من لم یزره قبری فقد جفائی۔

الحدیث الثانی عشر، عن علی رضی الله عنه من سال الرسول الله صلی الله علیه  
 وسلم الدرجة الرفیعة والوسيلة حلت له شفاعته یوم القیامة و من زار قبر رسول  
 الله صلی الله علیه وسلم کان فی جوارس رسول الله۔

از جمله احادیث که مثبت حیات انبیاء است صلوة اللہ علیهم بعد از عموم نصوص قرآنی

درجیات زمرہ شہداء و مقاتلین فی سبیل اللہ اس حدیث است کہ ابو علی بنقل ثقات از روایت انس بن مالک می آرند قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الانبیاء احياء فی قبورهم یصلون۔ و آنچه بخصوص اثبات حیات مسرور کائنات کنیز حدیث است کہ مشہور و معروف است ما من احد یسلم علی اکا سر اللہ علی روحی حتی امر علیہ السلام۔

الحديث الثالث عشر، وروایت از احمد بن حنبل رحمه الله آمده است کہ ما من احد یسلم علی عند قبری اکا سر اللہ علی روحی حتی امر علیہ السلام الحديث الرابع عشر، از عمر رضی اللہ عنہ من صلی علی عند قبری مردت علیہ و من صلی علی فی مکان اخر یبلغونیہ۔

الحديث الخامس عشر از ابو هريره رضی اللہ عنہ است مرفوعاً ما من عبد یسلم علی عند قبری الا وکل اللہ بهما ملکاً یبلغنی و کفی له اجر اخرته و دنیاة و کنت له شهیداً و شفیعاً یوم القيمة۔

حديث السادس عشر در کتاب بدور الشافره از حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا روایت می کنند کہ ما من رجل یزور قبر اخیه فیجلس عنده الا استانس به حتی یقوم و ابن ابی الدینار رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ از ابو هريره روایت می کنند کہ اگر بر قبر آشنائے بگذر دے شناسد و اگر سلام کند رد می کند۔ سمہوی رحمۃ اللہ علیہ می گوید کہ احادیث دیرین باب بسیار است۔ مازری در توثیق غرای الایمان از سلمان بن سعید رحمۃ اللہ علیہ می آرند کہ گفت آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم را در خواب دیدم پس پرسیدم یا رسول اللہ! اینہا کہ بزیارت شما می آیند و بر تو سلام می کنند می شنوی فرمود نعم و اردد علیہم۔ و ابن نجار از ابی ایوب رضی اللہ عنہ روایت می کند سالے از سالہان حج کردم و بزیارت سید المرسلین ہمدینہ آمدم۔ چون بہ قبر شریف رسیدم و سلام کردم آواز شنیدم کہ می گوید و علیک السلام۔ و امثال آن از اولیاء اللہ و صلحاء امت بسیار منقول است۔ و اما درجیات انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام در قبور با اتفاق علماء درجیات آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بعد از وفات پنج شک و شبہ نیست و ہم چنین سایر انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام در قبور زندہ اند و حیات کامل تر از حیات شہداء کہ در قرآن مجید است و آن حضرت صلی اللہ



علیہ وسلم سید الشہداء است۔ و در حدیث شریف آید است علمی بعد وفاتی کعلی  
 فی حیاتی رواه حافظ ابن عدی رحمۃ اللہ علیہ فی الکامل و ابویعلی رحمۃ اللہ علیہ بہ نقل ثقات از  
 انس بن مالک رحمۃ اللہ علیہ روایت می آید قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم الانبیاء  
 احياء فی قبورهم یصلون و ینزیہتی رحمۃ اللہ علیہ می گوید کہ شواہد او از احادیث صحیحہ بسیار  
 است و ابونصور بغدادی رحمۃ اللہ علیہ می گوید محققین و تکلمین بر آنند کہ رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وسلم حی است بعد از وفات و مسروری شود بطاعات امت۔ و اجساد انبیاء علیہم السلام  
 بوسیدہ نمی شوند و قبور و زیارت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تقرب الی اللہ است عز و  
 جل، و کدام تقرب و توسل ازین تقرب اولی و اکمل خواهد بود کہ وصول و حصول زیارت او  
 صلی اللہ علیہ وسلم تقرب برب العالمین است۔ آیت شریفہ مَن یُطِيعِ الرَّسُولَ فَقَدْ اَحْلَعَ  
 اللہ۔ اِنَّ الَّذِینَ یُبَایِعُونَكَ اِنَّمَا یُبَایِعُونَ اللہ الایۃ۔ و زیارت آن حضرت صلی اللہ علیہ  
 وسلم بعد از مہات علم ملازمت او دارد کہ در حالت حیات او صلی اللہ علیہ وسلم بود۔ و احادیث  
 شریف کہ قبل ازین مذکور شدہ درین معنی صریح اند و از جملہ این ہا این حدیث بود کہ من  
 حج و لم یرنی فقد جفانی و جفا بآن حضرت بسیار بے ادبی است و بے پروائی از آن  
 حضرت صلی اللہ علیہ وسلم و زرت پس ترک آن زیارت مبارک موجب شغل خاطر و تفرقہ  
 باطن می گردد بلکہ نزد این حقیر گناہ کبیرہ است۔ و حال آن کسان نزد حق تعالی چه باشد کہ  
 از زیارت نبی خود انکار دارند اصلاً بزیارت مشرف نشوند عیاذ باللہ تعالی من یرہ الاعتقاد  
 السور۔ و قتی کہ بزیارت مبارک مشرف شوند بصفیت حیا و وقار سلام گویند کہ السلام  
 علیک یا رسول اللہ السلام علیک یا نبی الکریم و رحمۃ اللہ وبرکاتہ السلام علیک  
 یا خاتم النبیین السلام علیک یا ابا بکر الصدیق رضی اللہ تعالی عنک السلام  
 علیک یا عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالی عنک

و اما سفر ہر لے زیارت قبر شریف و شدہ حال بقصد دریافت زیارت آن حضرت  
 صلی اللہ علیہ وسلم سعادت است عظمیٰ۔ و اصحاب کرام رضی اللہ عنہم و سلف الصالحین  
 رحمۃ اللہ علیہم بجهت زیارت سید کائنات بسیار آمدہ از ان جملہ حکایت آمدن بلال مؤذن  
 است رضی اللہ عنہ در زمان خلافت عمر رضی اللہ عنہ از شام بمدینہ شریفہ آمد ابن عساکر  
 رحمۃ اللہ علیہ از روایت ابی الدرداء رضی اللہ عنہ می آید کہ بلال رضی اللہ عنہ آنحضرت را



بجواب دید که می فرمایند اے بلال این چه جفا است که بیچ زیارت مانی آئی۔ بلال ہم در آن  
ساعت راحلہ خود را سوار شد و قصد مدینہ طیبہ نمود چون بمدینہ منورہ رسیدہ بہ قبر شریف  
رسید کہ یہ کہہ دوڑئے نیا از خاک مالید امام حسن و امام حسینؑ را دید کہ از حجرہ برآمدن ایشان را  
در کنار گرفت و بر سر دوڑئے مبارک ایشان بوسہ داد و ہم در آن زمان قریب فاطمہ الزہرا  
رضی اللہ تعالیٰ عنہا بار بار بقارحلت فرمودہ بودند۔ مردم خواستند کہ از بلال رضی اللہ عنہ اذان  
شنوند گفتند کہ اگر امام حسن و امام حسین بفرمایند اورا اذان چارہ نخواستہ بود و الا کسے بعد از  
رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم برائے بیچ کس اذان نگفت و لہذا چوں ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ بعد از  
وفات آل حضرت از مے خواست کہ برائے اذان گفتہ باشد۔ بلال گفت یا ابا بکر تو مرا  
بزرغ خریدی و در راہ خدا آزاد کردی یا برائے خود کہہ دی یا برائے خدا۔ فرمود برائے خدا کہہ گفت  
اکنون نیز برائے خدا مرا رہا کن تا بطور خود باشم مرا طاقت و زہرہ آن نیست کہ بعد از رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم برائے کس دیگر اذان گویم پس بشام رفت و اذان جا بقصد زیارت مدینہ  
آمد۔ الغرض چوں امام حسن حسین با مے فرمودند کہ اذان گوید بر سطح مسجد بر محلے کہ در زمان آن  
سرور مے استاد برآمد چوں گفت اللہ اکبر اللہ اکبر غریب از مردم بہ خواست کہ تمام مدینہ  
در جنبش آمد و چوں گفت اشہد ان لا الہ الا اللہ تنزل زیادہ شد و گمہ یہ و زاری و فریاد مردم  
زیادہ تر شد و چوں فرمود اشہد ان محمد رسول اللہ دیگر قیامتے قائم شد و بیچ از مردمان و  
زمان صغیر و کبیر در مدینہ شریف نہانند کہ نہ برآمد و در گریہ نشد گویا کہ روز مصیبت سید المرسلین  
صلی اللہ علیہ وسلم تازہ شد و گویند کہ از غایت غلبہ و اشتیاق آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اذان  
را تمام نتوانست کہہ دو فرود آمد۔ کذا ذکر فی غنیۃ الطالبین۔

آوردہ اند کہ چوں امیر المومنین عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فتح شام کہہ دو بہ اہل بیت المقدس  
مصالحات نمود و کعب اجبار آمد و بشراف اسلام مشرف شد عمر بن الخطاب را با سلام او  
غایت فرح و سرور دست داد و در وقت رجوع باوے گفت اے کعب خواہی کہ با ما بمدینہ  
آئی و زیارت سید انبیاء کنی گفت نعم یا امیر المومنین نعم بفضل ذلک۔ بعد از قدم بمدینہ  
مطہرہ اول اول کائے کہ عمر رضی اللہ عنہ کہہ ابتداء بسلام پیغمبر بود صلی اللہ علیہ وسلم۔ و عبد اللہ بن  
باسناد صحیح روایت می آرد کہ ابن عمر چوں از سفر قدم مے آورد اول بہ قبر شریف می  
رسد مے گفت السلام علیک یا رسول اللہ السلام علیک یا ابا بکر السلام علیک یا ابنا



و در موطاء امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نیز این روایت مذکور شدہ است و شخصے از نافع مولیٰ ابن عمر رحمۃ اللہ تعالیٰ پر سید و نویدی کہ ابن عمر بر قبر شریف مے استاد و مے گفت السلام علی النبی السلام علی ابی بکر السلام علی ابی گفت نعم۔ و در مسند امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ از ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت آمدہ کہ گفت از سنت است کہ بہ قبر شریف نبوی از قبل قبلہ بیائی و پشت بقبلہ کنی و بگوئی السلام علیک ایہا النبی و رحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

و اما توسل و استشفاع بمرمت سید الرسل و استعانت و استمداد بجاہ و جناب او صلی اللہ علیہ وسلم پس فعل انبیاء و مرسلین و سیرت سلف و خلف صالحین است چہ پیش از ازل وقت کہ روح پاکش لباس جسمانیہ پوشد و چہ بعد از ازل ہم در حیات دنیویہ و ہم در عالم برزخ و در عصاات قیامت کہ انبیاء مرسل را بحال منطق و تاب دم زدن نباشد فتح باب شفاعت اولین و آخرین را مستغرق بحار نعمت و مشمول انوار رحمت کردہ اند و در استمداد از جناب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم در چہار موطن اخبار و آثار پور و دیو ستہ اما اول توسل بواسطہ پیش از نشاء انسانیت و دائرہ خلقت است از جملہ احادیث و اخبار کہ در آن وارد شدہ این حدیث است از عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کہ علماء حدیث تصحیح آن کردہ اند کہ چون از آدم صلی اللہ علیہ السلام آن خطیہ سر ہرزادہ برائے اعتذار و توبہ لگفت یا رب اسئلك بحق محمد ان تغفر لی۔ از در گاہ مجید فرمان آمد یا آدم چگونه شناختی محمد را صلی اللہ علیہ وسلم و ہنوز جوہر روح را در صدف جسمانیت در نہ آورده۔ گفت خداوند اتومی دانی، روزی کہ مرا بہ ید قدرت خود پیدا کردی و نفخ روح علوی در قالب بشریت من نمودی بہر برداشتم و بہر قائم عرش نوشتہ دیدم لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ از ازل روز شناختم کہ وے بندہ ایست ترا کہ محبوب ترین خلق است نزد تو و مقرب ترین حضرت عز شانہ فرمان آمد کہ چون تو او را در در گاہ من وسیلہ مغفرت آوردی گناہ ترا بخشیدم۔ یا آدم اگر محمد نمی بود ترا پیدا نمی کردم۔ و در بعضی روایات آمدہ کہ کلماتے کہ آدم صلی اللہ علیہ وسلم از در گاہ رب العزت تلقین نمودہ و سبب توبہ و مغفرت او گشتہ چنانچہ منطوق آیت کریمہ قَتَلْتَنِي اَدْرُ مِنْ سَمِّهِ كَلِمَتِ قَتَاب عَلَيَّ است این بود الہی بمرمت محمد و آلہ اغفر لی۔ سبکی گوید رحمۃ اللہ علیہ چون توسل باعمال صالحہ باوجود انکہ فعل ایشان است و مقصود و نقصان موصوف جائز باشد و در بار گاہ رحمت مقبول و مستجاب گردد تشفع بہ پیغمبر خدا کہ محب و محبوب اوست



بطریق اولیٰ بود۔ صاحب قصیدہ بکرہ می گوید ۵

یا اکرم الرسل مالی من الودعہ

سوالک عند حلول الحادث العمم

اما الثانی کہ توسل بجناب اوست در دنیا در مدت حیات شے صلی اللہ علیہ وسلم بیش تر ازان است کہ در حضر آید۔ در جاست کہ مرے ضربہ البصر پیش آن حضرت آمد و عرض نمود کہ یا رسول اللہ دعا کن تا خدا خیر و عافیت نصیب من کند فرمود اگر بصارت خواہی دعا کن تا چشم تو بینا گردد اگر آخرت خواہی صبر کن کہ آن بہتر است برائے تو گفت دعا کن یا رسول اللہ! فرمود تا کہ وضو کند و ایں دعا را بخواند اللھم فی اسئلتک واتوجہ الیک بنبیئک محمد بنی الرحمة یا محمد انی اتوجہ بک الی ربی فی حاجتی ہذا لتقضی لی اللھم فشفعہ فی۔ ترمذی گفتہ است ہذا حدیث صحیح غریب و بیہقی نیز صحیح آن کردہ باز یادت ایں عبارتہ در آخر حدیث کہ فقام وقد بد البصر۔ فی روایتی ففعل الرجل فبرء و اخبار در باب توسل و استمداد از باب حاجات بجناب سید کائنات صلی اللہ علیہ وسلم مثل سعتہ رزق و حصول اولاد و نزول مطر و رخائے عیش و امثال آن بسیار است۔

واما الثالث کہ توجہ و توسل با دست صلی اللہ علیہ وآلہ و اصحابہ وسلم بعد از وفات نیز در دے آثار درود یافتہ۔ طبرانی رحمۃ اللہ علیہ در معجم کبیر از عثمان بن حنیف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ وایتہ مے آرد کہ مرے بود کہ اورا نزد عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ حاجتہ بود کہ وانے شد عثمان رضی اللہ عنہ اصلاً بحال او نظر و التفات نمی گماشت۔ آن مرد حال خود را عثمان بن حنیف بر صورت علاج جست۔ گفت بمتوضاء نہ و وضو کن و بسجود در آئی و دو رکعت نماز بگذار و بگو اللھم انی اسئلتک واتوجہ الیک بنبیئنا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بنبی الرحمة یا محمد انی اتوجہ بک الی ربی فیقضی لی حاجتی بعد ازاں حاجت خود را عرض کن۔ آن مرد برفت بد آنجہ وے فرمودہ بود عمل کرد و بعد ازاں ہر در عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ در بان پیش آمد و دست اورا گرفت و نزد عثمان رضی اللہ عنہ در آورد وے اورا بر فرش خاصہ بنشانید و حاجت پر سید ہرچہ حاجت او بود روا کرد و گفت بعد ازیں ہرچہ حاجتہ کہ ترا باشد بگو تا روا کنم۔ آن مرد خوش حال پیش عثمان رضی اللہ عنہ برآمد نزد ابن حنیف رفت و گفت جزاک اللہ خیر امگر توجہ پر عثمان در باب تضاء حاجت من گشتی و ایں چنین ساخت و پیش ازیں اصلاً بحال من التفات نمی کرد و گفت و السلام



من بیچ نہ گفتم مگر آنکہ رسول خدا را دیدہ بودم کہ ضربہ کے پیش سے آمد و دعا خواست تا چشم وے  
 بینا کرد و تمام این حدیث سابق سوت نمود پس برآں قیاس نمودم کہ توسل بوی صلی اللہ  
 علیہ وسلم موجب قضاء حاجت و سبب نجات مرام است۔ و قاضی عیاض مالکی رحمۃ اللہ علیہ  
 علیہ در کتاب شفاء سے آرد کہ در میان ابو جعفر خلیفہ و امام مالک رحمۃ اللہ علیہ در مسجد رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مناظرہ افتاد شاید ابو جعفر رحمۃ اللہ علیہ در اثنائے سخن آواز خود بلند کرد  
 مالک رحمۃ اللہ علیہ گفت یا امیر المؤمنین در مسجد پیغمبر خدا آواز چہ بلند می کنی و حق تعالی در کتاب  
 خود باب ادب می نماید و می گوید لَا تَرْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ الْآیۃ۔ و قوم دیگر  
 را مدح سے کند و سے فرماید إِنَّ الَّذِينَ يَعْزُبُونَ عَنْ آلِهِمْ وَرُسُلِهِمْ رِسْوَاِنَّ اللَّهَ أَدْلٰىٰكَ  
 الَّذِينَ آمَنُوا ثُمَّ كَلَمُوا بِهِمْ فَلَتَفَتَوْا وَلِلَّتَّقٰوٰی وَ حرمت پیغمبر خدا بعد از موت مثل حرمت ادبست  
 صلی اللہ علیہ وآلہ و اصحابہ وسلم در حیات۔ خلیفہ را بحفۃ او اثر سے ورتے پدید آمد و در خصوص دانستن  
 فرود شد و گفت یا اباعبد اللہ در وقت دعا توجہ بقبلہ کنم یا رئے برسول اللہ آم گفت چہ را وے  
 از پیغمبر گردانی و وے وسیلہ تست و وسیلہ پیر تو آدم صفی اللہ نزد خدا عزوجل استقبال  
 بہ پیغمبر کن و طلب شفاعت از رئے کن تا شفیع تو گردد و در باب ادب زیارت استجاب  
 استقبال برآں حضرت و توسل بدو دعا در حضرت سے و رعایت غایت ادب و نہایت  
 خضوع مذکور گردان شد اللہ تعالیٰ۔ و در ذکر قبر فاطمہ بنت اسد ام علی بن ابی طالب  
 کرم اللہ تعالیٰ وجہہ مذکور شد کہ آن حضرت در قبر او درآمد و گفت بحق نبیک و الانبیاء الذین  
 من قبلی و دریں حدیث دلیل است بر توسل در ہر دو حالت۔ نسبت بآن حضرت صلی اللہ  
 علیہ وآلہ وسلم در حالت حیات و نسبت انبیاء علیہم السلام بعد از وفات و چون توسل بانبیاء  
 بعد از وفات جائز باشد سید انبیاء علیہ افضل الصلوٰۃ و اکمل التحیات بطریق اولی جائز باشد  
 بلکہ اگر باین حدیث توسل با ولیاء خدا نیز بعد از وفات ایشان قیاس کنند و در نسبت مگر آنکہ  
 دلیل بر تخصیص حضرات رسول صلوٰۃ الرحمن علیہم قائم شود نیز بر این مدعا دلیل است آنکہ ابن ابی  
 شیبہ رحمہ اللہ بسند صحیح آردہ است کہ در زمان عمر رضی اللہ عنہ تخطی افتاد و شخصے بقبر شریف  
 نبوی آمد و گفت یا رسول اللہ استسقی لا تمک فانیہم قد ہلکوا آن حضرت در خواب آمد  
 و فرمود بر و بمرثیت دہ کہ باران خواہد آمد و این نوع توسل طلب دعا است ازاں حضرت از  
 پروردگار خود تا این حاجت مقضی گردد چنانچہ در حالت حیات بودیم چنانچہ مضمون عبارت یا



محمد انی توجبت بک الے ربی فی حاجتی یقضی لی مشعر است بدان فافهم۔ و ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ روایت کرد کہ در وقتے اہل مدینہ در خطبہ شدید رسید شکایت بعاشر صدیقہ رضی اللہ عنہا نمودند۔ فرمود بقبر شریف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیامید و در بچہ از مے بجانب آسمان بکشاید تا میان مے و آسمان حائل نباشد ہم چنان کردند کہ مے اشارت فرمود باران بسیار شد و امر مے رضی اللہ عنہا بکشادن در بچہ رمزے واضح است بآنکہ موجب فتح باب مطلوب دعا و سؤل آل حضرت است صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم از در گاہ رب العالمین جل جلالہ و ازین قبیل است سوال سائل از حضرت مے کہ گفت اسئلک عن افقتک فی الجنۃ یعنی سوال می کنم از حضرت تا کہ از پروردگار خود در خواست کنی و شفاعت فرمائی تا امر بسعادت مرافقت تو در جنت مشرف گرداند۔

و اما رابع کہ توسل بسر و انبیاء است در عرصات قیامت بوسیله شفاعت۔ پس با حدیث متواترہ ثابت است و اجتماع علماء بر آن منعقد۔ و در باب توسل بصالحین باعتبار علاقه کہ ایشان راست بجانب سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نیز اخبار و آثار آمدہ چنانچہ قصہ استسقاء عمر عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما اثبات آن مے کند۔ در خبر صحیح از انس بن مالک رحمۃ اللہ علیہ آمدہ کہ چون قحط سال مے شد و اساک باران روئے می نمود عمر در استسقاء توسل بعباس مے کرد عمر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مے گفت خداوند پیش ازین چون قحط مے شد توسل بہ پیغمبر تو مے کردیم و تو آب مے فرستادی اکنون توسل بہم پیغمبر تو مے کنیم پس بفرست برائے ما آب۔ و در روایتی از ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما آمدہ کہ عمر گفت رضی اللہ عنہ خداوند ما استسقاء مے کنیم بہم پیغمبر تو استسقاء مے نمائیم بہ پیرے۔ و عباس رضی اللہ عنہ در دعا خود گفت خداوند این قوم توجہ کن اگر در دوزخ است نسبتہ کہ مرا بہ پیغمبر تست خداوند امر از دوزخ ایشان شرمندہ مکن۔ و درین گفته است عباس بن عتبہ رحمۃ اللہ علیہ ابن ابی لہب

بعضی سقی اللہ الحجاز و اهلہ

عشیتہ یستسقی بشیبۃ عسی

و در نیل مطالب و فوز بہار کہ نزد استغاثہ و طلب از مرقہ منور سرور انبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہم وسلم کہ محتاجان و مسکینان را روئے نموده است اخبار و آثار بسیار آمدہ۔ و محمد بن المنکدر رحمۃ اللہ علیہ گوید مر مے پیش پدر من ہشتاد دینار و دویست تہادیکجا و رفت و اذن داد کہ اگر ترا حاجت افتد



ازیں باخرج کن۔ پدرم نزد احتیاج آں راضی کرد۔ چوں آں مرد باز آمد مبلغی کہ نماده بود طلب کرد۔ پدرم در ادائے آں در ماند و بائے گفت کہ فرمایا تا جواب تو گویم۔ ایں بگفت و شب در مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم بپوشید و بپوشید کرد و زمانے در حضور شریف و کلمے پیش منبر استغاثہ سے نمود و فریاد سے کرد۔ ناگاہ در تاریکی شب مردے پیدا شد و صرہ ہشتاد و دینار بدست لے داد با مد مبلغ آں بداد و از رحمت مطالبہ دین خلاصی یافت۔

و امام ابو بکر بن المقرئ رحمۃ اللہ علیہ گوید کہ من و طبرانی و ابوشیخ ہر سہ در صرم شریف مصطفوی بودیم۔ جو ریح بر ما غلبہ کردہ بود و دو روز ہمیں حال گذشتہ چوں عشا در رسید بحضور قبر شریف رفتیم و گفتیم یا رسول اللہ! جو ریح ہمیں کلمہ گفتیم و بہر گشتیم و من و ابوشیخ و خواب رفتیم و طبرانی نشستہ انتظار چیزے سے بر د۔ ناگاہ یک مرد علوی آمد و کہ پڑ بائے دو غلام بدست ہر کدام زنجیلے و در و چیز کثیر از طعام و تکر و خبز ہشت و با ما بخورد و آہنچہ از ما ندیم پیش ما بگذاشت و گفت لے قوم مگر شما شکایت پیش رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کردید بہ ہمیں ساعت آں حضرت را بخواب دیدم کہ مرا فرمود تا چیز بر شما حاضر آورم۔

و ابن الجلاء رحمۃ اللہ علیہ سے گوید کہ ہمینہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم در آدم و یک دو فاقہ بہر من گذشتہ بود بہر قبر شریف استادم و گفتم انا ضیفک یا رسول اللہ! بخواب پیغمبر خدا دیدم رغیفے بدست من داد نصفہ را ہم در خواب خوردیم و چوں بیدار شدم نصف دیگر در دست من باقی بود۔

و ابو بکر رحمۃ اللہ علیہ گوید کہ ہمینہ در آدم و در پنج روز بہر من گذشت کہ طعام نچشیدم روز ششم بہر قبر شریف رفتم و گفتم انا ضیفک یا رسول اللہ! بعد از آن در خواب سے بینم کہ سرور انبیاء سے آید و ابو بکر صدیق بر زمین و عمر بر شمال و علی بن ابی طالب در پیش۔ علی کرم اللہ وجہہ مرا سے گوید کہ ہمین پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم آمد رفتم و میان دو چشم مبارک ابو بکر دادم رغیفے بمن داد خوردیم چوں بیدار شدم ہنوز زیادہ از لے بدست من بود۔

احمد بن محمد صفوی رحمۃ اللہ علیہ گوید کہ ستر ماہ در باد گذشتہ بودم و پوست بدن من ہمہ تر تیدہ ہمینہ آدم و بہر آں سرور و صاحبیہ سلام گفتیم و بخواب رفتم۔ آں حضرت را دیدم کہ می فرماید احمد آمدی چہ حال داری گفتیم انا جائع و انانی ضیافتک یا رسول اللہ! فرمود دست بکشا و در ہم چند در دست من نہاد بیدار شدم و در ہم در دست من بودند باز از رفتم و فطیر و فالودہ خریدیم

و خوردم و بهادیہ در شرم۔ و امثال ایس حکایات بسیار است  
 حاشا ان یجرم الراجی مکرمہ  
 او یجمع الجارمنہ غیر محترم

و بدانند کہ در حدیث شریف آمدہ کہ اول ما خلق اللہ نوری و در حدیث دیگر آمدہ  
 انامن نور اللہ و المخلوق من نوری ہر گاہ کہ حق سبحانہ تبارک و تعالیٰ جمیع مخلوقات کائنات  
 را بقدرت کاملہ خود از نور مبارک ایشان بیا فرید پس ایشان اصل موجودات آمد پس ہمیں  
 سبب کہ آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اصل جمیع خلایق شد محققین علماء بنا بر این حکم کردہ اند کہ  
 آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث است بکافہ مخلوقات و سایر موجودات نہ مخصوص  
 بجن و انس و ملائکہ بلکہ فی رسول کل عالم است حتی نباتات و جمادات۔ و صلی اللہ علیہ وسلم  
 محمد وآلہ و اصحابہ اجمعین بر حمتک یا ارحم الراحمین :

## مکتوب بیست چہارم بنام ملا عطاء محمد آخوند اودہ صاحب

بسم الرحمن الرحیم

الحمد للہ و سلام علی عبادہ الذین اصطفی۔ اما بعد فضیلت پناہ شرافت دستگاہ برادر طریقہ  
 شریفہ ملا عطاء محمد آخوندزادہ سلمہ اللہ تعالیٰ۔

از فقیر حقیر لاشئ دوست محمد کہ مشہور بہ حاجی است کان اللہ عوضاً عن کل شیء۔ پس از سلام  
 مسنون و دعوات ترقیات مشحون مطالعہ نمایند الحمد للہ و المنۃ کہ احوال ایس فقیر بفضل و کرم  
 قادر بر عز شانہ قرین سپاس بے قیاس منع حقیقی است جل جلالہ و المسئول من اللہ سبحانہ  
 سلام و عافیتکم و ثباتکم علی الشریعۃ المرضیۃ علی صاحبہا الصلوٰۃ و السلام۔

المرام آنکہ مسئلہ افضلیت و اولویت اداے سن و نوافل بعد اداے صلوٰۃ مفروضہ  
 و مکتوبہ بجماعت در خانہ از کتب فقہ چنانچہ ہدایہ و در مختار و انفس کتب صحاح ستہ و  
 احادیث شریفہ کہ نزد فقیر ہمہ موجود اند چنانچہ صحیح بخاری و صحیح مسلم و جامع ترمذی و سنن ابی  
 داود و صحیح نسائی و ابن ماجہ و مشکوٰۃ مصابح برائے اطمینان خاطر نوشتہ فرستادم امید کہ خواہد  
 رسید۔



والأفضل في عامة السنن والنوافل إذا أتى في المنزل هو المروي عن النبي صلى الله عليه وسلم هداية في باب ادراك الفريضة ١٢ والأفضل في النوافل غير المتراويع المنزل ألا تخوف شغل عنها در المختار في باب الوتر والنوافل باب التطوع بعد المكتوبة ١٣

حدثنا مسدد قال حدثني يحيى بن سعيد بن عبيد الله قال أخبرني نافع عن ابن عمر قال صليت مع النبي صلى الله عليه وسلم سجدة قبل الظهر وسجدة قبل المغرب وسجدة قبل العشاء وسجدة قبل الجمعة فأما المغرب والعشاء ففي بيته ١٢ باب الركعتين قبل الظهر حدثنا سليمان بن حرب قال حدثنا حماد بن زيد عن أيوب عن نافع عن ابن عمر قال حفظت عن النبي صلى الله عليه وسلم عشر ركعات ركعتين قبل الظهر وركعتين بعده وركعتين بعد المغرب في بيته ركعتين بعد العشاء في بيته الحديث صحيح البخاري في الجلد الأول من كتاب الصلوة باب النفل بالليل والنهار ١٢ وحدثنا يحيى بن يحيى قال أنا هشيم عن خالد عن عبد الله بن شقيق قال سألت عائشة رضي الله عنها عن صلاة رسول الله صلى الله عليه وسلم عن تطوعه فقالت كان يصلي في بيته قبل الظهر أربعاً ثم يخرج فيصلي بالناس ثم يدخل فيصلي ركعتين الحديث صحيح المسلم في الجلد الأول ١٢ باب جاء في الركعتين بعد المغرب القراءة فيها وباب ما جاء أنه يصليهما في البيت حدثنا أحمد بن منيع نا اسماعيل بن إبراهيم عن أيوب عن نافع عن ابن عمر قال صليت مع النبي صلى الله عليه وسلم ركعتين بعد المغرب في بيته باب ما جاء في فضل صلاة التطوع في البيت حدثنا محمد بن بشار نا محمد بن جعفر نا عبد الله بن مسعود بن أبي هند عن سالم أبي النضر عن بسر بن سعيد عن زيد بن ثابت عن النبي صلى الله عليه وسلم قال أفضل صلواتكم في بيوتكم ألا المكتوبة للحامع الترمذي في الجلد الأول ١٢ باب صلاة الرجل التطوع في بيته حدثنا أحمد بن صالح نا عبد الله بن وهب نا خبرني سليمان بن بلال عن إبراهيم بن أبي النضر عن أبيه عن بسر بن سعيد عن زيد بن ثابت أن النبي صلى الله عليه وسلم قال صلاة المرء في بيته أفضل من صلاته في مسجد ذي هذا ألا المكتوبة سنن أبي داود ١٢ باب ركعتي المغرب أين تصليان حدثنا أبو بكر بن أبي الأسود حدثني أبو مطرف محمد بن أبي الوزير نا محمد بن موسى الفطر عن سعد بن أسحق بن كعب بن عجرة عن أبيه عن

حدثنا النبي صلى الله عليه وسلم اني مسجد بيني عبد الاشهل فصلى فيه المغرب فلما  
 قضوا صلواتهم اُدهم يسبحون بعد ها فقال هذه ضلوة البيوت سنن ابى داود ١٢  
 اخبرنا محمد بن بشر قال حدثنا ابراهيم بن ابى الوزير قال حدثنا محمد بن موسى الفطري  
 عن سعد بن اسحق بن كعب بن عجرة عن ابيه عن جدته قال صلى رسول الله صلى  
 الله عليه وسلم ضلوة في مسجد بيني عبد الاشهل فلما صلى قام ناس يتنفلون فقال  
 النبي صلى الله عليه وسلم عليكم بهذه الضلوة في البيوت صحيح النسائي ١٢ باب ما  
 جاء في الركعتين بعد المغرب حدثنا يعقوب بن ابراهيم الدورقي ثنا هشيم عن خالد  
 الحذاء عن عبد الله بن شقيق عن عائشة رضي الله عنها قالت كان النبي صلى الله  
 عليه وسلم يصلي المغرب ثم يرجع الى بيته فيصلي ركعتين. حدثنا عبد الوهاب  
 بن الضحاك ثنا اسماعيل بن عياش عن محمد بن اسحاق عن عاصم بن عمر عن قتادة  
 عن حماد بن ليبيد عن سرافع بن خديج قال اتانا رسول الله صلى الله عليه وسلم في  
 بني عبد الاشهل فصلى بنا المغرب في مسجدنا ثم قال اركعوا هاتين الركعتين في بيوتكم  
 ابن ماجه باب السنن وفضائلها ١٢ وعن ابن عمر قال صليت مع رسول الله صلى  
 الله عليه وسلم ركعتين قبل الظهر وركعتين بعد ها وركعتين بعد المغرب في بيته  
 وركعتين بعد العشاء في بيته وعن عبد الله بن شقيق قال سألت عائشة عن  
 ضلوة رسول الله صلى الله عليه وسلم عن تطلوعه فقالت كان يصلي في بيته قبل  
 الظهر اربعاً ثم يخرج فيصلي بالناس ثم يدخل فيصلي ركعتين وكان يصلي بالناس  
 المغرب ثم يدخل فيصلي ركعتين ثم يصلي بالناس العشاء ويدخل بيته فيصلي ركعتين.  
 للحديث مراراً مسلم ١٢ مشكوة المصابيح -

مكتوب ببيت پنجم ایضاً بنام ملا عطاء محمد صنا موصوف الصد

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله وسلام على عباده الذين اصطفى. ابا عبد، اخوى اعزى ارشدى ملا عطاء محمد آخوند  
 زاده صاحب سلمه اسر تعالے و ملا داد محمد صاحب سلمه اسر تعالے -



از جانب فقیر حقیر لاشته دست محمد که مشهور به حاجی است کان الله عوضا عن کل شیئ  
پس از تسلیات مسنون و دعوات ترقیات دارین مشحون مطالعه نمایند الحمد لله والمنته که  
احوال این جائے بفضل و کرم الهی عز شأنه است و المسئول من الله سبحانه سلا تسکون و  
عافیتکم و ثباتکم علی الشریعة علی صاحبها الصلوٰة والسلام - المرام آنکه مکتوب مرغوب  
که ابلاغ داشته بودند رسید کوالف مندرجش بوضوح انجامید - جز آنکه الله تعالی عفا  
خیر الجزاء -

و آنچه استفسار مسئله سب شیخین نموده بودند، صاحبان درین مسئله اکثر از علماء اہل سنت  
و جماعت بکفر سب و عدم قبول توبہ رفته اند و بعضی بعدم تکفیر ..... و قبول توبہ آورفته اند  
پس مفتی را لازم و واجب کہ در چنین مسئله کہ استخفاف و استحقار فضل صحابہ نموده اند فتوای  
بر قول مفتی بہ بدینند و حکم بکفر بکنند.

من سب الشیخین او طعن فیہما کفر ولا تقبل توبتہ وبہ اخذ الدیوسی  
وهو المختار للفتویٰ انتہی و حرم بہ فی الاشباہ و اقرة المصنف در المختار فی باب  
الارتداد قال فی الکتاب المسمی بالاشباہ والنظائر ان کل کافر اذا تاب تقبل توبتہ  
فی الدنیا والاخرة الا من سب النبی صلی اللہ علیہ وسلم او قذف عائشة رضی  
اللہ تعالیٰ عنہا فانہ یکفر ویقتل ولا تقبل توبتہ بدلیل قوله تعالیٰ اِنَّ الَّذِیْ یُسَبِّحُ  
کُفْرًا وَّ یُبْعَدُ اِیْمَانُہِمْ ثُمَّ اِذَا دُکِّرَ اَنَّ تُقْبَلَ تَوْبَتُہُمْ وَاُولَئِکَ هُمُ الضَّالُّونَ الْاِیَّة  
ونقل بعضہم عن اکثر العلماء ان من سب ابابکر و عمر کان کافرا ۱۲ و اخرج من عنہم  
والطعن فیہم وان کان ما یخالف الادلة القطعیة فکفر کقذف عائشة رضی اللہ عنہا  
والا فبدعت و فسق شرح عقائد من عینہ -

اقول مثبتا للمقدمة المنوعة کہ سب شیخین کفر است و احادیث صحیحہ بر آن است  
کما اخرج المجاهد والطبرانی و الحاکم عن عویمر بن ساعد انہ صلی اللہ علیہ وسلم قال  
ان الله اختارنی و اختار لی اصحابی فجعل منهم وزراء و انصارا و اصهارا فمن سبہم  
فعلیہ لعنة الله و الملائكة و الناس اجمعین لا یقبل الله منه صرفا ولا عدلا و کما اخرج  
الدارقطنی عن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم سیأتی من بعدک  
قوم لهم نبرٌ یقال لهم الرافضة فان ادركتهم فاقتلهم فانهم مشرکون قال قلت

یا رسول الله ما العلامة فیہم قال یقرطونک بما لیس فیک ویطعنون علی السلف  
اخرجہ عنہ من طہرق اخری ونحو ذراۃ عنہ وایۃ ذلک انہم یسبون ابابکر و  
عمر من سب اصحابی فعلیہ لعنة الله والملائکۃ والناس اجمعین امثال ایس احادیث  
بسیار آمدہ کہ ایس رسالہ گنجائش آں ندارد۔

والیضا سبب یحییٰ موجب بغض ایشان است و بغض ایشان کفر است۔ بالجہر من  
بغضہم فقد بغضنی ومن آذاہم فقد آذانی ومن آذانی فقد آذی الله۔ وایضاً  
اخرج ابن عساکر ان رسول الله صلی الله علیہ وسلم قال حب ابی بکر و عمر ایمان  
و بغضہما کفر ۳ از رسالہ رد شیعہ محبوب سبحانی مجید و منیر الف ثانی شیخ احمد فاروقی  
مہر ہندی قدسنا اللہ تعالیٰ بسرہ الاقدس بن عینہ والسلام اولاً و آخراً و باطناً و صلی اللہ علی خیر  
خلقہ محمد وآلہ و اصحابہ اجمعین ۴

## مکتوب بدیست و شتم بنام خان ملا خان صاحب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله و السلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ۔ اما بعد، شواہد فضل و افضال و دلائل عنایات  
کمال و اکمال رافع ملت بیضاً تا صب ریات شریعت غرامعاز اکابر عظام ملاذ اعظم علماء  
محقق قوانین ملک و ملت و مقرافانین دین و دولت زبدہ فضلاء و قدوۃ علماء عالی جناب  
شریعت مآب خان ملا خان صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ تابان و درخشاں باد۔

از جناب فقیر حقیر لاشے دوست محمد کہ مشہور بہ حاجی است کان اللہ لعنہ عن کل شی  
پس ابلاغ تحف دعوات وافیات و تسلیمات مسنونات معروض ضمیر منیر باد الحمد للہ  
کہ احوال ایس جائے بفضل و کرم الہی عز شانہ قرین سپاس بے قیاس منعم حقیقی است جل  
شانہ پیوستہ بہ بہبودی دارین و عافیت و رفاهیت کونین آں جناب معلی از بارگاہ الہ عز  
شانہ مطلوب القلوب بل انحص مدعا است۔

عرض ایس کہ فقیر ذلہ عدد رسال کہ اسامی در ذیل مفصل نوشتہ می شود در باب رد  
اقوال و اعتقاد فاسدہ فرقہ محدثہ و ہابیہ درست یاب نمودہ بخدمت شریف فرستادہ شد



انشاء اللہ تعالیٰ خواہند رسید پس از رفتن غور پروری دین متین محمدی صلی اللہ علیہ وسلم آنها را  
 رواج دهند با وجود حصول اجر جزیل از ربّ جلیل فقیر را دائم دعا گوئے ذات خویش دانند او  
 تعالیٰ شانہ و عزّت برہانہ آن مروج شریعت مصطفویہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام و  
 مقوی فرقہ ناجیہ کہ عبارت از اہل سنت و جماعت است در دارین سلامت با کرامت  
 و عزّت و اراد بالنبی و آلہ الامجاد علیہم و علیہم الصلوٰۃ والسلام و اسامی رسالہا این است اول  
 حق الامین تصنیف حضرت مرشدی و شیخی قدسنا اللہ تعالیٰ بسرہ السامی - دوم دلیل القوی  
 علی ترک القراۃ للمقتدی - سوم زبۃ المواسب چہارم اشباع الکلام فی اثبات المولدۃ  
 القیام - پنجم تذکرۃ الموتی و القبور - ششم رد استفتاء و ہایان - ہفتم ہبتہ الطاعات - ہشتم  
 و المنقود فی حکم امرأۃ المفقود - نهم رسالہ شاہ عبدالعزیز - دہم رسالہ محتوی ہر بیان مسائل  
 فرقہ ناجیہ فقط پس این رسائل را بخندست ساسی ہمدست سیادت پناہ و نہایت فضیلت  
 دستگاہ حقائق و معارف آگاہ ملا حیدر شاہ صاحب و فضیلت پناہ ملا صاحبزادہ نام قوم  
 سلیمان خیل فرستادہ امید کہ خواہد رسانید از آنجا کہ آن جناب فیض مآب قدوہ علماء الاعام  
 و مرجع امورات دینی و دنیوی خاص و عام است نوشتہ مے شود کہ بشد فی اللہ در باب قطع  
 فرقہ محدثہ و ہابیہ سعی بلیغ بکار برند و مسائل فرقہ ناجیہ اہل سنت و جماعت رواج دهند  
 انشاء اللہ تعالیٰ موجب برکات دارین و سعادت کونین آنجناب خواہد گردید فقط والسلام  
 المرقوم بتاریخ غرہ ربیع الثانی ۱۲۸۱ھ ۴

## مکتوب بیست ہفتم بنام خلیفہ جلیل القدر ملا امان اللہ صاحب ہراتی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ و سلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ اما بعد اخوی اعزّی ارشدی ملا امان اللہ آغوند زادہ  
 صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ -

از فقیر حقیر لاشئ دوست محمد کہ مشہور بہ حاجی است کان اللہ لہ عوضا عن کل شیء پس از  
 سلام مسنون و دعوات ترقیات دارین مشحون مطالعہ نمایند الحمد للہ و المنۃ کہ احوالات و  
 گذارشات اس جائے بفضل و کرم الہی عزّ شانہ قرین پیاس بے قیاس منعم حقیقی اند جلّ



وعمت نوالہ والمسنول من اسر سجانہ سلامتکم وعافیتکم وثباتکم علی الشریعۃ المرصیۃ علی صاحبہما  
الصلوۃ والسلام۔

الہام آنکہ مکتوب مثل بر رسیدن بوطن خویش بخیریت وعافیت کہ ہمدست ملا را از محمد لودین  
ابلاغ داشتہ بودند درین بہین رسید کوائف مندرجہ اش واضح گر دید لیکن عجب است کہ  
احوال رسانیدن کتاب مستطاب مناقب احمدیہ سعیدیہ بید ملا عبدالحق صاحب نہ نوشتہ  
اند و نیز قلمی نہ نمودہ اند کہ کتاب مستطاب مناقب احمدیہ بعلما آں دیار آشکارہ ساختہ و ایضاً  
عجب است کہ پیک کہ برائے برادر شاملا سیف السرداودہ بودم رسیدش نہ نوشتند و نہ  
ملا سیف السردگان مے کنم کہ شے حقیر بہ نظر نمایاں در آمدہ اند فقط

دیگر آنکہ اے برادر بر میر صادق و محب لازم و واجب کہ در جمیع افعال و اقوال و اخلاق  
و اطوار پیروی مانند پیران کبار علیہم الرحمۃ مے سازند و حتی الوسع خود مخالفت از روش او  
شاں مے درزند کہ مخالفت او شاں سبب بے برکتی و ستہ فیض باطنی اند آں برادرانیک  
معلوم کہ پیران کبار این فقیر قدس سرہم بر عزیمت نشستہ اند و از کسے حاکم و غنی وظیفہ قبول نفرمودہ  
اند چنانچہ نقل مشہور کہ بغوث زمان قطب دوران حضرت مرزا جان جاناں صاحب قدس اسر  
تعالی سرہ الاقدس محمد شاہ بادشاہ قمر الدین وزیر خود را در خدمت او شاں فرستادہ کہ اسر تعالی  
مارا لکے عطا فرمودہ ہرچہ بخاطر برسد بطریق ہدیہ قبول فرمایند۔ فرمودند اسر تعالی مے فرمایند  
قُلْ مَتَاعُ الدُّنْيَا قَلِيلٌ مَّتَاعُ بَهْتِ اَقْلِمِ بِاَقْلِيلِ فرمودہ نزد شامہفت حصہ آں قلیل یک  
اقلم ہندستان است پیش شامچیت کہ سر بہمت فقرا بقبول آں فرود آید۔ یکے از امرا۔  
جوی کلان و خانقاہ و مسجد شریف مرتب ساختہ و وجہ معاش فقرا معین نمودہ جناب حضرت  
مرزا صاحب قبول فرمود و فرمودند کہ برائے گذشتن مکان خویش دے گانہ برابر است و روزی  
ہر کس در علم الہی مقدر و مقرر است بوقت خود ناچار مے رسد گنجینہ فقرا صبر و قناعت بس  
است۔ و ہم نواب نظام الملک نئی ہزار روپیہ نقد بطریق نیاز آورد قبول نہ نمودند و نواب  
در خدمت او شاں عرض ساخت کہ در راہ خدا بار باب حاجت تقسیم فرمایند فرمودند من  
خاستہ شامیستم۔ و جناب قطب دوران قیوم زماں حضرت شاہ صاحب و جناب  
فیض مآب حضرت مرشدیم قدسنا اسر تعالی بسرہ الاقدس از کسے حاکم و امیر و غنی وظیفہ قبول  
نفرمودہ و ہم احوال این فقیر در باب عدم قبول وظائف امراء و زمینات اغنیاء بال برابر



نیک معلوم حاجت مفصل نوشتن نیست و عجب صد عجب بآں برادرے آید کہ روش و پیروی  
 پیران کبار خود گذارشته و طیفہ بیست خردار حاکماں قبول ساختند ایں روش شامانی توکل  
 است۔ اگر بالفرض حقیر را حاکم نگہ رویہ نقد بلکہ صد نگہ بدہند قبول نخواہم کرد کہ پیران کبار یا  
 قدسنا سر تعالیٰ وظائف حکما قبول نفرمودہ اند و ہم پیران کبار با بعضیت نشستہ اند شجاق  
 و ذراعت و مسألت نمی نمایند و مریدان را از قبول وظائف حکماء و تجارت و زراعت منع  
 می سازند فقط والسلام

## مکتوب بیست و ششم بنام سیات پناہ قاضی حیدر شاہ صنا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله وسلام علی عباده الذین اصطفیٰ۔ اما بعد، اخوی اعزّی ارشدی قاضی حیدر شاہ  
 صاحب سلمہ سر تعالیٰ۔

از فقیر حقیر لاشے دوست محمد کہ مشہور بہ حاجی است کان اسد لہ عوضا عن کل شیء پس از  
 سلام شدت الاسلام آں کہ رقیہ کریمہ شمل بر استفسار چند مسائل کہ فرستادہ بودند رسید  
 از مطالعہ آں خود سندی گردید۔ برادر فقیر را سبب تہیہ اسباب سفر فرصت نوشتن جواب  
 آہنا نبود اما چون مکاتیب او مشابہ تکرار رسیدند از اجابت مسئل چارہ ندیدم اما قبل از  
 جواب مسئلہ اول مناسب آں دایم کہ بعضی آیات و احادیث کہ در مناقب صحابہ وارد  
 یافتہ و لا ذکر نمایم پس از ان حکم روافض سببہ از کتب فقہ و غیرہ اجمالاً ایراد کنم و اسر تعالیٰ  
 العاصم۔

باید دانست کہ در مناقب صحابہ کبار عموماً و مناقب خلفاء اربعہ خصوصاً آیات و  
 احادیث ثبوتیہ و آثار صحابہ و تابعین زیادہ از ان است کہ احصا توان کرد۔ چند آیات و  
 احادیث تبرکاً کہ در مناقب ایں بزرگواران وارد یافتہ ایراد می شود۔ الاٰیۃ الاولیٰ تو را تعالیٰ  
 کُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ  
 تُوَفُّوْنَ بِاللّٰهِ وَآٰیِ اَمِّنْ اَهْلَ الْکِثْبِ لَکَانَ خَيْرَ الْاَلَمِّ مِنْهُمْ الْمُؤْمِنُونَ وَ  
 اَكْثَرُهُمُ الْفٰسِقُونَ۔ ازیں آیت مبارک خیریت ایں امت مرحومہ کہ سابق



ایشان اصحاب کبار اند و اولین مخاطب انرا ثابت می شود پس انکار خیریت ایشان نمی کند  
مگر منکر قرآن العیاذ بالله من ذلك الکفر والخسران - الآية الثانية قوله تعالى وَكَذَلِكَ  
بَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَسَطًا لِتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُونَ الرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيدًا  
از این جا خیریت و عدالت این امت که صحابه خیار ایشانند ثابت است و از این جهت  
روزی قیامت شهود بر ائمه سابق خواهند بود - الآية الثالثة قوله تعالى لَقَدْ رَضِيَ اللَّهُ  
عَنِ الْمُؤْمِنِينَ إِذْ يَبَايَعُونَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا فِي قُلُوبِهِمْ مِنَ الْإِحْلَافِ  
وَصَدَقَ الضُّمَانُ فَمَا يَبَايِعُ عَلَيْهِ فَأَنْزَلَ السَّكِينَةَ عَلَيْهِمْ وَأَثَابَهُمْ فَتْحًا قَرِيبًا  
وهو فتح خيبر ومغانم كثيرة يَأْخُذُ وَهْوَ كَانَ اللَّهُ عَزِيزًا حَكِيمًا این آیت  
نازل شد در صلح حدیبیه و مومنین در صلح مقدار چهار ده یا پانزده صد از مهاجرین و انصار  
حاضر بودند و خلفاء اربعه هم در صلح حاضر بودند پس گفتم انیکه که حق تعالی از ایشان راضی است  
که رضا آخر مقام از مقامات اولیاء است اگر روافض ملاعین از ایشان راضی نباشند بجز  
سخط الهی تعالی هیچ حاصل نکرده باشند العیاذ بالله تعالی منه - الآية الرابعة قوله تعالى  
مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ وَالَّذِينَ مَعَهُ أَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ  
تَرَاهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَبْتَغُونَ فَضْلًا مِنَ اللَّهِ وَرِضْوَانًا لِيَسِيمَاهُمْ فِي رُجُوعِهِمْ مِنْ  
أَثَرِ السُّجُودِ ذَلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوَارَةِ وَمَثَلُهُمْ فِي الْإِنْجِيلِ كَزَرْعٍ أَخْرَجَ شَطْأَهُ  
فَأَنزَعَهُ فَأَسْتَفْظَ فَاسْتَوَى عَلَى سَوْقِهِ يُحِيبُ الرَّسُولَ لِيُعْظِيَ بِهِمُ الْكُفَّارَ وَعَدَّ  
اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ مِنْهُمْ مَغْفِرَةً وَأَجْرًا عَظِيمًا عن عكرمة  
أَخْرَجَ شَطْأَهُ بَابِي بَكَرَ فَأَنزَعَهُ بَعْرَ فَأَسْتَفْظَ بَعْثَانِ فَاسْتَوَى عَلَى سَوْقِهِ بَعْلَى  
رضوان الله عليهم كذا في المذرك التنزيل - از این آیت واضح البیان شان اصحاب کرام  
علیهم الرضوان معلوم باید کرد که چگونه درج و ثناء او شان حضرت رحمان ذکر فرموده -  
قال في المواهب اللدنية اما اصحاب رضوان الله عليهم فقال الله سبحانه  
وتعالى محمد رسول الله والذين امنوا معه اشداء على الكفار رحما بينهم الى  
اخرا السورة لما اخبر تعالى ان سيدنا محمدا صلى الله عليه وعلى اله وسلم رسوله  
حقا من غير شك ولا ريب فقال محمد رسول الله وهذا مبتداء وخبر وقال  
بيضاوي وغيره جملة تنبيهية للمشهور يعني قوله هو الذي ارسل رسوله



بالهدی و دین الحق لیظهره علی الدین کله و کفی بالله شهیداً قال و یحیون ان یکون  
 رسول الله صفة لمحمد و محمد خبر مبتدأ محذوف انتهى - و هذه الآية مشتملة  
 علی کل وصف جمیل ثمرتی بالتناء علی اصحابه و الذین معه اشداء علی الکفار  
 رحماء بینهم كما قال الله تعالی و سوف یأتی الله بقوم یحبهم و یحبونهم اذلة علی  
 المؤمنین اعزة علی الکفرین فوصفهم بالشدة و الغلظة علی الکفار و الرحمة و البر  
 للاخیار ثمراتی علیهم بکثرة الاعمال مع الاخلاص التام فمن نظر الیهم اعجب  
 سمیتهم و هدیمهم لخلوص نیتهم و حسن اعمالهم قال مالک بلغنی ان النصارى  
 کانوا اذا ساروا الصحابة الذین فتحوا الشام یقولون والله لهُؤلاء خیر من الخواریج  
 فیما بلغنا و صدقوا فان هذه الامة المحمدیة خصوصاً الصحابة لم یزل ذکرهم معظماً  
 فی الكتاب كما قال سبحانه و تعالی هذا ذلک مثلهم فی التوراة و مثلهم فی  
 الانجیل کز سرع اخرج شطاه ای فراخه فاذکر ای شدة و قوایه فاستغلظ شت  
 فطال فاستوی علی سوقه یجب الزراع قوته و غلظه و حسن منظره فکذلک  
 اصحاب محمد صلی الله علیه و علی آله و سلم از سر و واید و و نصروا و فہم معه  
 کالشطأ مع الزرع لیغیظ بهم الکفار و من هذه الایات انتزع الامام مالک رحمہ  
 الله تعالی فی رؤایة عند تکفیر الرافض الذین یبغضون الصحابة قال لانهم  
 یغیظون و من غاظ الصحابة فهو کافر فقد وافقه علی ذلک جماعة من العلماء انتهى  
 از روایت امام مالک معلوم می شود صریحاً کہ سبب اصحاب از راه غیظ کنہ کافر است  
 چه جای شیخین کہ ایشان بزمین مناقب آن صحابه اند رضوان الله علیہم اجمعین . الآية الخامسة  
 الْقَفَرَاءُ الْمُفْجِرُونَ الذِّینَ اُخْرِجُوا مِنْ دِیَارِهِمْ وَاَمَّا الْهَمُ بِتَقْوَانِ فَضْلًا مِنْ  
 اللّٰهِ وَ رِضْوَانًا وَ یَنْصُرُونَ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهُ ؕ اُولَٰئِكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ ۝ وَ الذِّینَ  
 تَبَوَّءُوا الدِّیْنَ وَ الْاِیْمَانَ مِنْ قَبْلِیْهِمْ یُحِبُّوْنَ مَنْ هَاجَرَ اِلَیْهِمْ وَ لَا یَجِدُوْنَ فِيْ  
 صُدُوْرِهِمْ حَاجَةً مِّمَّا اُوْتُوْا وَ یُؤْتُوْنَ عَلٰی اَنْفُسِهِمْ وَ لَوْ كَانَ مِنْهُمْ خَصَاصَةٌ  
 وَ مَن یُّؤْتِ شَخْخَ نَفْسِیْہَا فَاُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝ وصف کہ حق تعالی نفر ماہجرین  
 را آنکہ طلب می کنند از حق تعالی الفضل را کہ جنت است و خوشنودی حق را و با آنکہ یاری  
 می کنند دین خدا را و رسول او را صلی الله علیه و سلم و با آنکہ راست اند در ایمان و ہمساز کردن



بعد أن وحضرات الشيخين نیز از فقراء مهاجرین اند چنانچه بر ناظرین کتب سیر و حدیث پوشیده نیست.

باید دانست که حبس خلفاء اربعه از جمله فرائض است چنانچه در مواهب اللدنیه آورده است  
قد مرى الطبرانی فی الرياض وغیرہ الى المساء فی سیرتہ عن انس مرفوعاً ان الله افترض  
عليكم حب ابی بکر وعمر و عثمان وعلى رضى الله عنهم كما افترض الصلوة والصوم والزكاة  
والحج فمن انكر فضلهم فلا تقبل منهم الصلوة ولا الزكاة ولا الصوم ولا الحج واخرج علی قنط  
السلفی فی مشیختہ من حدیث انس مرفوعاً حب ابی بکر و واجب علی امتی ثم قال حب  
المواهب فحجبتہ من احبه الرسول صلى الله عليه وسلم كال بيتہ واصحابه رضى الله عنهم  
علامة على محبته رسول الله صلى الله عليه وسلم كان محبته صلى الله عليه وسلم علامة محبة  
الله تعالى وكذلك عدلوا من عاداهم وبغض من ابغضهم سبهم فمن احب احداً احب  
من يحب ابغض من يبغض قال الله تعالى لا تجد قوما يؤمنون بالله واليوم الآخر يوادون  
من حاد الله ورسوله نجيب ال بيتہ صلى الله عليه وسلم واصحابه اولاده وازواجه من الواجب  
المتعينات وبغضهم من المؤبقة المهلكات ومن محبتهم حجب توقيدهم وبرهم والقيام  
بحقوقهم الاقتداء بهم بان يمشى على سننهم اذ ابهم اخلاقهم العمل باقوالهم مما ليس للعقل فيه  
بحال وحسن الثناء عليهم يذكروا اباوصافهم الجميلة على قصد التعظيم فقد ثنى عليهم الله تعالى  
في كتاب المجيد من اثنى الله عليه فهو احب الثناء والاستغفار لهم انتهى قال الله تعالى و  
الذين جاءوا من بعدهم يقولون ربنا اغفر لنا ولاخواننا الذين سبقونا بالايمان لا تجعل في قلوبنا  
غلا للذين امنوا ربنا انك رؤوف الرحيم قال في المواهب قلت عائشة رضى الله تعالى عنها  
امر ان يستغفر الاحباب رسول الله صلى الله عليه وسلم فسبواهم مراة مسلمة وفائدة المستغفرهم  
عائشة عليه ايضاً فيه فسبهم الطعن فيهم اذ كان مما يخالف الدولة القطعية كفر كقذف عائشة  
رضي الله تعالى عنها ولا فبديت وفسق قال صلى الله عليه وسلم يا ايها الناس احفظوني في  
احبابي واصهارى اصحابي لا يطالبنكم الله بمظلمة احد منهم فانها ليست مما توجب مراة الطاعى  
وقال صلى الله عليه وسلم الله الله في اصحابي لا تتخذهم غرضاً من بعدى ومن احبهم فقد  
احبنى من ابغضهم فقد ابغضنى من اذاهم فقد اذانى ومن اذانى فقد اذى الله ومن اذى  
الله فيوشك ان ياخذة مراة الخالص الذهى هذا الحديث كما قال بعضهم خرج عنجوة الوصية



باصحاب على طريق التأكيد الترغيب في حبهم والترهيب عن بغضهم فيه إشارة الى ان جميعهم  
 من الایمان بغضهم كفر لانه اذا كان بغضهم بغضاً له كان كفراً بلا نزاع للحديث السابق لئن  
 يؤمن احدكم حتى اكون احب اليه من نفسه وهذا يدل على كمال قبحه منه بتزليلهم من ذلك  
 نفسه حتى كان اذا هم اذعاع عليه واصلاً اليه صلى الله عليه وسلم والغرض لهذا الذي يرمى فيه  
 فهو غي عن مذهبهم مؤكداً بان لا تخذ يرمهم الله منه واذ لا لشدة الحرة ورؤى رفوعاً من نسب  
 احداً من اصحابي فاجلده خروجه تمام في فوائدك وقال مالك بن انس وغيره مما ذكره القاضي عياض  
 من بغض الصحابة فليس في في المسلمين حتى قال وزرع اى استدلال بآية الحشر الذين جاءوا  
 من بعدهم الآية والله سبحانه اعلم انتهى والاحاديث الواردة في مناقبهم اكثر من ان تحصى لكن  
 نذكر بعضها مما لا يخفى على الراسالة عنها - فالاول ما اخرج احمد بن ابي داود والترمذي وغيرهم باسنادهم  
 الصحيح عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ستفترق امتي على ثلاث سبعين  
 فرقة كلهم في النار الا واحدة قالوا من هم يا رسول الله قال هم الذين هم على ما انا عليه اصحابي كذا في  
 السيف المسلول رآه نجات راحصو كذا في نسخة او اصحاب ابو برة صلى الله عليه وسلم الحديث الثاني  
 اصحابي كالنجوم بايهم اقتديتم اهتديتم رآه البيهقي عن عمر بن الخطاب رفوعاً هكذا في السيف  
 المسلول بغير خد اصله صلى الله عليه وسلم يريكم اراصحاب خود را به تم تشبيه اده است - الثالث حديث  
 الطبراني والرابع حديث الحافظ السلفي الخامس حديث الخلفي والسادس حديث الخلفي  
 الذهبي قد ذكرناها فلا نعيد هنا خوف التحويل - الحديث السابع اخرج عبد بن حميد في  
 مسنده وابو نعيم غيرهما من طرق ابى الداء ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ما طلعت  
 الشمس الا غربت على احد افضل من ابى بكر الا ان يكون نبياً وفي لفظه ما طلعت الشمس  
 على احد بعد النبيين المرسلين افضل من ابى بكر رضي الله عنه وروى ايضا من حديث  
 جابر لفظه ما طلعت الشمس على احد منكم افضل منه واخرج الطبراني وغيره وله شواهد  
 من جولة تقضى له بالصحة او الحسن قد اشار ابن كثير الى الحكم بالصحة للحديث الثامن اخرج  
 الطبراني وابن عدي عن سلمة بن الاكوع قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ابو بكر خير  
 الناس الا ان يكون نبياً الحديث التاسع اخرج ابن عساکر عن انس رفوعاً حب ابى بكر وعمر  
 ايمان بغضهم كفر چون ايس آيات بينات واحاديث سيد الكائنات عليه الصلوة الزاكيات التسليمات  
 الناميات خواندى تعظيم تو قير شيخين رضي الله عنهما در ضمن عموم آيات احاديث وخصوصاً ما معلوم



كرمي پس بمقتضائے مفهوم این نصوص و ما تليت عليك عن قريب من الايات الاحاديث التراثية  
 قد حكم كثير من العلماء الكرام بكفر سب الشيخين رضي الله عنهما وعدم قبول توبته في تلك الايام  
 الرافضي اذا كان يسيب الشيخين يلغنها العياذ بالله فهو كافران كان يفضل علياً كرم الله وجهه  
 على ابي بكر رضي الله عنه لا يكون كافراً الا انه مبتدع ١٣ عالمگیری او الكافر بسب الشيخين او  
 بسب احدهما في البحر عن الجوهرية مغزياً للشهيد من سب الشيخين او طعن فيه الكفر لا تقبل توبته  
 وبه اخذ الدبوسي وابوالليلث وهو المختار للفتوى جزم به في الاشباه وارقة المصراً قائلاً وهذا  
 يقوى القول بعدم قبول توبة الساب النبي صلى الله عليه وسلم وهو الذي ينبغي التعويل عليه في  
 الافتاء والقضاء رعاية لجانب حضرة المصطفى صلى الله عليه وسلم الدل المختار ١٢ في المبرازية عن  
 الخلاصة ان الرافضي اذا كان يسيب الشيخين ويلغنها فهو كافراً ١٢ ثم المختار ونقل بعضهم عن  
 اكثر العلماء من سب ابا بكر وعمر كان كافراً ١٢ زواج اقول مثبتاً للمقدمة الممنوعة كسب شيخين  
 كفر است واحاديث صحيحة بران وال است كما اخرج المجاهد الطبراني والحاكم عن عويم بن الساعد  
 قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان اختارني واختارني اصحابي اجعل فيهم وزراء وانصأ  
 واصهار فمن سبهم فعليه لعنة الله والملائكة والناس اجمعين لا تقبل منهم صرفاً ولا  
 عدلاً كما اخرج الدارقطني عن علي رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم سيأتي من بعد  
 قوم لهم نبي يقال لهم الرافضة فان ادركتهم فاقتلهم فاقتلهم فاقتلهم مشركون قال قلت يا رسول الله  
 ما العلامة فيهم قال يقرطونك بما ليس فيك ويطعنون على السلف واخرج عنه عن طرق  
 اخرى نحوه وزاد عنه آية ذلك انهم يستبون ابا بكر وعمر من سب اصحابي فعليه لعنة الله و  
 الملائكة والناس اجمعين وامثال اين احاديث سيأمره كاي رساله نجاشي ان يرد ويطهر سب  
 شيخين وبغض ايشان كفر است بالخبر من ابغضهم فقد ابغضني ومن اذاهم فقد اذاني ومن  
 اذاني فقد اذى الله وايضا اخرج ابن عساكر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال حب ابي بكر  
 وعمر ايمان وبغضهم كفر ١٣ رساله امام رباني مجتهد ثانياً شيخ احمد فاروق سرهندي واگر هر کس سب شيخين  
 العياذ بالله ثابت می شود اور قتل باید کرد عن علي رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم  
 وسلم يا ابا الحسن اما انت وشيعتك في الجنة وان قوياي عمون انهم يحبونك يصغرون الاسلام  
 ثم يلقونهم يرقونهم كما يرقون السهم من كبد القوس لهم نبي يقال لهم الرافضة فان ادركتهم  
 فاقتلهم فاقتلهم مشركون رساله الدارقطني ورأي أيضاً عن علي عن النبي صلى الله عليه وسلم انه



قال سيأتي من بعدى قوم لهم نيز يقال لهم الرافضة فان ادركتهم فاقتلهم فانهم مشركون  
قال قلت يا رسول الله ما العلامة فيهم قال يفرطونك ما ليس فيك ويطعنون على السلف  
واخرج الدار قطن من طريق اخر نحو كوزاد فيه ينتحلون حجاباً لاهل البيت وليسوا كذلك  
داية ذلك انهم يسبون ابا بكر وعمر واخرج ايضا من طريق اخر عن فاطمة الزهراء وام سلمة  
رضي الله تعالى عنهما نحوه عن علي قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الا ادلك على عمل  
اذا فعلته كنت من اهل الجنة يكون من بعدى توأما يقال لهم الرافضة اذا ادركتهم فاقتلهم  
فانهم مشركون قال علي قلت ما علامة ذلك قال انهم يسبون ابا بكر وعمر ثم اراه الطبراني و  
البغوي. وعن علي رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يكون في امتي  
قوم يسمون رافضة يرفضون الاسلام ثم اراه البيهقي. وعن فاطمة الزهراء رضي الله عنها قالت  
نظر النبي صلى الله عليه وسلم الى علي قال هذا في الجنة وان من شيعته قوم يرفضون الاسلام هم  
نيز يسمون الرافضة يا علي فاذا ادركتم فاقتلهم فانهم مشركون ثم اراه الطبراني والبغوي ثم رى  
البغوي في المعالم عن علي قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان سيرتك ان تكون من  
اهل الجنة فان توأما ينتحلون حجابك يقرءون القرآن لا يجاوز تراقيهم نيزهم الرافضة فان  
ادركتهم فجاهدوهم فانهم مشركون. وروى الهري عن ابراهيم بن الحسن بن الحسن بن علي  
بن ابي طالب رضي الله تعالى عنه عن ابيه عن جده قال قال رسول الله صلى الله عليه عليه  
وسلم يظهر في امتي في اخر الزمان قوم يسمون الرافضة يرفضون الاسلام وروى الحافظ  
الدبوسي والحافظ رضي الدين احمد بن اسما عيل بن يوسف بن الحاكم عن ابن عمر ان النبي  
صلى الله عليه وسلم قال لعلي يا علي انت في الجنة وسيكون بعدى قوم يقال لهم الرافضة  
فاذا ادركتهم فاقتلهم فانهم مشركون قال علي يا رسول الله ما علامة هؤلاء قال عليه  
السلام لا يرون الجمعة ولا جماعة ويشتمون ابا بكر وعمر واخرج الطبراني والحاكم عن عويمر  
بن الساعد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله اختارني واختار لي اصحاباً  
جعل فيهم وزراء وانصاراً واصهاراً فمن سبهم فعليه لعنة الله والملائكة والناس اجمعين  
السيف المسلول

جواب مسئلة هرکه بحیثیة حق تعالی شانه قائل شود کافر است وان انکر بعض ما علم من الدین  
ضررة کفر کقول ان الله تعالى جسم کالاجسام وانکار صحبة الصديق ۱۳ در مختار خذرا



جسم كفتن ودرست پاره و در كفتن كفر است تتمه بالا بدنه من قال بانه سبحانه تعالى جسم له مكان و  
يمر عليه الزمان نحو ذلك فانه كافر على قارى البدع لا تزيل الايمان المعرفة الانكار علم الله  
تعالى بالجنس ثبوت التجسيم فانه يكفر بهما بالاجماع من غير النزاع ١٢ ملا على قارى -

جواب سئله انداختن ناسوار در دين بحسب ظاهر مقرر صوم است چرا كه اصلاح بدن برفع تبض  
و تسكين طبع از انداختن ناسوار حاصل مى شود و الذى ذكره المحققون ان معنى الفطر صول فائيه  
صلاح البدن الى الجوف اعم من كونه غذاء و دواء ١٣ المختار قال بعض العلماء يظهر من  
سطح لفظ كذب الفقهاء ان المعتزلى افساد الصوم و وصول المفطر يقينا الى الجوف او الى الدماغ ثم  
ان كان الواصل مفطر صولة و معنى مثل ما يتعدى به او يتداوى به فيه الكفاية وان كان  
المفطر صولة لا معنى فلا كفاية فيه مثل ما لا يتعدى به لا يتداوى به كالحديد بلص هذا اذا  
كان وصوله يقينا اما اذا كان فى وصوله شك فعند ابى حنيفة يفسد الصوم كالداء الرطب على  
الجائفة و لا ممتد و قال لا يفطر لعدم اليقين فى الوصول فيما نحن فيه اذا اتيقن بعدم وصول شئ  
بداخل فى الفم لا يفسد بالاجماع كادخال الحديد فى فيه لكن اذا كان بلا ضرورة يكره وان  
كان فى وصوله شك فعلى قياس ابى حنيفة يفسد على قياس الصالحين لا يفسد فانظر الى  
ما كتبه من و ايات الكتب انهم مقصود قال فى المختصر كره مضغ شئ هذا اذا لم يفتت لك الشئ  
بالمضغ او لم يذب اما اذا اتقتت او ذاب بالمضغ فانه يفسد ١٤ رجندى و لو تغير بقى الحياض بخيط  
مصبوغ و ابتلع ان صار ريقه مثل الصبغ فى اللون يفسد ١٥ شهنى و يكره للصائم مضغ  
شئ علكا او غيره و المراد هو العلك الممضوغ و اما الاسود و غير الممضوغ فمفسد ١٦ ابو المكارم مضغ العلك  
لا يفسد الصيام لان لا يصل الى جوفه و قيل اذا لم يكن ملتما يفسد هدايه ذلك بان اتخذ و لم  
يعلك احد فانه فى الابتداء يفتت فيصل الى جوفه ١٧ كفايه على هذا فى الكتب الفقهية ثم اعلم ان فى  
ادخال شئ فى الفم اذا اتيقن عدم وصوله الى الجوف بلا ضرورة كراهة تحرمة بخلاف من احد  
فاذا كان الشئ مما كان فى وصوله شك بل غلبة الظن الوصول فما ظنك الا عدم الجواز و تركيب  
التميز الموجب للتعذير ان كان مصرا عليه قال الزيلعى اما كراهة مضغ الصائم العلك لما ذكرنا  
من التعريض الصوم للافساد و لانه يتهكم لا فطار ولا من آله من بعيد يظن اكله و قد قال  
عليه السلام من كان يؤمن بالله و اليوم الآخر فلا يقف موافق اللهم قال على رضى الله عنه  
اياك و ما يسبق الى القلوب انكاره و ان كان عندك اعتدالة انتهى و كره مضغ علك ابيض



مضغ ملتئم والا فيفطر كره للفطر بن الا في الخلوة بعد در مختار قوله ابيض الى اخره قيد بذلك  
لان الاسود وغير المضغ وغير الملتئم يصل منه شئ الى الجوف الخلق فخر المسئلة وجماعها الكمال  
تبعاً للمتاخرين على ذلك قال للقطع بانه معطل بعدم الوصول فان كان مما يصل عادة حكم بالفساد  
بانه كالمتيقن قوله المتن الى اقول قد اضطرب اراء العلماء فيه فبعضهم قال بركاهة بعضهم  
قال بحرمة وبعضهم باباحة واخره بالتأليف في شرح الوهبانية للشربلاني ومنع من بيع الدخان  
وشربة شارب في الصوم لاشك فيفطر الى ما قال قوله قد كرهه شيخنا العمادى في هديته اقول ظاهر  
كلام العمادى انه مكره تحريم او يفسق متعاطيه فانه قال في فصل الجماعة وكرة الاقتداء بالعرف  
باكل الربا وشئ من المحرمات او بدو ام الاضرار على شئ من البديع المكروهات كالدخان المبتدع  
في هذه الزمان ولا سيما بعد صدور منع السلطان ١٢٠٢ المختار وكرة ذوق الشئ ومضغه بلاعد ١٢  
غيره ولو كان المضغ علكاً فان فيه تعريضاً له لانه متهم بالافطار فان من الاما من بعيد يظن  
اكثر قليل هذا اذا كان مضغاً اذا لا ينفصل منه شئ وان كان غير مضغ يفسد لانه يتفتت  
ويصل منه شئ الى جوفه ١٢٠٣ در شرح غير صائم عمل الابوليم في فيه فخرج خضرة الصبغة او صفرة  
او حمرة اختلط بالريق فصار الريق اخضر او اصفر واحمر فابتلع هو اكر صومه فسد صومه ١٢  
قاضي خاں برادر بسبب قلت فرصت عدم فراغت از چند كتب مسائل برآورده نوشته شد كه القليل  
يدل على الكثير والقطرة تنبئ على الغدير امامى دانند كه اكثر مسائل خصوصاً مسائل اجتهدية از خلاف  
خالى نيند چنانچه در مسئله اولي هم بعضه از علماء بخلاف اس رفته اند ليكن آنچه نزد اكثر علماء راجح و مفتي است  
و مختار فقير پيران كبريا فقير است قدسنا الله تعالى باسمه اللهم الا قدس نوشته شد زياده والسلام ۛ

## مکتوب ببيت نهم بنام قاضى جید شاه صاحب

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله وكفى وسلام على عباده الذين اصطفى اما بعد اخوى اعزى ارشدى قاضى جید شاه صاحب سلامه الله تعالى  
از فقير حقير لاشئ دوست محمد كه مشهور بجاحى است كان اسد له عوضا عن كل شئ واضح مى نمايند كه  
ملايمر اعطا خوانده زاده صاحب از فقير پيرسيدند كه بسم الله الرحمن الرحيم در ادل مکتوب مى نويسند چگونه است  
گفتم مسنون يا تحب است و كيفيت كتابت بسم الله شريف برائے ایشان بيان كردم پس از ان در دم  
گذشت كه برائے قاضى صاحب اين مسئله بسم الله بنويسيم كه ایشان را اين حكم معلوم نباشد لى برادرى گفته



کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم در ابتدا اسلام مکاتیب بر حکم قریش می نوشت (باسمک اللهم) پس گھر  
کہ نازل شد بِسْمِ اللّٰهِ مُحَمَّدٌ رَّحْمٰتُہٗا وَرَحْمَةُہٗا پس از آن در ابتدا مکاتیب بِسْمِ اللّٰهِ می نوشت چون نازل  
شد آیت کریمہ قُلْ اَدْعُوا اللّٰہَ وَاَدْعُوا الرَّحْمٰنَ پس می نوشت بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ و چون نازل شد اِنَّہٗ  
مِنْ سُلَیْمٰنَ وَ اِنَّہٗ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پس می نوشت بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ و قتیکہ سر عالم  
صلی اللہ علیہ وسلم مکتوب بدست دحیۃ الکلبی داد و بدر بطرف ہرقل بادشاہ روم فقرہ فاذا فیہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ، من محمد بن عبد اللہ و رسولہ الی ہرقل عظیم الرعم سلام  
علی من اتبع الحق اما بعد فانی اذ عولک بدعاۃ الاسلام اَسْلِمْتُ تَسْلَمُ بِنَاکَ اللّٰہُ  
اجزاک مرتین وان تولیت فان علیک اثم الیریسین و یا اهل الکتاب تعالوا الی کلمۃ  
سواء بیننا و بینکم ان لا نعبد الا اللہ ولا نشرك بہ شیئا ولا یفخذ بعضنا بعضا  
اربا یا من دون اللہ فان فقیو لو اشهد و ابنا مسلمون ۔

فائدہ تصدیق کلام و مکتوب بِسْمِ اللّٰهِ مستحب است اگرچہ مکتوب الیہ و مبعوث الیہ کافر باشد و ابتدا  
کاتب بنام خود در مکاتیب در سائل مسنون است کہ بگوید از فلاں نام بسوئے فلاں نام چنانچہ روایت  
از ربیع بن انس کہ اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تعظیم و تحکیم رسول کریم بوجہ می کردند کہ حدیث است  
و صح ذلک در مکاتیب خود کہ بسوئے رسول مقبول می فرستادند و ابتدا بنام خود قبل از نام رسول مقبول  
صلی اللہ علیہ وسلم می کردند و بعضی علماء رخصت بابتداء نام مکتوب الیہ نیز نموده اند چنانچہ منقول  
شده کہ زید بن ثابت مکتوب بسوئے حضرت معاویہ فرستاد پس ابتدا بنام حضرت معاویہ کرد  
و در مدارج النبوة در صلح حدیبیہ آورده کہ آل حضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت علی کریم اللہ وجہہ الطلبیہ  
کہ بنویس بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ و سہیل گفت ما رحمن را نمی شنایم و در روایتی است گفت اما الرحمن الرحیم  
پس نمی شنایم ما آل را بنویس باسمک اللهم چنانچہ پیشتر فرستہ و متعارف و معهود در جاہلیت در عنوان  
مکاتیب نوشتن این کلمہ نبود بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ از وضع دین اسلام است پس مسلمانان گفتند  
و اللہ ما نمی نویسیم الا بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ الی آخر القصة پس بِسْمِ اللّٰهِ نوشتن در سر مکاتیب از کلمہ مسنونات است  
زیادہ والسلام ۛ



## مکتوب سی ام بنام مولوی عبدالرشید صاحب

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله وسلام على عباده الذين اصطفى انا بعد اللهم اني اعوذ بك من ان اشرك بك شيئا و  
انا اعلم به واستغفر لك لما لا اعلم به تبت عنه وتبرأت ورجعت من الكفر والشرك والكذب  
والغيبه والنميمة والبهتان والنفاق والمعاصي كلها اقول واسلمت بقول لا اله الا الله محمد  
رسول الله. مولوی صاحب عزیز از جان حقائق و معارف آگاه مولوی عبدالرشید صاحب سلمہ سر  
تعالیٰ.

از جانب فقیر حقیر لاشے دوست محمد کہ مشہور بہ حاجی است کان اسد لہ عوضاً عن کل شیء پس  
از اسلام مسنون و دعوات ترقیات دارین مشخون مطالعہ نمایند رشید الحجد والمنہ کہ احوال فقیر بعون قادر  
قدیر عز شانہ قرن سپاس بے قیاس نعم حقیقی است جل شانہ پیوستہ خیریت عافیت اک برادر از  
درگاہ رب الاکبر عز اسمہ مستدعی است انہ سمیع مجیب و بالاجابہ قریب۔

المرام اینکہ رقمیہ کہ بمثل بر احوال پرسی فقیر کہ فرستادہ بودند رسید بسیار خوری و خوردندی حاصل گردید  
او تعالیٰ شانہ با خود دارد و بغیر نگذارد فقط قال اسد تعالیٰ و اکمل انعمتہ سما بک فحیات کہ ذکر بفکر التفات  
جاری باشد و با حصول حالت مستمرہ۔ اسے برادر مقصود بالذات انہ ہر دو بالاتر است لیکن اس  
قدر بہت کہ در ابتداء ذکر اسم او تعالیٰ شانہ در لطائف و حضور تفکر و التفات مے شود چون ساک  
ہر ذکر مدوامت مے نماید کار او بہ حضور دائمی مے رسد یعنی توجہ الی اسد بے مزاحمت اغیار ملکہ دل  
گرد پس رفتہ رفتہ کار او انہ حضور بالا واقع مے شود کہ تعبیر انہ از مرتبہ بمرتبہ احسان فرمودہ اند  
کہ الاحسان ان تعبد الله کانک تراه فقط

دریں وقت از آئینہ گان شنیدہ گردید کہ مولوی غیاث الدین صاحب مسائل فرقہ وہابیہ  
معتقد اند و بگردان نیز اس مسائل بیان مے کنند بنا بر ان قلمی مے شود کہ باید و شاید کہ از مسائل فرقہ  
وہابیہ تبرا کنند و بدل از اعتقاد طائف اسمعیلیہ بے زار باشند برائے عمل و صحبت اعتقاد و کتب  
مے گویند صحیح کتاب فقیر عطا محمد کان اشرا کہ مراد از فرقہ اسمعیلیہ طائف است از غیر مقلدین کہ خود را انسوب بہ  
حضرت شاہ اسماعیل شہید نور اسد فرمودہ می کنند چنانچہ تصریح بایں معنی حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی قدس سرہ در فتاویٰ خود کردہ  
است و باسر التوفیق صلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلق محمد و آلہ و صحبہ اجمعین۔ ۱۵ ربیع الاول ۱۳۸۳ھ



سلف صالحین اہل سنت و جماعت شکر اللہ سعیم کافی اند آں را پیش گیرند و از مسائل  
فرقہ و بابیہ و اعتقاد او شان بنابر باشند اگر مے خواہی کہ اثر قویہ پیران کبار قدس اللہ تعالیٰ  
باسرار ہم الاقدس در خود شاہدہ کنم پس باید و لازم کہ ظاہر و باطن در ہمہ مسائل عملیہ و اعتقادیہ  
متابعت او شان سازند انشاء اللہ تعالیٰ ثم نتائج حقیقت معرفت حق تعالیٰ جل جلالہ  
و ہم نوالہ خواہد شد۔ قل اللبس و ما سواہ عبث و ہوس و قطع علیہ النفس فقط والسلام خیر الختام  
المرقوم بتایخ بیست سویم ماہ شوال ۱۲۴۹ ھ ہجری ۲  
تمام شد

## تایخ وصال شیخ المشایخ حضرت حاجی دوست محمد صاحب قدس اللہ سرہ

لے دریغا صوفی شیخ زماں	پیشوائے سالکان و عارفان
مرشد کامل مکمل ذوالورع	قطب عالم بود افرادِ جہاں
بایزید و ہم جنسید وقت بود	مے سزدگر و صفِ اوسازم چہاں
ابو طفیل بوسعید احمد سعید	عالی پیر نور شد از فیض لہاں
فیض او چوں فیض شاہ نقشبند	نقشبندی کرد قلب عارفان
حاجی حضرت محمد دوست بود	نام او چوں شمس روشن در جہاں
چوں زدنیا دار فانی رخت بست	آمدہ در گریہ حملہ انس و جہاں
آفتابے معرفت تالیخ او	ہا تقی از غیب گفت ناگہاں

اتھما تو کے رسی در وصف او  
فیض بے پایاں ز روحش پاک خواں



www.mhhe.com









# فوائد عثمانیہ و مکتوبات

معمولات و ملفوظات و مکتوبات حضرت خواجہ عثمان قدس سرہ کا متبرک مجموعہ جو کہ نہایت دیدہ زیب طباعت و عمدہ کاغذ پر محض برائے افادہ منتسبین حضرات کرام کے طبع کرایا گیا ہے۔ بقیہ چار روپے علاوہ محصول ڈاک کے پتہ ذیل سے حاصل کیا جاسکتا ہے۔ نیز یہ کتاب بھی اسی پتہ سے مل سکتی ہے۔ فقط

حافظ محمد نصر اللہ خاں خاکوانی معرفت دکان حاجی غلام حید خاں  
غلہ منڈی

بہاول نگر

(صدیقہ پریس ملتان شصا)

## **Maktabah.org**

This book has been digitized by [www.maktabah.org](http://www.maktabah.org).

Maktabah.org does not hold the copyrights of this book. All the copyrights are held by the copyright holders, as mentioned in the book.

Digitized by Maktabah.org, 2011

Files hosted at Internet Archive [[www.archive.org](http://www.archive.org)]

We accept donations solely for the purpose of digitizing valuable and rare Islamic books and making them easily accessible through the Internet. If you like this cause and can afford to donate a little money, you can do so through Paypal. Send the money to [ghaffari@maktabah.org](mailto:ghaffari@maktabah.org), or go to the website and click the Donate link at the top.

[www.maktabah.org](http://www.maktabah.org)